SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, November 16, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at seventeen minutes past three in the evening with Mr. Presiding Officer (Dr. Khalid Ranjha) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ومن یبتغ غیرالاسلام دیناً فلن یقبل منه (ج) وھوفی الاخرة من الخٰسرین O کیف یھدی اللہ قوماً کفروا بعد ایما نھم وشھدوآانّ الرّسول حقّ و جآء ھم البیّنٰت (ط) واللہ لا یھدی القوم الظّلمین O اولئک جزآ ؤ ھم انّ علیھم لعنة اللہ والملئکة والنّاس اجمعینO خٰلدین فیھا (ج) لایخفّف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون O الاّ الذّین تابوا من بعد ذلک واصلحوا فانّ اللہ غفور رّحیم O

ترجمہ:

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگاO اللہ ایسے لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے

جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتاO ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوO ہمیشہ اس لعنت میں (گرفتار) رہیں گے، ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گیO ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہےO

(سورۃ آل اعمران ۸۵-۸۹)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جزاک اللہ - Now I will come to Questions and Answers. There is Question No.140, Mr. Kulsoom Parveen.

QUESTIONS AND ANSWERS

140. ***Senator Kalsoom Parveen:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of Afghan Refugees repatriated to Afghanistan so far; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to repatriate the remaining refugees; if so when?

Sardar Yar Muhammad Rind: (a) 2.387 million.

(b) Yes.

The Cabinet in its meeting held on March 9, 2005 has constituted a Committee under the Chairmanship of Minister for Interior and comprising Ministers for Foreign Affairs, States and Frontier Regions and Ports and Shipping to devise a forward looking policy in the matter of repartiation of Afghan Refugees after expiry of Tripartite Agreement on March 16, 2006.

Keeping in view the number of remaining Afghans in Pakistan (3. 047) million) and the conditions in Afghanistan, no specific date for complete repatriation Afghan from Pakistan can be anticipated.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary? Yes, Safdar Abbasi sahib.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! وزیر صاحب مجھے بتائیں کہ total Afghan refugees کتنے تھے اور یہ جو figure انہوں نے بتائی ہے کہ 2.387 million repatriate ہو چکے ہیں، یہ figure کہاں سے آئی ہے ان کے پاس؟ کیونکہ میرے نزدیک اکثر افغانی یہاں پر settle ہو چکے ہیں، انہوں نے شناختی کارڈ حاصل کر لیے ہیں، انہوں نے پاکستانی پاسپورٹ حاصل کر لیے ہیں۔ میں تذبذب کا شکار ہوں کہ 23 لاکھ افغانی کس طرح repatriate ہو گئے ہیں؟

سردار یار محمد رند (وزیر برائے سیفران): جناب! اصل میں 23 لاکھ نہیں بلکہ جس وقت ہم نے یہ جواب دیا تھا اس وقت 23 لاکھ ہوئے تھے، آج کی latest figure کے مطابق 27 لاکھ افغانی repatriate ہو چکے ہیں اور یہ ساری voluntarily ہوئے ہیں۔ جہاں تک قابل احترام ممبر کا سوال ہے وہ بالکل صحیح ہے کہ کچھ لوگوں نے یہاں ناجائز passports بھی بنا لیے ہیں اور identity cards بھی بنا لیے ہیں۔ یہ غیر قانونی ہے۔ یہ ان کا قانونی حق نہیں ہے۔ کوئی بھی crime کرسکتا ہے اور یہ بھی ایک crime ہے۔ جہاں تک سوال کا تعلق ہے کہ repatriation کی ہمیں کہاں سے figures ملی ہیں۔ یہ جناب! ان camps سے ہیں جہاں باقاعدہ UNHCR کے ساتھ مل کر جو repatriation ہوتی ہے۔ وہ registered ہوتے ہیں اور ان کو باقاعدہ border cross کروایا جاتا ہے۔ ان کے Iris tests بھی لیے جاتے ہیں تاکہ وہ واپس آکر دوبارہ claim نہ کرسکیں تو ہم نے کوشش کی ہے کہ اس چیز کو روکا جائے اور جو لوگ repatriate ہوئے ہیں وہ دوبارہ پاکستان میں enter نہ ہو سکیں۔ شکریہ جناب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: 27 لاکھ اگر repatriate ہوگئے ہیں پھر تو almost سارے ہی ہوگئے ہیں، پھر تو کوئی رہ ہی نہیں گیا یہاں پر۔ 30 لاکھ آئے تھے۔

سردار یار محمد رند (وزیر برائے سیفران)، جناب! ایک وقت ایسا آیا تھا جب تقریباً 42 لاکھ افغان مہاجرین پاکستان میں موجود تھے اور جہاں تک پچھلے 8 یا 9 مہینے پہلے کی بات ہے۔ باقاعدہ census کے تحت اب تک تقریباً 3 million کے قریب افغان مہاجرین پاکستان میں register ہوئے ہیں' UNHCR اور افغان حکومت کے ساتھ مل کر جو ہم نے census کیے ہیں یہ اس کے figures ہیں' یہ official figures ہیں اور اس کے بعد جو 9/11 کا واقعہ ہوا تھا اس میں بھی دوبارہ ایک بہت بڑی تعداد جو لاکھوں میں ہے' وہ دوبارہ واپس آئی اور ان کو ملا کر پھر یہ ابھی جو 27 لاکھ ہے یہ وہ figure ہے' جن کی total repatriation ہوئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رحمت اللہ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! سردار صاحب کو بخوبی علم ہے کہ افغان مہاجرین کے آنے کے بعد علاقے میں مشکلات پیدا ہوئی ہیں' ڈرگ کے حوالے سے' اسلحہ کے حوالے سے اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے' اس کے بعد repatriation کا جو سلسلہ شروع ہوا تو جتنے بھی جا چکے ہیں میں اس کی figure میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس وقت جو رہ گئے ہیں وہ بارڈر کے اس پار حکومت کے لوگ ہیں جن کا کام اب صرف drug and amunition supply اور پاکستان میں لاء اینڈ آرڈر کی situation کا مسئلہ جو create ہو رہا ہے' وہ بھی انہی کی برکت سے ہو رہا ہے یہ الگ بات ہے کہ پاسپورٹ' شناختی کارڈ' یا آدھا کوئٹہ اور آدھا پشاور خریدا گیا ہے۔ جناب اس کے تباہ کن اثرات بعد میں ہونگے۔ جب آج ہم سے یہ peacefully control نہیں ہو رہے تو اس وقت کیا کنٹرول ہونگے۔ بہرحال یہ اس ہاؤس کو تسلی دلائی گئی ہے اور پریس کو بھی کہ جی یہ جا رہے ہیں اور جا رہے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ جو اصل مہاجرین ہیں وہ تو افغانستان میں گئے ہیں اور جس طرح بھی ہو settle ہو جاتے ہیں۔ جس طرح سردار صاحب نے فرمایا کہ دوسرے راستے سے آجاتے ہیں اور باقاعدہ اس وقت یہاں پر موجود ہیں۔ میں اپنے ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ کی مثال دیتا ہوں۔ کوئٹہ چمن ہائی وے جہنم بنا ہوا ہے جو کہ سنٹرل ایشیا کو جانے والا واحد روٹ ہے۔ اس پر آرمی والے نہیں جاسکتے' ایف سی والے نہیں جا سکتے، سویلین نہیں جا سکتے' پولیس خود جانے سے ڈرتی ہے' لیوی والے

bargaining agent کا کردار ادا کرتے ہیں اس کا حکومت کے پاس کیا حل ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی شہزاد وسیم آپ کہیں کہ یہ سوال سے باہر کی بات ہے۔

سردار یار محمد رند، Exactly یہ سوال سے باہر بات ہوگئی اور آدھے سوال کا میں جواب دوں گا اور آدھے سوال کا جواب وزیر داخلہ صاحب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اچھی بات ہے آپ نے یہ نہیں کہا کہ دوبارہ سوال کریں۔

سردار یار محمد رند ، جہاں تک جانے کا تعلق ہے' باقاعدہ ایک ایک آدمی کا Iris test ہوتا ہے۔ اس کی فوٹو بنتی ہے اور وہ ریکارڈ میں آتا ہے۔ اس سے پہلے یہ کچھ ہوتا رہا ہے جو انہوں نے ابھی بات کی ہے۔ جہاں تک drugs کا تعلق ہے۔ جہاں تک میرے فاضل دوست کا تعلق ہے ان کی پارٹی ان کو welcome کرتی رہی ہے۔

(مداخلت)

سردار یار محمد رند، یہاں ان کے لئے کیمپس لگاتے رہے ہیں۔ بہت سارے دوستوں کو اگر چاہیے تو ان کے figures بھی دے دیں گے کہ کون کیا لیتا رہا ہے۔ ہم ان کو welcome کرتے رہے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات تاریخی بھی ہیں' صدیوں سے لوگ یہاں سے وہاں پر migrate کرتے رہے ہیں اور وہاں کے لوگ یہاں پر آتے رہے' البتہ ان میں سے کچھ لوگ جو اس قسم کے دھندوں میں ملوث ہیں۔ اس میں ہمارے اپنے بھی تحفظات ہیں اور ہم گورنمنٹ آف افغانستان سے بات بھی کرتے ہیں۔ میں ان کو یہ بھی بتا دوں کہ مارچ 2003 میں جو معاہدہ ختم ہونے والا تھا اس کی توسیع کر دی ہے اور اس کو ہم دسمبر 2006 تک لے کر جا رہے ہیں۔ ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ voluntary repatriation ہو۔ اس کے بعد کیبنٹ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کو Chair کر رہے ہیں Minister of Interior اس کے علاوہ بھی اس میں دو تین منسٹریاں ہیں۔ Communication Ministry ہے اور ایک دو منسٹریاں ہیں۔ 31 دسمبر کے بعد سوچیں گے اور کون سے طریقے کار ہم اختیار کریں جس میں یقینی طور پر

افغانستان کے مہاجرین کی باعزت وطن واپسی ممکن ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، رند صاحب نے بڑے politely passed on to the Minister of Interior. Would you like to add something

ڈاکٹر شہزاد وسیم (وزیر مملکت برائے داخلہ) : اس میں جناب ابھی ایک بات ہوئی تھی کہ جعلی پاسپورٹ اور آئی ڈی کارڈ لے کر وہ پاکستانی شہری بن گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جو manual I.D. کارڈ بن رہے تھے تو کافی زیادہ لوگوں نے ان کو acquire کر لیا تھا مگر computerised I.D. کارڈ بننے کے بعد یہ pratice رکی ہے بلکہ اب ڈیٹا بھی بڑا clear ہے۔ اسی طرح اب جو MRP بنا ہے اس میں بھی ایک گنجائش کو eliminate کر دیا گیا ہے کہ کوئی غیر قانونی طریقے سے پاسپورٹ حاصل کر سکے کیونکہ جو نادرہ کا data base system ہے وہ family free system نہیں ہے۔ کوئی بھی alien اس میں داخل ہوتا ہے تو وہ as individual اس data base میں نہیں رہ سکتا۔ جب تک کہ اس کا family connection پورا نہ ہو۔ بارہا دوستوں کی طرف سے complaints بھی آئیں کہ I.D. کارڈ حاصل کرنے میں خصوصاً این ڈبلیو ایف پی میں لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ہم verification چاہ رہے تھے تاکہ جو لوگ computerised شناختی کارڈ حاصل کریں وہ صرف جنرل لوگ حاصل کر سکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : لیاقت علی بنگزئی صاحب! تین سوال ہو گئے ہیں اور آپ نے خود ہی کہا ہے کہ صرف تین سوال پوچھے جائیں گے۔ آپ Rules determine کرتے ہیں۔ جیسے فرمائیں گے ویسے ہی کر لیں گے۔ جی فرمائیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جناب چیئرمین صاحب! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ کا mike on ہے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جی ہاں on ہے۔ میرا سوال متعلقہ Minister صاحب سے تو نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ افغان مہاجرین کی واپسی کے سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل

دی گئی ہے اس میں وزارت خارجہ اور وزیر برائے سرحدی علاقہ جات کو شامل کرنے کا تو کوئی جواز بن رہا ہے لیکن وزیر جہاز رانی و بندرگاہ کو کس حوالے سے اس کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے؟ جبکہ افغانستان میں نہ تو کوئی بندرگاہ ہے اور نہ جہاز رانی کا کوئی شعبہ ہے۔ یہ ذرا فرما دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سردار یار محمد رند صاحب۔

سردار یار محمد رند: Prime Minister صاحب کو اختیار ہے کہ وہ جس کو چاہیں کمیٹی میں شامل کر سکتے ہیں۔ کراچی میں بھی ایک بہت بڑی تعداد افغان مہاجرین کی ہے۔ اس حوالے سے ان کو اس کمیٹی میں نمائندگی دی گئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! Minister صاحب نے کہا کہ افغان مہاجرین کافی تعداد میں واپس چلے گئے ہیں۔ میں آپ کو سچ بتاؤں کہ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں اتنے وہاں کے local لوگ نہیں جتنے مہاجرین ہیں۔ پورے ماحول کو انہوں نے اتنا گندہ کیا ہے۔ آپ یقین کریں۔ وہاں اتنے لوگ نہیں جتنی گدھا گاڑیاں ہیں۔ اتنا problem ہے کہ جو شریف لوگ ہیں وہ سڑک سے گزر نہیں سکتے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ ابھی تک پورا افغانستان یہاں پر بلوچستان اور صوبہ سرحد میں ہے۔ مجھے تو لگتا نہیں ہے کہ کوئی واپس گیا ہو۔ Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضا محمد صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! میں اس چیز کی وضاحت کروں کہ افغان مہاجرین کے متعلق ایک بات ہمارے ذہن میں رہنی چاہیے کہ افغان اپنی تاریخ میں نہ کبھی دہشت گرد رہے ہیں اور نہ کبھی فرقہ پرست رہے ہیں لیکن یہ المیہ ہے کہ جب افغانستان میں انقلاب برپا ہوا تو ہم نے افغانستان میں اتنی جارحیت کی کہ لاکھوں لوگوں کو یہاں ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ پھر مبالغہ کرکے اب ان کی تعداد جتنی بھی تھی ہم نے دنیا کو یہ بتایا کہ لاکھوں لوگ تھے اور پھر ہم نے ان کو استعمال کیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضا بھائی question کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ ان دو چیزوں میں تمیز کی

جائے۔ ایک افغان ایسے ہیں جو آمو اور اباسین کے درمیان صدیوں سے آتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ ان کو آپ نہ refugees کہہ سکتے ہیں اور نہ کوئی دوسرا۔ وہ وطن کے اپنے مالک ہیں۔ صدیوں سے آتے اور جاتے ہیں۔ اس وقت میرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی جنگل پیر علیزئی کی طرح کیمپ ہے۔ جس طرح ہمارے رحمت اللہ صاحب نے کہا اس میں ہمارے صوبے کی اسمبلی نے قرارداد منظور کی ہے۔ اقوام متحدہ نے کروڑوں ڈالرز دیے کہ اس کو آپ ختم کریں اور ان لوگوں نے جو کاروبار بنا رکھا ہے اس کا خاتمہ کیا جائے۔ جناب چیئرمین! لیکن وہاں کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ISI اس کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ پرسوں افغانستان کی مشہور شخصیت مجددی صاحب نے کہا ہے کہ اب تک پاکستان سے افغانستان میں مداخلت کا سلسلہ جاری ہے۔ لوگ مسلح کیے جاتے ہیں اور بھیجے جا رہے ہیں۔ میرا question یہ ہے کہ کیا حکومت اس وقت دست بردار ہو گئی ہے Afghan refugees کو افغانستان میں مداخلت کا ایک ذریعہ بنانے سے اگر وہ دست بردار ہوئے ہیں تو کوئی افغان ایسا نہیں ہوگا جو اپنے وطن میں نہیں جائے گا جہاں اس کی زمین ہے۔ اگر پری گل صاحبہ کو یہاں کے پشتون افغان مہاجر نظر آتے ہیں تو پھر اس کی اپنی مرضی ہے۔ افغان دو گھروں کے مالک ہیں۔ وہ سردیوں میں ایک مقام پر اور گرمیوں میں دوسرے مقام پر رہتے ہیں تو وہ ان افغانوں میں اور ان میں تمیز کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، محترمہ پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے۔ بلوچستان کے جو افغان لوکل ہیں ان کو بھی میں جانتی ہوں میں کوئی انڈیا سے تو نہیں آئی ہوں کہ پری گل کو پتہ نہ ہو، معاف کرنا آپ کو خود پتہ نہیں ہے کہ question کے بارے میں کیا بول رہے ہو۔ آئندہ ایسا مت کرنا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سردار صاحب۔

سردار یار محمد رند، جناب! انہوں نے جو بات کی ہے اگر وہ چاہتے ہیں تو میرے پاس نگرز ہیں۔میں نے کہا کہ three million تو ایک ایک آدمی کا ہمارے پاس ایڈریس ہے۔ ایک ایک آدمی کے فنگر پرنٹس ہیں اور یہ voluntarily ہے کوئی زبردستی نہیں ہوا ہے۔ایک ایک افغان مہاجرین نے آکر خود کو رجسٹر کروایا۔یہ وہ authentic figures ہیں جن کو پوری

دنیا نے تسلیم کیا ہے ۔United Nation تک نے اور اس میں پورا افغانستان گورنمنٹ خود اس process میں شامل رہی ہے۔UNHCR ، گورنمنٹ آف پاکستان اور افغان گورنمنٹ تینوں نے مل کر یہ رجسٹریشن کی ہے ۔ پہلی بات یہ ہے ۔ جہاں تک تعلق ہے وہاں پر کیمپس کا ، وہاں بلوچستان اور فرنٹیئر میں کیمپس close کیے ہیں بند کیے ہیں ۔ ہم نے گورنمنٹ آف بلوچستان سے meeting کی ہے اور ان سے request کی ہے کہ ایک جنگل پیرعلزئی اور گرچی جنگل ہم نے ان کو dates دی ہوئی تھیں کیونکہ الیکشن لوکل باڈیز کے آ رہے تھے ، انہوں نے ہم سے request کی کہ ہمیں تھوڑا سا time دیا جائے تاکہ یہ لوکل باڈیز کے الیکشن گزر جائیں ، اس کے بعد ہم دوبارہ یہ سلسلہ شروع کریں گے۔ جہاں تک دو گھروں کا تعلق ہے تو دو گھر ایک ملک میں تو ہو سکتے ہیں مگر دو گھر دو ملکوں میں نہیں ہو سکتے ہیں ۔یہاں کے پشتون ہیں وہ اس ملک کے شہری ہیں اس ملک کے مالک ہیں مگر کسی کو یہ اختیار نہیں دیا جا سکتا کہ ایک گھر وہ پاکستان میں رکھیں اور ایک افغانستان میں رکھیں اور frequently آتے جاتے رہیں۔ یہ state کے مسئلے ہیں اور سٹیٹ ہی اس کا فیصلہ کرے گی۔یہ کسی فرد واحد کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اس کا فیصلہ کرے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی اسی مسئلے پر question ہے ۔

سینیٹر اسفند یار ولی ، جی ہاں۔

Mr. Presiding Officer: Please, give smile on your face.

Senator Asfandyar Wali : I have a smile . I hope that the Minister will be able to have a smile while I put the question to answer.

جناب ! جیسے انہوں نے کہا کہ کسی بندے کو ہم یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ ایک گھر یہاں رکھے ایک گھر کسی اور ملک میں رکھے چاہے وہ افغانستان ہو یا کوئی اور ملک ہو ، تو منسٹر صاحب کیا ہماری یہ تصدیق کرائیں گے کہ جن لوگوں کے واشنگٹن ، نیویارک اور لندن میں گھر ہیں اور یہاں بھی گھر ہیں تو ان کو بھی یہی ہدایت کر دیں کہ ایک گھر خالی کرکے دوسرے گھر میں جا کر آباد ہو جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سواتی صاحب اس کے لیے ڈھونڈیں۔ Swati Sahib would not be provoked on this. I am asking not to be provoked. let this pass on. میں سواتی صاحب سے request کر رہا تھا۔پیچھے سے ہاتھ اٹھا رہے تھے اور ایسا اشارہ کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، وزیر موصوف سے ایک گزارش کروں گا کہ مانسہرہ کے اندر تین بڑے کیمپ تھے۔اب ۲۵ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ہمارے مہاجرین جو آئے تھے وہ ہمارے بھائی ہیں ان کے بچے پروان چڑھ چکے ہیں اب کیمپوں سے انہوں نے باقاعدہ مستقل سکونت ہمارے دیہاتوں کے اندر کر لی ہے۔ ہمیں ان سے ہمدردی اور محبت بھی ہے تو وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ کیا حکومت کی کوئی پالیسی ہے کہ وہ بچے جو یہاں پیدا ہوئے اور جوان ہو چکے ہیں ان کو ـــ

Mr. Presiding Officer: We are going beyond the parameters of the question.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، یہ افغان مہاجرین کی بات ہو رہی ہے۔

Mr. Presiding Officer : Look at the question, it only talks of the numerical strength.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ۔ وہ علیحدہ بحث کر لیں گے کسی وقت۔

Mr. Presiding Officer: Question No. 146. Mrs. Razina Alam Khan.

146. ***Mrs. Razina Alam Khan:**

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) *the number of Kachi-abadis in Islamabad and the number of their residents; and*

(b) *whether alternate arrangements have been made for their rehabilitation, if so, its details?*

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) 10 kachi abadies in Islamabad having 3808 households with population of 25,000 (approx.).

(b) Yes. Four kachi Abadies, namely, Kachi Abadi Muslim Colony near Bari Imam, Kachi Abadi Essa Nagri (I-9/1), Kachi Abadi Dhok Najju (I-10/4) and Kachi Abadi Haq Bahu (I-11/4) comprising 1634 households are being relocated at Model Urban Shelter Project (MUSP), Farash. The following facilities have been planned at MUSP, Farash:

(i) Levelling of main roads and streets.

(ii) Metalling of roads and streets to the extent of 10 feet.

(iii) Drainage/sanitary system (for liquid effluent of septic tanks constructed by the individuals).

(iv) Water supply through community hand pumps.

(v) Construction reception area.

Electricity and gas would also be provided after the approval of the PC-I by the Departmental Development Working Party (DDWP).

6 remaining Kach Abadis, namely, Tent Colony (G-7/1), 66 Quarters (G-7/2), 48 Quarters (G-7/3), 100 Quarters (F-6/2), France Colony (F-7/4) and Kachi Abadi, G-8/1, comprising 2174 Households are being upgraded at their existing location. Proprietary rights would be given to the *bonafide* residents.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary? No, now we will pass on to Question No. 147. It is again in the name of Mrs. Razina Alam Khan.

147. ***Mrs. Razina Alam Khan:** (Notice received on 04-06-05 at 10.30 a.m.)

Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish circular railway in Rawalpindi/Islamabad, if so, when?

Mian Shamim Haider: Presently there is no proposal under consideration to establish a circular Railway in Rawalpindi/Islamabad though the Ministry of Railways has sent a proposal to the Planning Division to initiate commercial and technical feasibility studies for urban mass transit electric train operation in Karachi, Hyderabad, Quetta, Multan, Lahore, Faisalabad, Islamabad, Rawalpindi and Peshawar.

Mr. Presiding Officer: No supplementary. We will pass on to question No. 34. Sorry it is 33, I have missed it, my apologies. Question No.33. Dr. Muhammad Ismail Buladi.

33. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**
1.15 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of persons in PBS-15 to 20 working in CDA; and

(b) the salary, allowance and other fringe benefits admissible to the said persons?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) Total number of person in BPS-15 to 20 working in the CDA is 773.

(b) The details of salary, allowances and other fringe benefits to the persons is attached at Annexure 'A'.

Annexure-A

Pay And Allowances and Other Benefits

B.P.S 15

Basic Pay	Spl Pay	House Rent	Med Allow	Convey Allow	Comp Allow	Spl Addl. Allow	Spl relief Allow	Adhoc relief
3285	75	810	210	340	500	548	493	493

B.P.S 16 to 19

BPS	Basic Pay	Spl Pay	House Rent	Conveya Allow *	Spl Addl Allow	Spl relief Allow	Adhoc Relief Allow	Non Practice Allow	Design Allow	Deputation Allow	Comp Allow
B-16	3805	75	844	340/620	634	571	571		400	761	1500
B-17	6210	75	1292	340/620	776	932	932	500	400	1242	1500
B-18	8135	---	1694	340/620	1017	1220	1220	700	400	1627	1500
B-19	12400	-	2583	-	1550	1860	1860	-	600	2000	1500

* Rs. 340/- per month for those who do not own any vehicle and Rs.620/- for those who own a vehicle.

- Special pay of 75/- is admissible only to Divisional Accounts Officers.
- Computer allowance is admissible only to those who have qualification for the same.
- Entertainment charges 450/- per month are admissible to B-19 officers on reimbursement basis.
- Design allowances admissible to personnel associated with designing work.
- Non practicing allowance is admissible only to doctors.

B.P.S 20 (MANAGEMENT SCALE)

Basic Pay	Spl Addl Allow	Adhoc Relief Allow	Spl Relief Allow	Fridge Allow	Qualification Allow	Entertainment Allow	Electricity Allow	Senior Post Allow	Orderly Allow	Deputation Allow
14710	2942	2207	2207	400	200	480	500	850	2375	1471

Following allowances, on monthly basis, are also admissible to officers in BPS 20 who are on deputation from army.

Kit Allowance	1200
Ration Allowance	923
Command Pay	850
Disturbance Allowance	1000
Addl Compensatory Allowance	2942

Hiring Facilities:

Hiring of accommodation is admissible as per following rates:

	Islamabad	Other specified stations
BPS-15 – 16	5635	4920
BPS-17 – 18	7460	6505
BPS – 19	9920	8490
BPS – 20	12460/-P.M	10710/-P.M

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! میں نے وزیر موصوف سے پوچھا تھا کہ سی-ڈی-اے میں پندرہ سے بیس سکیل تک کام کرنے والے ملازمین کی تعداد کیا ہے؟ ان کے allowances وغیرہ؟ انہوں نے اس کے جواب میں 773 دیا ہے۔ پہلا سوال میرا یہ ہے کہ کیاان کے پاس کوئی صوبہ وارتفصیل ہو گی، دوسری بات ان کی حیثیت بتائیں کہ وہاں کام کرنے والے یہیں پر بھرتی ہوئے ہیں یا سی-ڈی-اے میں deputation پر کام کر رہے ہیں اور allowances اور مراعات کے حوالے سے انہوں نے جو detail دی ہے، وزیر صاحب بتائیں کہ کتنے سکیل تک کے افسر کو vehicle کی entitlement ہے، پندرہ، سولہ، اٹھارہ یا انیس سکیل کے افسر سرکاری گاڑی استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں یہ میرے تین سوال ہیں، یہ بتا دیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی وسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب! ان کا جو پہلا سوال ہے کہ صوبہ وار بتایا جائے تو اگر آپ یہ question دیکھیں تو اس میں انہوں نے صوبہ وار مانگا ہوتا تو میں ان کو بتا دیتا۔ انہوں نے total number of persons مانگے ہیں جو کہ بتا دیئے گئے ہیں اور میں یہ بھی بتاتا

چلوں کہ جو بھی Pay Scales یا مراعات ہیں، CDA جو گورنمنٹ کی policies ہوتی ہیں انہی کو adopt کرتا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ اگر ان کو صوبہ وار چاہیئے تو بتا دیں، ہم ان کو صوبہ وار detail بھی دے دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: Vehicles کس سکیل تک entitlement ہے یہ آپ بتا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب، پلیز جو سوال ہے اس کے جواب میں جو ابہام ہے، اس تک رکھیئے گا، نیا سوال بن گیا تو پھر یہ کہہ دیں گے ہاں جی یہ سوال نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی: نہیں یہ تو simple سوال ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب وسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب یہ جو specific information انہوں نے گاڑی کے استعمال کی پوچھی ہے وہ تو نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ جو گورنمنٹ کے rules and regulations ہیں اسی حساب سے different categories کے officers کو مراعات دی جاتی ہیں، ان کے لیے کوئی special مراعات نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہی fringe benefits ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: وہی ہیں عام service کے، وہی adopt کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Now we come to question No. 34. Dr. Muhammad Ismail Bulaidi, the answer is very sweet and short.

34. * Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that fourteen Graduate Engineers are working on contract basis in various units of PTV; and

(b) whether it is also a fact that four of said engineers are working in Group-6 while the remaining are in Group-4, if so, the reasons

for this disparity?

Sheikh Rashid Ahamd: (a) No.

(b) -do-.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! وزیر موصوف تو یہاں موجود نہیں ہیں، اپھا بیٹھی ہیں۔ جو انہوں نے جواب دیا ہے وہ تو اپنی جگہ لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے وزیر موصوف سے دو، تین مرتبہ کہا ہے کہ وہاں PTV کی کچھ buildings opening کے لیے تیار ہیں، مکران اور اس طرف اور بلوچستان میں PTV کی جو کارکردگی ہے، اس کا فنڈ ہے یا اس میں جو حصہ بلوچستان کا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ State Minister چونکہ خود Senator بھی ہیں اور چونکہ ان کا تعلق Frontier سے ہے اس لئے چھوٹے صوبوں میں وہ زیادہ دلچسپی رکھتی ہیں۔ وہ بتائیں کہ PTV field میں جو کمی ہے وہ کب پوری ہو گی اور دوسری بات یہ کہ جو buildings تیار ہیں ان کی opening کے لئے وہ کب ہمیں وقت دیں گی؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انیسہ زیب صاحبہ۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، (وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات) شکریہ جناب چیئرمین! اس سوال کا تو کوئی relevance اس سوال سے نہیں ہے جو کیا گیا ہے لیکن بلیدی صاحب----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جواب تو پہلے ہی yes or no ہے۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: لیکن PTV نے اپنے expansion programme میں کئی RBS وہاں بلوچستان کے صوبہ میں بھی کھولنے کا پروگرام ہے جس پر کام ہو رہا ہے اور اس میں سے غالباً دو بالکل تیار ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان کا inaugural test transmission بھی شروع ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب بنگزئی صاحب۔ ہمارے ہاں جب کوئی گواہ ہاں یا ناں میں جواب دے تو وکیل بہت مایوس ہو جاتا ہے کیونکہ آگے سوال نہیں ہو سکتا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین ! اصل میں سوال یہ ہے کہ وزارت اطلاعات و نشریات ایک ایسا شعبہ ہے جہاں انجینئرنگ کا تعلق ہر حوالے سے بنتا ہے لیکن یہاں منسٹر صاحب کی الحمدللہ کوئی تین سال سے میں نے شکل بھی نہیں دیکھی ، ہم تو ان کی شکل بھی بھول گئے ہیں' یہ بھی اچھی بات ہے کہ ہماری وزیر مملکت صاحبہ ماشاء اللہ بڑی active بھی ہیں اور ان کی حاضری بھی اچھی ہے ۔یہ کوئی سوال کا جواب نہیں ۔ جی نہیں۔ یعنی آپ نے کس بنیاد پر انجینئر نہیں رکھے اور جو سب سے بڑا اس ملک کا صوبہ ہے بلوچستان' یہ ہمارے اکثر لوگ کہتے ہیں سب سے چھوٹا صوبہ ۔ مجھے اس بات پر بھی اعتراض ہے۔ سب سے بڑا صوبہ ہے جو 43% acquire کر رہا ہے پورے ملک کا ، میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے ضرور رکھے ہیں ۔ منسٹر صاحب کو انہوں نے اندھیرے میں رکھا ہے اور اس سوال کے اندر جواب بھی موجود ہے کہ ان میں چار گروپ کے انہوں نے چھ رکھے ہیں اور باقی گروپ کے انہوں نے چار رکھے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے deny کیا ہے ' انکار کیا ہے کہ ہم نے رکھا ہی نہیں ہے ۔سوال یہ ہے کہ سب سے بڑے صوبے کے انہوں نے کتنے آدمی رکھے ہیں ؟ آئندہ please اس بات کو ذرا نوٹ کرلیں کہ اسے چھوٹا صوبہ کوئی نہ کہے ' یہ سب سے بڑا صوبہ ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، وزیر صاحبہ۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، جناب چیئرمین ! یہ معزز سینیٹر کا اپنا point of view ہے لیکن سوال ہمیشہ بڑا precise اور concise ہونا چاہیے کیونکہ آپ ایک سوال پوچھتے ہیں ۔ ڈاکٹر اسماعیل بلیدی صاحب کا سوال یہ تھا کہ کیا آپ نے کنٹریکٹ یا ریگولر بنیاد پرکوئی انجینئرز رکھے ہیں ۔ چونکہ نہیں رکھے گئے لہذا جواب یہی ہے ' اس کے علاوہ اور کوئی جواب بنتا ہی نہیں ہے ۔ البتہ جہاں تک ان کا point ہے کہ purely temporary basis پر رکھے گئے ہیں تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہرگز ایسی بات نہیں ہے کہ منسٹر سے کوئی چیز بھی چھپائی جائے ۔ آپ کو اپنی operational activities کے لئے اگر ضرورت ہو' گزشتہ کئی سال سے پی ٹی وی میں مالی بحران اور دیگر وجوہات کی بنا پر کوئی بھی regular یا contract employment نہیں ہوئی

ہے لیکن اگر operational activities کے لئے کوئی ضرورت ہو تو fix emoluments پر کچھ لوگوں کو رکھا جاتا ہے اور وہ بھی اس طریقے سے کہ ان کو ایک دن کے نوٹس پر بھی فارغ کیا جا سکتا ہے اگر ان کی ضرورت باقی نہ رہے اور جہاں تک انجینئرز کی بات ہے تو ڈپلومہ ایسوسی ایٹ انجینئرز کی پوسٹ پر کچھ لوگوں کو fix emolument پر رکھا گیا ہے۔ گروپ چار میں تقریباً تیرہ کے قریب جو کہ ریگولر بھی نہیں ہیں اور ان کو آپ contract employees بھی نہیں کہہ سکتے۔ ہم ان کو ریگولر کے کھاتے میں بھی نہیں رکھ سکتے اور چار Senior Engineers کو گریجویٹ انجینئرز کے کھاتے میں رکھا گیا ہے۔ وہ بھی purely temporary basis پر، تو اس لحاظ سے اب پی ٹی وی انشاء اللہ اپنے مالی بحران پر کافی حد تک قابو پا رہا ہے اپنی marketing strategy کی وجہ سے اور بہتر policies کی وجہ سے تو انشاء اللہ جب آئندہ future میں لینے کا پروگرام ہوگا تو پھر باقاعدہ اس کی advertisement ہوگی اور پھر اس کے مطابق applications invite ہوں گی۔

جہاں تک بلوچستان کا ہے تو ہم اس کو ہمیشہ encourage کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں۔ سب سے پہلا ریجنل بولان ٹیلیوژن ہے، وہ بھی ہم نے بلوچستان سے شروع کیا ہے اور اس کی expansion بھی کر رہے ہیں۔ اس کا foot print تمام بلوچستان کے دور دراز علاقے ہیں، وہ پی ٹی وی کے تمام چینلز دیکھ سکیں گے جب expansion ہوگی تو پھر تمام procedural requirements پوری کرکے employees ہوں گے۔ مجھے یقین ہے اس میں بلوچستان کے لوگ بھی apply کریں گے اور qualify کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب! منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں کہ ان سے کوئی چیز نہیں چھپائی جاتی۔ ٹھیک ہے جی وہ منسٹر صاحبہ ہیں ان سے نہیں چھپایا جاتا ہوگا لیکن تین سال ہوئے ہمارے اس ایوان کو اور ہماری سٹینڈنگ کمیٹی انفارمیشن کو بنے ہوئے، سوائے ایک اجلاس کے جب نثار میمن صاحب اس کے چیئرمین ہوتے تھے، آج تک انہوں نے کوئی اجلاس نہیں بلایا، نہ کوئی انہوں نے چیئرمین مقرر کیا۔ اس کے باوجود میں بار بار ان کو یاددہانیاں کرا چکا ہوں کہ آپ

اس سلسلے میں کوئی اجلاس بلائیں تاکہ ہمیں کوئی معلومات ہوں کہ ہمارے اس اہم شعبے میں کیا ہورہا ہے اور کیا نہیں ہورہا ہے ۔ تو یہ ہم سے چھپانے کی ایک شعوری کوشش نہیں ہے تو اور کیا ہے جی ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ اکٹھا جواب دے دیں۔ جی ڈاکٹر سانکزئی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیزاللہ سانکزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! وزیر صاحبہ نے بتایا کہ ہم بلوچستان میں کافی کام کر رہے ہیں اور ابھی کچھ کا افتتاح کریں گے اور ہماری بڑی توجہ ہے۔ میری اطلاع یہ ہے کہ کوئٹہ سے تھوڑا سا باہر لک پاس ہے کوئی تیس کلومیٹر، وہاں تک بھی ٹی وی کی نشریات نہیں پہنچتی ہیں اور میں بلوچستان سے کوئی سات سو کلومیٹر دور ہوں اور ڈاکٹر صاحب تقریباً بائیس سو کلومیٹر دور ہیں ۔ ہم اس پر حیران ہیں کہ یہاں ایوان میں وزیر صاحبہ کو شاید ان کے سیکریٹری نے غلط بات بتائی ہے ۔ اگر یہ کبھی غلطی سے کوئٹہ چلی جائیں تو تھوڑا سا باہر لک پاس ایک بہت مشہور جگہ ہے جو کوئٹہ اسمبلی سے تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، وہاں تک ٹی وی کی نشریات نہیں جاتیں ۔ ان تین سالوں میں پہلے تو شیخ تھے، شیخ ویسے بھی بادشاہ ہوتے ہیں اور جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا بادشاہوں کی زیارت تو بڑی کم ہوتی ہے، وہ مصروف رہتے ہیں ۔ ان کا تعلق بھی چھوٹے صوبے سے ہے، یہ مہربانی فرماکر اہل بلوچستان کے لئے کوئی نظر شفقت فرمائیں گی مالی بحران کے باوجود ۔ جب ہمارا نمبر آتا ہے تو کہتے ہیں کہ سارے نماز پڑھ رہے ہیں ۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ مہربانی فرماکر بلوچستان کی طرف تھوڑی سی توجہ دے دیں ۔یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بولان ٹی وی شروع کیا ہے وہ بھی کوئٹہ کے علاوہ کہیں نشریات نہیں دے گا، اس کا فائدہ کیا ہے ؟آپ نے کہا ہم نے بروہی شروع کردیا، بلوچی شروع کردیا، پشتو ہم نے چلا دیا بالکل بہار آ گئی لیکن میری گزارش یہ ہے ------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وہ کہتی ہیں آپ کو ٹی وی دیکھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیزاللہ سانکزئی، مہربانی کرکے اس طرف توجہ دیں ۔

سینیٹر تنویر خالد، میری وزیر صاحبہ سے request ہے کہ وہ Information & Broadcasting کی Standing Committee کا کوئی چیئرمین، چیئرپرسن مقرر کریں ۔ آپ

خود ہوجائیں یا کوئی اور ہو جائے ۔ جب سے اب تک یہ سیٹ خالی پڑی ہوئی ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : یہ اکٹھا سوال آگیا ہے آپ کے لئے ۔ جی ۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہرخیلی : جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گی اپنے Learned Senators کو کہ Standing Committee on Information and Broadcasting constitute کرنا یا اس کا چیئرمین مقرر کرنا وزیر کا یا وزارت کا کام ہرگز نہیں ہے ۔ یہ خالصتاً سینیٹ سیکریٹریٹ کے حوالے سے ہونا چاہیے ۔ اس کے پہلے چیئرمین جناب نثار میمن صاحب مقرر ہوئے لیکن چونکہ بعد میں وہ Defence کی کمیٹی میں چلے گئے تو یہ خالی ہے اور امید ہے کہ اس کا چیئرمین جلد مقرر ہوجائے گا اور پھر وہ کمیٹی جتنی جلد ممکن ہو اس کے اجلاس بلائے گی اور سینیٹر صاحبان اس میں شرکت کریں گے ۔

جہاں تک سینیٹر عزیزاللہ سانگزئی صاحب کے سوال کا جواب ہے ، میں بہت حد تک ان سے اتفاق کرتی ہوں ۔ لک پاس کا مجھے جغرافیہ بھی پتا ہے اور فاصلہ بھی بلکہ میں نے ابھی گزشتہ دنوں پاکستان ٹیلیویژن کوئٹہ جا کر visit کیا تھا ، شاید وہ اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے ، مجھے کوئٹہ میں نظر نہیں آئے جس وقت میں نے visit کیا تھا ، تو میں نے تمام projects کے لئے بریفنگ لی ہے اور ساتھ ہی یہ commitment بھی کہ میں اگلے visit میں لک پاس خود جاؤں گی تو میں انشااللہ ان کو بھی وہاں ساتھ لے کر جاؤں گی تاکہ وہاں ہم ان کی موجودگی میں حالت زار دیکھیں ۔ Thank you.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Yes.

سینیٹر ڈاکٹر عزیزاللہ سانگزئی : جناب چیئرمین ! میں اپنے نام کی تصحیح کرنا چاہوں گا ، میرا نام ڈاکٹر عزیزاللہ سانگزئی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : کہتے ہیں کہ give rose any name its smell is sweet آپ یہی کہنا چاہیں گی ۔ Now we come to Q.No. 35 Dr. Muhammad Ismail Buledi.

35. * Dr Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for

Information and Broadcasting be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a separate T. V channel for religious education?

Sheikh Rashid Ahmad: At present there is no proposal under consideration of Government to establish a separate TV Channel for religious education.

Mr. Presiding Officer: Any further questions?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب ! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال تھا کہ دینی تعلیمات کے لئے الگ ٹی وی چینل قائم کرنے کی کوئی تجویز ہے ۔ جواب میں یہ ہے کہ فی الحال دینی تعلیم کے لئے الگ ٹی وی چینل کھولنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔ میں وزیر صاحبہ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ با اختیار بن کر ہمت کرکے اس ایوان میں یہ اعلان کریں۔ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی ملک میں private channels پر یا آپ کے اپنے پی ٹی وی میں فحاشی، عریانی کا کتنا درس دیا جاتا ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے۔ مختلف پروگراموں کو آپ دیکھیں، ہمارا تو سر شرم سے نیچے ہوجاتا ہے۔ کیا ہم ان پروگراموں کو بھی نہ دیکھیں۔

دیکھیں! آپ کہتے ہیں اسلامی ملک ہونے کے باوجود بھی آپ کے پاس کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے۔ یہ ملک اسلامی بنیادوں پر بنا تھا۔ اس کا کلمہ بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ آپ کی کونسی مجبوری ہے یا کونسی قباحت ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کے لیے آپ مزید چینل نہیں کھول سکتے۔ یہاں چودہ کروڑ لوگ مسلمان ہیں، یہاں مدارس کے لوگ ہیں، یہاں علمائے دین ہیں۔ ان کی حمایت حاصل کرنے کے لیے، ان کو سننے کے لیے تاکہ آپ کے ٹی وی کی وہ لوگ بھی تعریف کریں تو اس میں کونسی مشکلات ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مشکلات نہیں۔ آپ ہمت کرکے اعلان کریں تاکہ کریڈٹ آپ کو جائے۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، جناب چیئرمین!-----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ سوال نہیں تھا ویسے۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، تجویز تھی لیکن میں ان کو assure کرنا چاہتی ہوں۔

If you want me to answer this.

Mr. Presiding Officer: Please do that.

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، شکریہ جی۔ جناب چیئرمین! ان کا جو مشاہدہ ہے میں کبھی اس سے انکار نہیں کرتی۔ ان کی ماشاء اللہ اپنی شخصیت بھی سراپا مذہبی شخصیت ہے لیکن ہماری اس وقت ایسی کوئی proposal نہیں ہے to have a separate channel for religious education. پاکستان ٹیلی ویژن کے بارے میں، میں ان کی بات سے اتفاق نہیں کرتی کہ وہاں پر کسی طریقے سے کوئی بے ہودگی، بے حیائی ہے۔ میں اس floor سے یہ چیلنج دیتی ہوں کہ الحمدللہ پاکستان ٹیلی ویژن نے social, cultural, educational and religious values کو ہمیشہ uphold کیا ہے اور ہماری اس وقت بھی یہ ہی کوشش ہے۔ اس وقت بھی اگر percentage کے حساب سے دیکھا جائے تو ہمارے 25 سے 30 فیصد پروگرام مذہبی تعلیمات یا درس اور تدریس سے متعلق ہیں جن میں تلاوت قرآن پاک، اس کا ترجمہ اور تمام دینی پروگرام شامل ہیں۔ ماشاء اللہ جو پاکستان ٹیلی ویژن کے اس وقت پروگرام سیٹلائٹ پر 38 ممالک میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ہماری یہی کوشش ہے اس ٹائم کو increase کریں بلکہ یہ ٹائم increase ہوجاتا ہے کیونکہ ہمارے جو مقدس مہینے ہیں، چاہے وہ رمضان ہو یا ذی الحجہ کے حوالے سے ہو یا محرام الحرام ہو، ہم ان میں خصوصی transmissions نشر کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ عام routine میں بھی مذہبی پروگراموں کی ایک کثیر تعداد ہے۔ اگر فاضل ممبر چاہیں گے تو میں ان کو وہ لسٹ بھی دے دوں گی لیکن انشاء اللہ ہماری یہ capacity ہوگی۔ ہم مالی طور پر مستحکم ہوں گے تو ضرور اس میں educational purposes, religious and academic education کے لیے بھی چینل کی تجویز ہوگی لیکن فی الحال کوئی ایسی proposal نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Now we come to Question No.36. Mr. Liaqat Bungalzai.

36. ***Mr. Liaquat A. Bangulzai:**
1.17 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state the number of local employees temporarily working at Pasni, Gawadar and Turbat airports separately indicating also their level/grade and the duration for which they have been appointed?

Rao Sikandar Iqbal:

(i)	Number of Total Employees working on temporary basis.	Pasni Airport	12
		Gawadar Airport	12
		Turbat Airport	11
(ii)	Level/Grade	Casual Labourer on Daily Wages	
(iii)	Duration	89 days period	

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، کیا وزیر دفاع یہ بیان فرمانا پسند فرمائیں گے کہ پسنی، گوادر اور تربت کے ہوائی اڈوں پر عارضی طور کام کرنے والے مقامی، لفظ "مقامی" آپ دیکھیں جی، ملازمین کی تعداد کیا ہے لیکن ہمیں جو جواب دیا گیا ہے اس میں مقامیوں کی تعداد نہیں بتائی گئی بلکہ total ملازمین کی تعداد بتائی گئی اور تینوں airports پر صرف 35 ملازمین ہیں اور یہ 35 ملازمین بھی مقامی نہیں ہیں۔ اگر وہ مقامی ہوتے تو یہاں اس کی وضاحت ہوتی کہ یہ مقامی ہیں۔ یہاں وضاحت یہ ہے کہ کل ملازمین اتنے ہیں۔

نمبر ۲ یہ کہ جو میری معلومات ہیں ان کے مطابق دو یا چار مقامی ملازمین ضرور ہیں اور وہ پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں اور آج تک ان کو مستقل نہیں کیا گیا۔ کیوں؟

جناب زاہد حامد (وزیر مملکت برائے دفاع)، شکریہ جناب۔ میں یہ وضاحت کردوں کہ یہاں جو جواب میں درج ہیں یہ total casual employees ہیں۔ یہ 35 ہیں، ان میں سے 28 بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پسنی میں جو 12 total employees ہیں ان میں سے گیارہ

بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ گوادر میں 12 میں سے 8 اور تربت میں 11 میں سے 9 - 35 میں سے 28 بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ ان کو regularize کیوں نہیں کیا جا رہا تو اس کی basically financial وجوہات ہیں - Civil Aviation میں total 3800 casual employees ہیں اور اس وقت ان کا financial burden almost 2.6 crore Rupees monthly ہے۔ اگر ان کو regularize کیا جائے تو یہ burden almost ساڑھے چار کروڑ روپے ماہانہ ہو جائے گا تو Board of Directors of Civil Aviation Authority نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ ان کو ابھی casual employees کے طور پر رہنے دیا جائے اور regularize نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! اس سے پہلے بھی ہم نے وزارت دفاع سے سوال پوچھا تھا کہ جناح نیول بیس اوماڑا بنا تو وزارت دفاع نے وہاں کے لوگوں کے ساتھ یہ commitment کی ' ان کی اربوں ڈالر قیمت کی جو زمین تھی وہ ہتھیا لی گئی کہ وہاں پر ساری ملازمت بلوچوں یا مقامی لوگوں کو دی جائے گی جو نہیں ملی۔ اوماڑا نیول بیس پر اب چالیس کے قریب بیچارے بلوچ عارضی طور پر چوکیداری کرتے ہیں ۔ یہی صورتحال پسنی ائرپورٹ، گوادر ائر پورٹ، تربت ائرپورٹ کی ہے جو ان کی جائیدادیں تھیں ' ان کا وطن ہے اور کل یہاں پر یہ بات بھی ہوئی تھی کہ Establishment Division کے notification کے تحت ایک سے چودہ گریڈ تک کے ملازمین وہیں کے ہوں گے ' ان figures میں بھی exaggeration ہے۔ لیاقت بنگزئی صاحب نے سوال اسی لیے کیا تھا کہ 35 میں سے تقریباً 28 ملازمین باہر کے ہیں اور باقی ملازمین بلوچستان سے ہیں اور ہر آفیسر اپنے ساتھ باورچی بھی اپنے گاؤں کا لے کر آتا ہے ' ڈرائیور بھی اپنا لے آتا ہے ' وزراء صاحبان کے ساتھ ان کی تعلق داری ہے وزیرموصوف صرف یہ commitment دیں کہ گوادر ، پسنی، ژوب 'دالبدن' کوئٹہ airports جہاں پر بھی ایک سے چودہ گریڈ کے ملازمین ہیں' ان کا تعلق بلوچستان سے ہوگا۔ وہ بلوچستان سے لیے جائیں گے اور ان کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ان کو permanent ملازمین کی حیثیت سے بھرتی کیا جائے گا۔ کم از کم پچاس سو بلوچوں کو permanent کرنے سے پی آئی اے کی غربت میں اضافہ نہیں

Thank you. ہو گا۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! یہ جواب مزدور کے استحصال کی ایک واضح مثال ہے۔ میں بلوچستان کے حوالے سے اس میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں صرف اس پر emphasize کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بڑا عجیب طریقہ ہے کہ 89 days کے لیے ایک شخص کو employ کیا جاتا ہے، جب 89 days پورے ہوتے ہیں تو اس کی termination کی جاتی ہے اور پھر وہ 89 days کے لیے re-employ کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کا استحصال کسی بھی مزدور کا ہونا چاہیے۔ اگر let us say کہ دو ' اڑھائی کروڑ روپے extra بھی پڑ جاتے ہیں تو کیا اس رقم کو بچانے کے لیے ہم مزدور کا اس قسم کا استحصال کریں۔یہ contract employees 89 days کے لیے جو بھرتی کیے جاتے ہیں یہ exploitative system ہے۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ kindly Civil Aviation والوں کو کہیں کہ ان کو regularize کریں ان کو کوئی benefits ملیں۔ Regularize کرنے سے ان کا کوئی permanent structure بنتا ہے ' ان کو medical allowance ملتا ہے۔ دو ' اڑھائی کروڑ بچانے کے لیے ضرور یہ سو یا پچاس یا جتنے بھی لوگ ہیں یا جیسا کہ انہوں نے تین ہزار لوگ کہے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ نے ان کو exploit کرنا ہے۔ لہذا میری وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ kindly ان لوگوں کو regularize کرکے contract system کو ختم کریں۔ مہربانی کریں۔

Mr. Presiding Officer: You have raised a very serious question, I would request you that this is a malaise which is not only prevailing in this area, generally as a workers cause you must take it up separately. This is my suggestion to you and I am also a member of the House. It is an issue which is relevant in our system. This needs to be redressed. Don't focus it only on the airport.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! آپ نے خود ہی اس چیز کو اجاگر کیا

ہے۔ ایک زمانہ ہوتا تھا کہ Private Sector میں یہ استحصال ہوتا تھا۔ میں کسی حکومت کو blame نہیں کر رہا، پہلی دفعہ یہ محسوس کر رہا ہوں کہ گزشتہ دس، پندرہ سال کے اندر، یہ طریقہ حکومت کے اداروں میں آ گیا کہ انہوں نے contract employees رکھنے ہیں۔ 89 دن کے لئے لکھا ہے اور 89 دن کے بعد terminate کر دینا ہے۔ یہ تو پرائیویٹ سیکٹر میں ہوتا تھا یہ حکومت کے سیکٹر میں کب ہوتا تھا۔

Mr. Presiding Officer:man : I will share with you and since we are in the House, this thing cropped up because of perpetual ban which was imposed and the employment authority use to circumvent the ban by this process. This matter should be taken up not vis a vis airport, airport alone

میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو آپ جنرل لے کر آئیے۔ It will be a service to the country.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جب آپ ادھر آئیں گے تو میں درخواست کروں گا کہ ہم اور آپ اس کو jointly move کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ I think let us not embarrass the Minister on this point. It is a serious matter which was destroyed by focussing only on this airport

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں نے پہلے کہا ہے کہ میں اس حکومت کو blame نہیں دیتا۔ لیکن یہ حکومتوں میں سرایت کر گیا ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین رکھے جائیں۔

سینیٹر ایاز خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں ان کے سوال کی تائید کروں گا کہ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان کے مختلف ائرپورٹس پر ساڑھے چار کروڑ روپے مہینہ نقصان ہوتا ہے۔ ابھی ہمارے جو چیئرمین طارق کرمانی صاحب ایک دم انہوں نے کرایہ، جیسے کراچی اور اسلام آباد کا کرایہ 5150 سے کم کر کے 3400 روپے کر دیا ہے۔ یہ اگر صحیح تھا تو پہلے کیوں عوام کو

لوٹا گیا ہے۔ اگر یہ غلط ہے تو ابھی 3400 سے لے کر 5200 کر دیا گیا ہے۔ دوسرا اس میں پی آئی اے کو دو ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ دو ارب اگر نقصان کرتی ہے تو اس کا کچھ نہیں ہے، اگر بلوچستان کے عوام پر ساڑھے چار کروڑ روپے کر دیا ہے تو وہ حساب کے قابل ہو گیا ہے۔ اس میں حساب دینا پڑتا ہے۔ وہ وہاں پر بھی کرلیں اور total profit ہوتا ہے اس میں سے ساڑھے چار کروڑ روپے کم کر کے وہاں پر اپنے profit دکھا دیں کہ یہ profit ہوا ہے۔ station wise اس کا profit کیوں count کیا جاتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب بلیدی صاحب۔ سارے سوال اکٹھے کر لیتے ہیں۔ سوال تو ہے نہیں تقریریں ہو رہی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ ویسے بھی بلوچستان کا ---

Mr. Presiding Officer : Ladies first.

ان کو پہلے بول لینے دیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! آپ کو اور پورے ایوان کے علم میں ہوگا کہ کافی ہمارے سینیٹر صاحبان عمرے پر گئے ہوئے تھے۔ آپ کو ایک بات سچ سچ بتا دوں کہ یہاں سے تو ہم لوگ پی آئی اے کے ذریعے گئے مگر جو واپسی کا جہاز ہے یہ انہوں نے lease پر لیا ہوا ہے۔ پی آئی اے نہیں ہے۔ آپ یقین کریں کہ یہ وہ leased جہاز ہے جو باہر کے ملک والے اپنی بھیڑ بکریوں کو ایکسپورٹ اور امپورٹ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسی کو انہوں نے عمرے والے لوگوں کے لئے حاصل کیا۔ اس میں اتنی بدبو تھی کہ تمام لوگوں کو الٹیاں لگ گئیں۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ وزیر صاحب کو کہیں کہ ہم لوگ کوئی اتنے بیکار تو نہیں ہیں۔ کم از کم ہم بھی انسان ہیں، کم از کم ہمیں اچھے جہازوں پر واپس بھیجیں، یہ تو نہیں ہے بھیڑ بکریوں کے جہازوں پر سارے عمرے والے لوگ واپس آئیں۔ اب انہوں نے یہ حج پر چلانا ہے۔ میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سختی سے انہیں منع کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، منسٹر صاحب تمام باتیں نوٹ کرتے جائیں۔ اکٹھے بولیں

گے۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ نے میرے سوال کا جواب ہی نہیں دیا آپ ان سے بات کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میں انہیں روک رہا تھا کہ وہ آپ کو interrupt نہ کریں۔

سینیٹر آغا پری گل : پہلے میرے سوال کا جواب دیں کیونکہ یہ تمام پاکستانی عوام کے لئے ہے۔ میں تو نہیں ہوں۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ یہاں سے جانے کے لئے ٹھیک ہے واپسی پر lease والے جہاز بھیڑ بکریوں کے جہاز میں یہ بھیجتے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ ہے۔ یہ بہت غلط ہے اور آپ پی آئی اے کو سختی سے منع کیا کریں۔ اب حاجیوں کے ساتھ بھی یہ اسی طرح کریں گے۔ انہی بھیڑ بکریوں والے جہازوں میں واپس بھیجیں گے۔ میں کہتی ہوں کہ اتنے گندے جہاز ہیں جو انہوں نے lease پر لئے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ جتنے بھی عمرے والے تھے سب کو الٹیاں لگی ہوئی تھیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : زیادہ ہوگئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی : آپ نے وعدہ کیا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اچھا آتے ہیں اس طرف ان کو بات کر لینے دیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ : جناب چیئرمین ! میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں، جب میں گوادر، پنجگور، پسنی کے دورے پر گیا تو پی آئی اے ملازمین نے میرے ساتھ مشترکہ میٹنگ کی۔ ان میں بہت سے ایسے تھے جن کو daily wages پر بارہ سو، چودہ سو ماہانہ پر رکھا جاتا تھا۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے کہا کہ بہت سالوں سے، بیس، پچیس سال سے ان کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ ان کی باتوں کو میں نے نثار میمن صاحب کے ہاں پیش کیا۔ نثار میمن نے کراچی میں سابقہ چیئرمین پی آئی اے کی موجودگی میں ایک میٹنگ رکھی۔ وہاں بلوچستان پی آئی اے کو انہوں نے مخصوص ایجنڈے میں رکھا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : اتنی لمبی تمہید نہیں ہوتی۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ : اسی طرف آ رہا ہوں۔ اس میٹنگ میں اسماعیل بلیدی صاحب کو بحثیت observer کیونکہ عمان اور قطر کی فلائٹ کا مسئلہ تھا' ان کو بلایا گیا۔ اس میں تمام ریکارڈ ان ملازمین کے ان کے سامنے رکھے گئے۔ پھر بعد میں کیا فیصلہ ہوا۔ بات بلوچستان کی' فریاد بلوچستان کی اور 28 daily wages کو permanent کیا جس میں بائیس پنجاب اور سندھ سے لئے گئے اور صرف چھ بلوچستان سے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے حق کے لئے فریاد کرتے ہیں وہ ہمیں نہیں ملتا' نہیں ملتا۔ میں آج بھی کہوں کہ آئندہ بھی آسانی کے ساتھ نہیں ملے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی جناب بلیدی صاحب۔ یہ سارے کا اکٹھے جواب دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی : میرا خیال ہے کہ وزیر صاحب بلوچستان کے لئے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں لیکن پتہ نہیں جو نئے چیئرمین ہیں انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی نہ ہو اور وہ اس کا نوٹس لیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو مکران میں hard station ہوتے ہیں وہاں ہمارے سینیئر لوگ موجود ہیں لیکن انہوں نے وہاں پر station manager کے لئے کراچی سے لوگ بھیجے ہیں۔ ایک تو یہ اس کا نوٹس لیں اور یہ میں نے میٹنگ میں بھی کہا تھا۔ دوسری بات ہے کہ گوادر اور تربت ائرپورٹ کو کب وہ extension دیں گے۔ گوادر کو ایک انٹرنیشنل شہر بنا رہے ہیں۔ ابھی تک نہ پرانے ائرپورٹ کو مرمت کر رہے ہیں نہ نیا ائرپورٹ بن رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بات ملازمین کی ہو رہی ہے اب extension پر آگئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی : نہیں یہ CAA میں آتا ہے لہذا یہ ذرا بتا دیں اور جو مکران میں daily wages ہیں۔ اگر مکران میں جائیں اور ان کی تکلیف دیکھیں' نہ روڈ ہے' نہ بجلی ہے' نہ کوئی سہولت دی ہے ان کو' تو کیا ہے اگر یہ جو چالیس ہیں' پنتالیس ہیں ان کو اپنے اختیارات استعمال کرکے ان کو مستقل کرنے کا اعلان کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی : جناب چیئرمین! وزیر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ بارہ میں سے نو وہاں کے ہیں، کوئی بتا رہے ہیں کہ آٹھ وہاں کے ہیں چار باہر کے ہیں۔ ذرا یہ مہربانی کے ساتھ وضاحت کریں کہ وہاں پر ان کو لوگ مل نہیں رہے تھے یہ باہر والے کیوں وہاں پر لائے گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ۔ بہت ہوگیا۔ Discussion تو ہوگئی ہے اس پر۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, though all these are very important questions but we have adopted a new procedure and we are putting so many questions for one Minister to answer. Sir, actually there should be one supplementary and at the most we can have . ...

Mr. Presiding Officer: I entirely agree with you,

لیکن رضا ربانی صاحب نہیں مانتے میں کیا کروں۔ رضا ربانی صاحب آپ کے ساتھ مان جاتے ہیں، یہاں آ کر پھسل جاتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جناب چیئرمین! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ PIA خسارے میں جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! عام طور پر جب کوئی آدمی سعودی عرب جاتا ہے تو 12 سے 14 ہزار روپے اس کا return ticket ہوتا ہے لیکن جب ہم حج اور عمرے کے موقع پر جاتے ہیں تو یہ ہم سے 36000 per side کرایہ لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جی 12 ملازمین کے لیے تنخواہ نہیں ہے۔ اب تین گنا کرایہ وہ بڑھاتے ہیں اس موقع پر جبکہ آپ کے لاکھوں عازمین حج ہوتے ہیں۔ ان پیسوں میں سے اگر آپ صرف اپنے 36 آدمیوں کو مستقل نہیں کرسکتے اور اس سے بمشکل آپ کے خرچ میں آدھے ملین کا اضافہ ہوگا۔ آپ آج یہ اعلان فرمائیں کہ مکران کے جو 36 ملازمین ہیں کم از کم ان کو تو مستقل کریں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Sorry to number you with all these questions together. It is just to save time.

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir, there are total of 8 supplementaries which have been asked. 4 pertain to the Civil Aviation Authority regarding which the original question was asked and 4 pertain to PIA. However, I will make some observations regarding the others also.

Sir, the first question was relating to the figures, some skepticism was expressed regarding these figures. Now, as has been stated in the answer, total number of 35 employees are working on casual basis at these three airports. In answer to the first supplementary, I had mentioned that out of these 28 pertain to Balochistan. I have a list of all these 35 and I have also the dates of their appointment and also the particular town or village of Balochistan from where they hail. So, if any learned Senator would like to verify this list that out of these 35, 28 pertain to Balochistan. I can supply him the full details of all these 28.

Now, sir, this question as to whether it is morally or legally in order, you have yourself answered that this practice has been there for many many years and not just in this Government but as I said in many many Governments over the last 20 years. The Board of Directors of the Civil Aviation Authority, which is the competent authority, has considered this question at great length and as I said for administrative as well as financial reasons, primarily financial, it has been decided to

continue, in fact the total number of 3800 employees were considered and 3800 have been decided to be continued on this casual basis. These employees are given free medical facility and treatment wherever the Civil Aviation Authority's own medical facilities exist. So, it is not that they are totally deprived of all facilities which a normal, regular employee enjoys. They do get some medical facilities wherever these are available.

Sir, so far as the PIA question is concerned, let me finish the Civil Aviation and then I will get to it. It is true sir that these employees have been continuing for many years. In the list that I have indicated the oldest employee was indeed apppointed more than 20 years ago and the last one has been appointed only a few months ago. The posts are all at the lower level. They range from cooks to guards to chowkidar, to peshimam to driver, etc. The average salary that they are being given is 6900/- per month. This is much lower than the salary of a regular employee but they are employed for day, 89 days as you know because the 90 days would make them permanent or temporary employees. Because the total figure I mentioned was 1.9 crores per month which means 22 crores per year is the difference between continuing these employees on a casual basis and regularising them.

The questions of the PIA now, sir. There are 4 questions relating to PIA. One was the question of the leased aircraft doing in poor condition. I can only express my surprise, I will certainly convey this to the PIA authorities. The question of where the PIA Station hails from, I am not aware, whether he hails from Balochistan or not, in Turbat and Gwadar

Airports, I would like to mention the fact that Gwadar Airport is not being expanded, in fact, a new airport is being constructed which will cater to the needs not only of the passengers but also the Army, Air Force and the Navy. This is being constructed a few miles outside the present location of the Gwadar Airport. That is an advanced stage, originally the Government of Oman had also given 6 million dollars for this purpose. We are approaching that Government for increase, enhancement because previously it was decided to extend the existing airport. Now, as I said a new airport is being constructed for which additional land will be acquired. That, sir, is in a nutshell answer to all the questions.

Mr. Presiding Officer: Raza Rabbani sahib! would you add something.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I restrained myself but I am now being compelled by the statement of the honourable Minister in which he has tried to justify contract labourers on the basis of financial priorities.

Mr. Presiding Officer: It is not contract, it is work charged basis.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it is worst, but I would just like to point out sir, to keep the record straight that if we are talking in terms of financial betterment of institutions then the financial betterment of institutions can come and I would limit myself to the CAA and the PIA if the Directors and particularly the Managing Director of the CAA, if his

and his Directors yearly or annually bill of foreign travels abroad was taken into account. No. 1 and if the foreign travels account of the Directors of PIA and more so of the newly appointed MD of PIA who, since his appointment, which is not more than six months, has probably done something like 15 to 20 trips abroad. If that is taken into consideration then one would say that "yes" there is some priority but to say that the poor working class has to suffer and therefore, the cut have to come on them that is not fair and all I can say is that it has become a matter of state policy to encourage contractual labourers because even in the PIA and the Minister I am sure would bear me out not on the floor then bear me out in private that in PIA regular employees are being forced out and contractual employees are being employed.

Mr. Presiding Officer: Now, I will come to Question No. 37, Mr. Liaquat Ali Bangulzai.

37. ***Mr. Liaquat A. Bangulzai:**
1.17 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of passports issued prior to the inclusion of religious column in the machine readable passports; and

(b) whether that column is being added in earlier issued machine readable passports?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) A total number of 233027 Machine Readable Passports (MRP) were issued before 12-11-2005 *i.e.* the date of inclusion of religion column in the Passport.

(b) No. However, in case such a Passport holder approaches for the purpose, the needful is done.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جی ہاں۔ جناب! میرا سوال یہ تھا کہ مذہبی خانے کے اضافے سے قبل جاری کیے گئے MRPs کی تعداد کیا ہے؟ سوال کا دوسرا جز یہ بھی تھا کہ آیا مذہب کے خانے کے اضافے سے پہلے جاری کیے گئے پاسپورٹوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ ہو رہا ہے یا نہیں؛ تو جناب Minister صاحب نے کہا کہ "جی نہیں"۔ سوال یہ ہے کہ ہم نے جو مملکت خداداد اسلام کے نام پر حاصل کیا' لا اله الا الله کی بنیاد پر حاصل کیا۔ اس ملک کے شناخت نامے پر اسلام کے نام یا مذہب کے خانے میں اگر ہم اسلام کو درج کریں تو اس میں ہمیں کیوں شرمندگی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں' کسی نے انکار تو نہیں کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جو بھی آتا ہے کر دیتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: نہیں' وہ کہہ رہے ہیں کہ جب کوئی خود آتا ہے تو ہم کر دیتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہم نے جو proforma دیا ہے اس میں ہم نے لکھ دیا ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اب آپ خود اس میں دوبارہ تصحیح کر دیں۔ جب آپ نے قانون پاس کیا ہے کہ ہم یہ خانہ شامل کریں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ جو MRPs ہمیں دیے گئے ہیں ان میں اگر ہم لفظ مسلمان کا اضافہ کر دیں تو اس میں کیا قباحت ہے؟

Mr. Presiding Officer: Thank you.

آپ اکٹھے جواب دیں گے یا باری باری دیں گے؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میرا خیال ہے کہ وہ پہلے ہمارے سامنے اصل position لائیں اس لئے کہ جہاں تک میری معلومات ہیں' بلاشبہ شروع میں یہ نہیں رکھا گیا تھا لیکن اس کو بعد میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اب جتنے پاسپورٹ بن رہے ہیں ان میں مذہب کا خانہ

ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ جو اس سے پہلے جاری ہو چکے ہیں ان کو اسی قانون اور اسی ضابطے کے تحت نہیں لایا جا رہا ' اس لیے کہ گورنمنٹ کی پالیسی ایک ہوتی ہے' اگر اب پالیسی یہ ہے کہ مذہب کا خانہ ہونا چاہیے تو پہلے جو issue ہو چکے ہیں ان کو بھی اس کے اندر کیوں نہیں لایا گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر صاحب آپ اکٹھا جواب دے دیں۔ Minister Sahib, you can answer all the supplementaries together. Swati Sahib.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, since the question is also pertaining to the passport which is very important document and since it carries not only a personal identity of a person but also honour and as respect of the whole country. Now, in the present time of hi-tec whether we have a support department or a technicaldepartment that not only have a check on the authenticity of this very document and also whether or not we have a support department that alsocarries ways and means as to how we can prevent fraud in this particular document? Thank you.

سینیٹر سید محمد حسین، مذہب کے خانے کے بارے میں پہلے جب ہم زور لگا رہے تھے اس خدشے کی وجہ سے اس خوف کی وجہ سے کہ بھٹو مرحوم کے زمانے میں ایک فرقے کو ہم نے متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا اور ہمیں خدشہ تھا کہ یہاں پر مذہب کا خانہ نہیں لکھا جا رہا اور ان لوگوں کو اس بہانے یہ پاسپورٹ جاری نہیں کیا جا رہا ہے میرے خیال میں وہ مقصد حکومت کا پورا ہو گیا اور پاسپورٹ جاری کر دیئے گئے۔ اس کے بعد یہ لوگ مذہب کا خانہ لا رہے ہیں اور پہلے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں تھا تو اس پر اب یہ غور نہیں کر رہے ہیں کہ جو مقصد ان کا تھا وہ حاصل ہو گیا۔ میرے خیال میں میری بات کو---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سوال تو ہو گیا ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب پہلا سوال ہوا شناخت کے حوالے سے، میں ایک بات clear کرنا چاہوں گا کہ پاکستان میں بسنے والے جتنے بھی مسلمان شہری ہیں۔ ہمیں اپنے مذہب اور اپنی شناخت پر فخر ہے۔ یہ بات کسی کے دماغ میں نہیں رہنی چاہیے کہ خدا نخواستہ مسلمان ہونے کی وجہ سے کوئی ایسی بات ہو رہی ہے۔ جب آپ پاسپورٹ فارم جمع کراتے ہیں تو آپ اپنا مذہب وہاں declare خود کرتے ہیں اور وہ data base کا حصہ ہوتا ہے۔ پہلے یہ بات کی گئی کہ مذہب کا خانہ نکال دیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی غلط فہمی ہے کیونکہ پہلے جب machine readable passport جو بنتا تھا تو اس میں manual طریقے سے ہر قسم کی entry ہوتی تھی، بعد میں جب اس کو convert کیا گیا کے لیے تو ایک machine readable passport جو دنیا میں مروجہ including all the countries اس کے حساب سے ایک کمیٹی میں اس کے باقاعدہ cover اور اس کی ساری چیزوں کا decide ہوا فیصلہ ہوا، اور پاسپورٹ issue ہو گیا۔ پھر کچھ دوستوں کے اور کچھ بھائیوں کے تحفظات تھے انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ کے اندر مذہب کا خانہ لازمی ہونا چاہیے اور جیسے ابھی کچھ دوستوں نے بات کی کہ یہ اس وجہ سے یا اس وجہ سے آپ نے deliberately ignore کیا۔ جناب! حکومت نے تو اس کا بھی کچھ ذکر نہیں کیا کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جو عوامی رائے ہے اس کو ضرور وزن دینا چاہیے۔ اس کو consider کیا گیا ہے، معاملے کو کیبنٹ میں لایا گیا پھر کیبنٹ کے اندر ایک کمیٹی بنی اور پھر تمام deliberations کے بعد اس کی recommendation کو follow کرتے ہوئے مذہب کے خانے کو اس کے اندر add کر دیا گیا۔

دوسری بات یہ کہی گئی کہ اس سے پہلے تو کوئی پابندی نہیں تھی جو recommendation تھی اس کو تو ہم نے follow کیا اس کے باوجود اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس سے پہلے کوئی پاسپورٹ issue ہوا ہے اور اس کے اندر یہ اندراج ہونا چاہیے تو اس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ ایک اور بات authenticity کی، کی گئی تو مجھے خوشی ہے کہ یہ سوال انہوں نے اٹھایا ہے۔ میں بتانا چاہوں گا کہ جو ,machine readable passport Government of Pakistan نے issue کیا ہے دنیا میں اس کو security features کے

حوالے سے one of the best documents کہا جاتا ہے ۔ IT world magazine کے اندر بھی NADRA کو top 25 IT companies of the world میں شامل کیا گیاجبکہ دو یا تین صرف ایشیا سے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ان security features کی وجہ سے جو اس پاسپورٹ کے اندر ہیں، چیئرمین نادرا کو خصوصی ایوارڈ بھی دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت پاکستانی we should be proud of this product کیونکہ اس کو خود ہمارے پاکستانی ماہرین نے جو ہمارے IT کے دوست ہیں انہوں نے مل کر اس کو design کیا ہے اور ان ہی security feature کے حوالے سے یہ جو MRP one of the best documents in the world ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Now we will take the last question of the day. Question No. 38, Syed Murad Ali Shah Sahib.

38. * Syed Murad Ali Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the Army Education corps is being disbanded?

Rao Sikandar Iqbal: Army Education Corps is not being Disbanded.

Mr. Presiding Officer: Any supplementaries.

سینیٹر سید مراد علی شاہ، میرا سوال یہ تھا Army Public Schools وغیرہ میں جو مدرسین ہیں تو کیا ان کو ختم یا محدود کیا جا رہا ہے؟ انہوں نے صرف یہ کہا کہ ان کو disband نہیں کیا جا رہا ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق صرف اسلامیات کے مدرسین کو فارغ یا محدود کیا جارہا ہے۔ منسٹر صاحب ہمیں assurance دیں کہ بیرونی دباؤ کی وجہ سے اسلامیات کے مدرسین کو محدود یا فارغ نہیں کیا جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی منسٹر صاحب۔

جناب زاہد حامد، انہوں نے سوال میں یہی پوچھا ہے کہ disband کیا جا رہا ہے یا نہیں اور جواب یہی ہے کہ disband نہیں کیا جا رہا۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ اس کو محدود کیا

جا رہا ہے تو وہاں میں بتا دوں کہ محدود بھی نہیں کیا جارہا- یہ صحیح ہے کہ خطیب surplus تھے اس لئے recruitment of Khateebs کو روکا گیا تھا جب تک کہ surplus Khateebs absorb نا ہو جائیں، کوئی محدود نہیں کیا جارہا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، عبداللہ ریاڑ صاحب۔

Senator Dr. Abdullah Riar: No I am trying to ...... you can kindly permit me for that.

Mr. Presiding Officer: I think this brings us to the close of the question answer and now I will proceed to ....

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman! sir, if you kindly take one question, question No. 41 sir.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ٹائم بہت ہو گیا ہے۔ اس سائیڈ سے کیا رائے ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، کل جو طے ہوا تھا وہ یہی ایک گھنٹہ تھا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جی یہاں پر ٹائم بڑھ گیا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، لیکن یہ بندہ XX XX ہے، آج XX XXX X ہوئی ہے۔

Mr. Presiding Officer: This comment is deleted from the record of the House. It is liable to be expunged. Question No. 41. Dr. Kauser Firdous.

41. * Senator Dr. Kauser Firdaus: Will the Minister for Norcotics control be pleased to state the number of foreigners arrested in the country during 2003 and 2004 on the charges of drug smuggling indicating also the names of countries of their origin?

(XXX words are expunged by the orders of the Chair)

Mr. Ghous Bux Khan Mehar: The number of foreigners arrested in the country during 2003 and 2004 on the charges of drug smuggling was 401 and 398 respectively. The names of the countries of the foreigners arrested during the years 2003 and 2004 have been given at Annexure-A and B respectively.

Annexure-A

NATIONALITY WISE STATEMENT OF FOREIGNERS ARRESTED IN PAKISTAN DURING THE YEAR 2003.

Sr.No.	Nationality	Number of Persons Arrested
1.	Afghan	31
2.	Azeri	2
3.	Bangladeshi	1
4.	British	4
5.	Beninese	4
6.	Burundian	1
7.	Camobian	1
8.	Danish	1
9.	Dutch	1
10.	Gambian	1
11.	Ghanaian	2
12.	Guinean	22
13.	Italian	1
14.	Iranian	1
15.	Ivorian	9
16.	Kazakhstan	3
17.	Kenyan	6
18.	Liberian	3
19.	Nigerian	233
20.	Malian	4
21.	Malawian	4
22.	Moroccan	2
23.	Mozambican	2
24.	Oman	1
25.	Philippines	1
26.	Romanian	3
27.	Senegalese	2
28.	Sierra Leonea	2
29.	South African	8
30.	Sotho	2
31.	Spanish	2
32.	Swazi	2

33.	Tanzanian	14
34.	Thai	10
35.	Togo lese	2
36.	Turkish	1
37.	Tswana (Botswana)	1
38.	Ugandan	3
39.	Zambian	3
40.	Zimbabwean	5
	Total=	401

Annexure-B

NATIONALITY WISE STATEMENT OF FOREIGNERS ARRESTED IN PAKISTAN DURING PERIOD UPTO 31.12.2004.

Sr.No.	Nationality	Number of Persons Arrested
1.	Afghan	18
2.	Azeri	1
3.	British	5
4.	Beninese	4
5.	Cameroonian	4
6.	Congolese	1
7.	Chinese	1
8.	Canadian	1
9.	Ghanaian	8
10.	Guinean	15
11.	Hong Kong	1
12.	Italian	1
13.	Ivorian	9
14.	Indonesian	2
15.	Kenyan	8
16.	Kazak	1
17.	Nigerian	231
18.	Netherlands	1
19.	Malawian	7
20.	Mozambican	2
21.	Philippines	3
22.	Polish	1
23.	Liberian	3
24.	South African	19
25.	Saudi Arabian	1
26.	Singaporean	1
27.	Sotho	2
28.	Somalian	1

39. ***Mr. Mouhim Khan Baloch:** (Notice received on 24-09-2005 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of entitled members of Jammu and Kashmir Cooperative Housing Society, Islamabad;

(b) the number of the said members who have been allotted plots so far; and

(c) the time by which plots will be allotted to remaining entitled members of that Society?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) The total number of entitled members of Jammu and Kashmir Cooperative Housing Society, Islamabad is 28477.

(b) 13515 members have been allotted plots which includes 288 allottees of flats.

(c) As soon as the requisite land becomes available, with the said Society, the members will be allotted plots.

40. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 24-09-2005 at 11.55 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of poor and destitute women in various prisons in the country with province-wiase break-up; and

(b) whether there is any proposal to provide free legal aid to such women, if so, its details?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: The requisite information is being collected from the quarters concerned, which will take some time. As soon as it is received, the same will be placed before the House.

			3
29.	Swazi		3
30.	Sri Lankan		26
31.	Tanzanian		5
32.	Thai		3
33.	Ugandan		1
34.	UAE		1
35.	Uzbek		2
36.	Zambian		2
37.	Zimbabwean		398
	Total=		

Mr. Presiding Officer: Any supplementaries?

Senator Muhammad Enver Baig: Sir I would like to ask the honourable Minister for Interior. Sir if you see the nationality wise statement of the foreigners arrested in Pakistan during the year 2003 and 2004. Sir I would like to draw the attention to Sr. No.19 Nigeria, Nigerians arrested for drug smuggling were 233 in the year 2003 and in the year 2004 figure was 231. Sir my question is if these figures are so high, on what basis does the Pakistan High Commision in Nigeria issue visas to Nigerian nationals for visiting Pakistan and if the figures are so high and these people are involved in drug trafficking then why is it that the Embassy is still issuing visas or shall I conclude that som- of our Embassy officials or High Commission officials are also involved in this

trade?

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Mr. Enver Baig.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, where is the gentleman Incharge of the Narcotics Control.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، جو انہوں نے سوال concerning Foreign Office or Embassy..... کیا ہے

Mr. Presiding officer: Shall we defer this question then.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, Dr. Niazi will answer it. He is quite competent sir.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ٹھیک ہے، بعد میں جھگڑا نہیں کرنا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری جو Embassy نائجیریا میں ہے اسی کے حوالے سے انہوں نے question کیا ہے۔ so many people have been caught smuggling, heroin and hashish تو اس کے حوالے سے it should be with the Foreign Affairs Ministry and they should answer it. Fresh question should be submitted.

42. *Dr. Kausar Firdaus:

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the steps taken by the government to control child smuggling from the country; and

(b) the number of persons arrested in the country in connection with the said smuggling from 2003 to 2005?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) Following steps have been taken to control child smuggling through the authorized routes of the country:—

(i) FIA Immigration Check posts have been established on all authorized routes of the country to control and regulate entry/exit of the passengers. Strict vigilance is being exercised by Immigration Staff on these Check posts to control child smuggling.

(ii) Government of Pakistan has introduced computerized NICs and Machine Readable Passports to control exist abroad on forged travel documents.

(iii) Manual checking and record keeping system has been replaced by PISCES (Personal Identification Secure Comparison and Evaluation System) installed on Immigration Check posts. This is also helpful in detection of stolen and lost Passports, being misused.

(iv) Prevention and Control of Human Trafficking Ordinance, 2002 promulgated to control human trafficking, especially women and children where all offences have been made cognizable, non-bailable and non compoundable.

(v) A special unit call Anti Trafficking Unit (ATU) has been established in FIA HQ and its Zonal Directorates to control human trafficking under P&CHTO 2002.

(vi) Eight Passport Circles located in Karachi, Lahore, Gujranwala, Multan, Faisalabad, Rawalpindi, Peshawar and Quetta are taking legal action against the culprits found involved in human smuggling/trafficking, including women and children. Cases are, therefore, registered, accused are arrested and prosecuted.

(vii) An Inter Agency Task Force (IATF), headed by the Director General/ FIA, has also been established by the M/o Interior, which is responsible to control illegal immigration through the unauthorized routes of Pak-Iran border.

(b) 53 facilitators/agents have been arrested by the Anti Trafficking Unit of FIA during the month of January to September 2005 in connection with the said smuggling. Latest details are at Annex-A.

Annex-A

CAMEL JOCKEYS

	Present Position on 30-9-2005
Camel Jockeys deported	251 *
Referred to CBP (Child Protection Bureau)	228
Released from CPB	184
Still in CPB	44

*A batch of 22 camel jockeys arrived at Lahore Airport on 21-9-2005

Cases against Camel Jockeys Agents/facilitators

		Previous position on 14-9-2005	Present Position on 30-9-2005
(i)	Cases brought forwarded	51	83
(ii)	Cases added	33	07
(iii)	Total Cases	84	90
(iv)	Arrest of facilitators	44	47
(v)	Arrest of agents	04	06
(vi)	Cases finalized/challaned	01	35 (Int. challan in 25 cases)
(vii)	Convicted	0	05
(viii)	Cases under trial	01	05
(ix)	Cases under investigation	83	80

Note: - Interim Challans are likely to be converted into final challans and more convictions are also expected during this month.

43. ***Syed Hidayatullah Shah:**

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of applications received for allotment of residential plots in Sector I-15, Islamabad with category-wise details; and

(b) the steps taken by the government for holding transparent and fair draw for this sector?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: CDA has received 3,28,364 applications collectively till closing date *i.e.* 10-9-2005 for allotment of plots in Sector I-15, Islamabad. Category-wise break-up of applications is annexed.

The draw for successful applications shall be done through an open transparent computerized balloting. The computeized balloting shall be done under the supervision of "Balloting Supervision Committee" comprising of technical experts of following organizations:—

(i) CDA.

(ii) HBL.

(iii) Ministry of Information Technology.

(iv) NADRA.

(v) Higher Education Commission.

Annexure

DATA PROCESSING STATUS AS ON 10.11.2005

S.No.	Plot size	General Public	Federal employees	Autonomous	Armed Forces	Total	Journalists	Total
1.	25x50	167807	14362	5612	4292	24266	62	192135
2.	25x60	6622	314	127	76	517	4	7143
3.	30x60	116097	7802	2923	2188	12913	76	129086
Total		290526	22478	8662	6556	37696	142	328364

44. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) *the number of FIRs registered in the country in rape cases during 2003 to 2005 with province-wise break-up;*

(b) *the number of the said cases referred to courts; and*

(c) *the number of those cases decided by the courts upto 15th September, 2005?*

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao:

Province	No. of cases registered	No. of cases referred to Courts	No. of cases decided
Punjab	4966	3231	1367
Sindh	442	286	42
NWFP	317	Not available	Not available
Balochistan	50	47	32
ICT	10	10	Nil

45. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 18-10-05 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the number of Pakistanis deported by foreign countries during the last two years and the reasons therefor?

Reply not received.

46. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 18-10-05 at 11.02 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the steps being taken by the Government to control incidents of rape in Police custody?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Realizing the sensitivity of the issue the present Government has taken following steps to control incidents of rape in police custoday:—

(i) Female accused will not be remanded to police Custody unless involved in dacoity and murder cases.

(ii) Whenever, any female accused is required to be interrogated, she will be interrogated in the presence of her relatives and a female police officer.

(iii) Ladies accused will be kept in the Women Police Station only.

(iv) The Police has been directed that female Police Officers must always accompany whenever arrest of any female accused is sought and produce her before the concerned Illaka Magistrate for further retention, if required.

(v) In case a female accused is requred to be investigated in prison, the investigating Officer will investigate her in the presence of an officer and lady policy of the concerned prison.

(vi) The females shall not be taken out of prison without the prior permission of the concerned Court and if taken out, they shall remain in custody of a female Police Officer and shall not be taken out before sunrise and returned to the prison before sunset definitely.

(vii) All the supervisory/patrolling officer have been strictly directed to randomly make visits of various Police Stations to ensure that no irregularity is being committed by the Investigating Police Officers.

47. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: (Notice received on 21-10-05 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the number of National Public Safety Commissions set up in pursuance of the provision of Police Order 2002 at federal and provincial level?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: The Police Order 2002 provides for the establishment of National Public Safety Commission at the Federal level and a Provincial Public Safety Commission and Police Complaints Commission in each Province.

As regards the setting up of National Public Safety Commission, the process of selection of six independent members has been completed and it is expected that the Commission will become operational shortly.

Provincial Government of Balochistan *vide* their No. SO(H)3-1 (PPSC)/ 2004/164760, dated 11th November 2005 have also notified a Selection Panel for Independent Members of the Provincial Public Safety and Police Complaints Commission.

However, necessary action by the other three provincial governments is still awaited.

48. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 24-10-05 at 11.40 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of children of the age upto 5 years, 5 to 10 years and 10 to 15 years in various jails in the country at present;

(b) whether it is a fact that a six yeas old girl has recently been arrested and is languishing in Wana Prison on Terrorism charge?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: The requisite information is being collected from the quarters concerned, which will take some time. As soon as it is received, the same will be placed before the House.

49. ***Mr. Mouhim Khan Baloch:** (Notice received on 24-10-05 at 12.30 p.m.)

Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that irregularities have been committed in the recent departmental promotions of the employees by the Incharge Engineer Assistant of the works department of Pakistan Railways, Nawab Shah, if so, the details thereof;

(b) the names and length of service of the employees of the said section who have been promoted recently indicating also the procedure adopted for the same;

(c) whether it is also a fact that the employees were promoted against the posts which had actual not fallen vacant at the relevant time; if so its reasons; and

(d) *the steps taken to control such irregularities/malpractices in the said department?*

Mian Shamim Haider: (a) No irregularities have been committed in recent promotion of staff under Assistant Engineer, Nawabshah.

(b) The name of the only employee who has been recently promoted as Works Mate is Mr. Mushtaque Ahmad S/o Qutab Din. As per seniority list of Works Muawans in Nawabshah Sub-Division, Mr. Mushtaque Ahmed S/o Qutab Din is senior most. His length of service is 29 years 04 months. As per procedure senior most muawan is promoted as Works Mate, Mr. Mushtaque Ahmed was thus, promoted on the basis of his senior most position in Nawabshah Sub-Division.

(c) It is fact that promotion orders of Mr. Mushtaque Ahmed S/o Qutab Din as Works Mate were issued against the post which was likely to fall vacant *w.e.f.* 5-11-2005. Actually the orders to fill the vacancies are issued and arrangements for posting of staff are made in advance in the best interest of Administration. However, the transfer/posting orders are effected on the date on which post falls vacant.

(d) No irregularity has been committed. However, all concerned have been directed to adopt proper procedure/policy and avoid irregularities in transfer/ promotion.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

10. **Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 23-09-05 at 1.20 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a ban has been imposed on recruitment of officers and Khateebs in Religious Instruction Section of Pakistan Army; and

(b) the number of officers and Khateebs recruited in the said section during the last five years with year-wise details?

Rao Sikandar Iqbal: The information is being compiled. Which will be placed on the table of next Rota Day.

11. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 24-09-05 at 3.20 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state the number of persons working in PIA with group-wise and province-wise break-up?

Rao Sikandar Iqbal: The requisite information is annexed.

Annexed

DOMICILE / PAYGROUP WISE SUMMARY OF PIA EMPLOYEES

DOMICILE	SPL	CC	X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I	Grand Total
AZAD KASHMIR	0	9	0	1	11	6	17	43	56	125	20	2	290
BALOCHISTAN	0	12	1	4	26	12	65	133	170	191	37	4	655
N.W.F.P	0	54	2	18	67	42	183	246	527	828	84	11	2062
NORTHERN AREAS	0	7	0	0	2	6	17	43	52	78	8	0	213
PUNJAB	5	393	24	94	372	233	1152	1303	1675	2530	235	22	8038
SIND (RURAL)	1	49	5	16	100	70	234	356	559	524	54	11	1979
SIND (URBAN)	6	117	7	43	193	135	676	748	1015	2025	164	8	5137
Grand Total	12	641	39	176	771	504	2344	2872	4054	6301	602	58	18374

Excluding : Local employees at foreign stations = 367

12. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:**
3.20 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of officers in PIA with province-wise break-up;

(b) the number of the said officers promoted during the last five years with province-wise break-up; and

(c) the number of officers appointed in PIA on contract during the last five years with province-wise break-up?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Number of officers in PIA, with province-wise break-up is attached as Annexure-A.

(b) The number of officers, promoted during last five years in placed as Annexure-B.

(c) The number of contract officers appointed on contract in PIA during last five years is placed as Annexure-C.

Annexure-A

OFFICE'S IN PIA WITH PROVINCE WISE BREAK UP

DOMICILE	SPL	CC	[illegible]	IX	VIII	VII	VI	V	Grand Total
AZAD KASHMIR	0	9	0	1	11	6	17	43	87
BALOCHISTAN	0	12	1	4	26	12	65	133	253
N.W.F.P	0	54	2	18	67	42	183	246	612
NORTHERN AREAS	0	7	0	0	2	6	17	43	75
PUNJAB	5	393	24	94	372	233	1152	1303	3576
SIND (RURAL)	1	49	5	16	100	70	234	356	831
SIND (URBAN)	5	117	7	43	193	135	676	748	1924
Grand Total	11	641	39	176	771	504	2344	2872	7358

Annexure-B

OFFICERS PROMOTED DURING THE LAST FIVE YEARS WITH PROVINCE-WISE BREAK UP

DOMICILE	SPL	CC	X	IX	VIII	VII	VI	Grand Total
AZAD KASHMIR	0	1	0	1	4	4	7	17
BALOCHISTAN	0	6	1	1	9	7	18	42
N.W.F.P	0	19	2	7	26	26	48	128
NORTHERN AREAS	0	3	0	0	0	3	7	13
PUNJAB	3	146	15	53	121	135	288	761
SIND (RURAL)	1	20	4	8	27	48	58	166
SIND (URBAN)	4	45	4	24	52	82	107	318
Grand Total	8	240	26	94	239	305	533	1445

Annexure-C

OFFICERS APPOINTED IN PIA ON CONTRACT DURING LAST FIVE YEARS WITH PROVINCE - WISE BREAK UP

DOMICILE	SPL.	CC	X	IX	VII	VI	Grand Total
AZAD KASHMIR	0	0	0	0	0	2	2
BALOCHISTAN	0	0	0	0	0	6	6
N.W.F.P	0	0	0	0	0	29	29
NORTHERN AREAS	0	1	0	0	0	1	2
PUNJAB	1	0	3	3	1	90	98
SIND (RURAL)	0	0	0	0	1	29	30
SIND (URBAN)	0	0	2	2	2	71	77
Grand Total	1	1	5	5	4	228	244

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Presiding Officer: Thank you. That brings us to the end of Question Hour. Now we will take up the leave applications.

جناب امان اللہ خان جدون وفاقی وزیر پیٹرولیم و قدرتی وسائل نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا پر آج مورخہ 16 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

میر محمد نصیر مینگل وزیر مملکت برائے پیٹرولیم و قدرتی وسائل نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کراچی میں ہیں۔ اس لئے آج مورخہ 16 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب بابر خان غوری وزیر جہاز رانی و بندرگاہیں نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر جا رہے ہیں اس لئے مورخہ 16 نومبر تا اختتام حالیہ اجلاس شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں صرف آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ وزراء جو سینیٹ کے ممبر بھی ہیں ان کی درخواست میں یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اطلاع دے رہے ہیں کہ ہم نہیں آسکیں گے، چونکہ وہ ممبر بھی ہیں تو ان کو leave لینی چاہیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، Members کو leave لینی پڑتی ہے نہ کہ منسٹر کو۔ یہ روایت ہے آپ جس پارلیمنٹ میں بھی دیکھیں، صرف یہاں کی بات نہیں ہے کہ new tradition should be created that the Ministers are bound to take a leave from the august House, even if they are the member they become Minister they are not written in terms Minister from Senate or Minister from National Assembly.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی پروفیسر غفور صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جناب چیئرمین! یہ خبر آئی ہے کہ جدہ میں جو لوگ consulate میں اپنے پاسپورٹ کے حصول کے لئے یا کسی اور کام کے لئے جاتے ہیں تو وہاں

کمرہ بہت چھوٹا ہے، وہاں باقاعدہ لڑائیاں ہوتی ہیں۔ پرسوں وہاں سر پھٹے ہیں اور لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ Consulate General نے یہ کہا ہے کہ ہم نے کئی مرتبہ حکومت پاکستان سے یہ کہا ہے کہ یہ ہال بہت چھوٹا ہے، اس کی توسیع ہونی چاہیے، کوئی بڑی جگہ ملنی چاہیے۔ میں آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ اگر ایک perpetual difficulty وہاں ہے کہ جھگڑے ہوتے ہیں، ہماری بدنامی کا باعث ہے۔ کم از کم انہیں اس بات کو دیکھنا چاہیے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now we will come to item No. 3. Senator Ayaz Mandokhail may move item No. 3.

PRESENTATION OF REPORT

Senator Ayaz Khan Mandokhail: Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on a point of order raised by Senator Hameed Ullah Jan Afridi on the issue of leasing out of the green belt between F-6 and F-7 Sectors of Islamabad by the C.D.A., be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on a point of order raised by Senator Hameed Ullah Jan Afridi on the issue of leasing out of the green belt between F-6 and F-7 Sectors of Islamabad by the C.D.A., be condoned till today.

(The motion is carried)

Mr. Presiding Officer: Senator Ayaz Mandokhail may move item No.4.

Senator Ayaz Khan Mandokhail: I hereby present report of the Standing Committee on a point of order raised by Senator Hameed Ullah Jan Afridi on the issue of leasing out of the green belt between F-6 and F-7 Sectors of Islamabad by the C.D.A.

Mr. Presiding Officer: The report stands presented. Now, we will pass on to---Yes.

POINTS OF ORDER

RE: PREPLANNED OPENING OF LOC.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! NATION میں یہ خبر آئی ہے

heading ہے Karamat terms LOC opening pre-planned خبر یہ ہے کہ Pakistan Ambassador in the USA Gen(R) Jehangir Karamat has said that the decision to open crossing points on LOC had been taken much earlier then the October 8th earthquake. جناب والا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ LOC کے مسئلے کے بارے میں ، کشمیر کے مسئلے کے حل کے بارے میں بار بار سینیٹ اور اسمبلی میں یہ بات اٹھائی گئی ہے کہ اس قومی اہمیت کے مسئلے پر ایک متفق علیہ پالیسی آج تک persue کی گئی ہے لیکن اب fundamental departures کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں کچھ نہیں پتا کہ کیا طے کیا جا رہا ہے کیا طے کر لیا گیا ہے ' کیا چیز pre-planned ہے ' کسی کو اعتماد میں نہیں لیا جا رہا ہے' اب disaster کو بنیاد بنا کر یہ کیا گیا ہے یہ جو پانچ پوائنٹ کھولے جا رہے ہیں یہ انسانی ہمدردی' divided families اور متاثرہ خاندانوں کو سہولت فراہم کرنے کے لئے ہیں لیکن امریکہ میں ہمارا سفیر یہ کہہ رہا ہے کہ نہیں یہ pre-planned تھا اس کا زلزلے سے کوئی تعلق نہیں۔ میں جاننا چاہوں گا کہ سارے حقائق سینیٹ کے سامنے اور پارلیمنٹ کے سامنے لائے جائیں اور اس طرح یعنی ایک concealed انداز میں جو چیزیں ہو رہی ہیں خدا کے لئے اس سے ملک کو بچائیے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ ۔ رضا ربانی صاحب ۔میرا خیال ہے before we

pass on to item No.5

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین! یہ جو بات پروفیسر صاحب نے ابھی کی ہے مجھے بھی یہ بات نہایت افسوس کے ساتھ کہنی پڑ رہی ہے کہ اگر آپ کی توجہ اس طرف ہو تو جس دن سے یہاں پر زلزلے کی تباہی پر بحث شروع ہوئی ہے' اس دن سے بہت سے اہم سوالات اور بہت سی اہم چیزیں سامنے آئی ہیں لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ حکومت کی طرف سے کسی قسم کا کوئی ردعمل یا reaction اس پر نہیں ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی پروفیسر صاحب نے یہ بات رکھی کہ ہمیں یا پوری قوم کو یہ بتلایا گیا کہ LOC کا جو مسئلہ ہے وہ زلزلے سے linked ہے۔ پاکستان کا سفیر واشنگٹن میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ pre-planned تھا اس کا زلزلے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ قوم کو گمراہ کرنے کی بات ہے۔ لہذا آپ سے میری یہ استدعا ہے کہ آپ Minister for Foreign Affairs کو پابند کریں کہ وہ کل ایوان میں آ کر اس بات کا جواب دے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات ذرا آپ بھی یہ club together کرلیں یہ تمام اپنی observations۔ میں دو منٹ لوں گا۔ دوسری بات پرسوں سینیٹر عبداللہ ریاڑ صاحب نے اٹھائی تھی اور وہ بڑی اہم بات تھی اور ہم نے دانستہ طور پر کل کا دن حکومت کو دیا تھا کہ شاید حکومت کی طرف سے کوئی جواب آ جائے۔ سینیٹر ریاڑ صاحب نے یہ بات کہی تھی کہ جو criteria ہے یا جو qualification یا specifications وہ tents کی تبدیل کردی گئی ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے کیونکہ اب کپڑا مختلف استعمال ہو رہا ہے اب کینوس استعمال نہیں ہو رہا اور دوسرا کپڑا استعمال ہو رہا ہے' تو لہذا وہ water proof نہیں رہیں گے اور یہ کسی ایک وزیر کی ایماء پر کیا گیا ہے لیکن اس کا بھی کوئی جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میں آپ سے پھر استدعا کروں گا کہ آپ حکومت کو پابند کریں کہ کل وہ اس ایوان میں آ کر اس بات کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین! تیسری بات جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ تیسری بات جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم نے پہلے دن سے جیسے ہی earthquake کا مسئلہ شروع ہوا' میں نے یہ بات پارٹی کی طرف سے اور اپوزیشن کی

طرف سے کہی کہ اگر آپ کو transparency رکھنی ہے اور یقیناً آپ کی حکومت کی بنیاد transparency پر ہے تو جو فنڈ جمع کیا جا رہا ہے' جو فنڈ اکٹھا ہو رہا ہے اس فنڈ کو ایک account کے تحت State Bank میں جمع کیا جائے اور By-partisan Parliamentary Committee اس فنڈ کی monitoring کرے۔ یہ بات متحدہ اپوزیشن نیشنل اسمبلی میں بھی کرتی رہی۔ یہ بات ہم Press Conferences میں بھی کرتے رہے' یہ بات ہم یہاں پر بھی کرتے رہے۔ پھر حکومت کے کانوں پر اس بارے میں جوں تک نہیں رینگی لیکن آج جناب چیئرمین صاحب ایک leading English اخبار میں یہ بات شائع ہوئی ہے کہ donors نے یہ بات کہی ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ 19 تاریخ کی کانفرنس successful ہو تو اس وقت یہ لازم ہو گا کہ فنڈ کی handling میں transparency پیدا کریں اور اس transparency کو پیدا کرنے کے لیے انہوں نے کہا کہ جہاں پر پارلیمانی review ہوگا' وہاں پر پارلیمانی review بھی ہو اور اس کے ساتھ اے جی پی آر بھی اس کا audit carry out کرے لیکن مجھے یہ بات افسوس سے کہنا ہوگی کہ حکومت نے اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر یہ بات کرتے ہیں کہ جناب Prime Minister نے Floor of the National Assembly پر ایک پارلیمانی کمیٹی کی بات کی تو میں اس کا جواب سینیٹ کے فلور سے یہ دینا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ وہ پارلیمانی کمیٹی نہیں ہے۔ وہ اگر ہے تو وہ National Assembly کی کمیٹی ہے کیونکہ جو composition Prime Minister نے دی ہے اس میں سینیٹ کا کوئی فرد بھی نہیں ہے' پہلی بات اور اگر پارلیمانی کمیٹی ہوتی ہے پھر دونوں ایوانوں کی پارلیمانی کمیٹی بنتی ہے ورنہ اگر ایک ایوان کی کمیٹی ہو وہ پھر اس ایوان کی کمیٹی ہے۔ اس پر سونے پہ سہاگہ یہ ہے کہ آج Prime Minister کا بیان مختلف اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ اگر Opposition نہیں بھی ہوگی تو بھی ہم پارلیمانی کمیٹی کو آگے لے کے چلیں گے۔ اگر وہ one sided بات آگے لے کے چلنا چاہتے ہیں تو بے شک لے کے چلیں۔ پہلے بھی انہوں نے اپوزیشن کے gesture کو set aside کیا اور اپوزیشن کو اس اہم موقع پر ساتھ لے کے نہیں چلے۔ یہ ان کا رویہ ہے تو پھر اپوزیشن بھی اس بات پر غور کرے گی کہ اس مسئلہ پر کیا رد عمل دینا ہے۔ کیا وہ اس کمیٹی میں شامل ہوگی یا نہیں ہوگی۔ Prime Minister کے اس رویے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مشترکہ

اپوزیشن National Assembly کی بھی اور سینیٹ کی بھی اپنا لائحہ عمل اگلے چند دنوں میں طے کرے گی۔

آخر میں جناب چیئرمین! میں یہ پھر چاہوں گا کہ آپ کی طرف سے حکومت کو stricture پاس ہو۔ جناب سینیٹر اسفند یار ولی صاحب نے اس بات کی نشان دہی بھی کی اور یہاں سے observation آئی چیئر سے کہ یہ ہونا چاہیے لیکن آج بھی جناب چیئرمین! اگر آپ دیکھیں تو پہلے دن سے لے کے آج تک galleries خالی ہیں۔ galleries کے اندر نہ جو so-called Reconstruction authority بنی ہے اس کا کوئی آدمی موجود ہے۔ اگر کوئی بیٹھا ہوا ہے تو وہ آج آیا ہے اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو کس level کا ہے There is not a single person either from the Federal Relief Commissioner or from the Authority who has been here eversince the debate has been going on. اگر آج کوئی آ کے یہاں پر صاحب بیٹھے ہیں تو وہ ایک الگ بات ہے جبکہ تمام کی تمام بحث ہو چکی ہے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپنے protest کو register کروانے کے لیے حکومت کے اس رویے کے خلاف ہم token walk out کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر متحدہ اپوزیشن نے علامتی واک آؤٹ کیا)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! Leader of the Opposition نے یہاں چار نکات اٹھائے ہیں۔ جہاں تک ان چار نکات کا تعلق ہے، دو چیزیں آپ کے اور اس معزز ایوان کے سامنے آئی ہیں کہ یہ debate جو شروع ہے، ابھی تک یہ proposals ہیں، ان کے point of view سے جو relief اس زلزلے کے حوالے سے ہے اس میں انہیں تضادات نظر آئے ہیں، transparency نظر نہیں آئی۔ ابھی تو debate جاری ہے اس کا conclusion ہوگا۔ روایات ہیں کہ debate کے دوران دونوں اطراف سے، across the divide ممبر صاحبان اپنے point of view سے معزز ایوان میں آگاہی دیتے ہیں۔ جن کو اعتراضات ہوتے ہیں وہ اعتراضات کرتے ہیں، جن کی کوئی تجاویز ہوتی ہیں وہ تجاویز دیتے ہیں یا اس طریقہ کار سے ایک پالیسی کو بنانے، streamline کرنے کے لیے یہ صورتحال پیش کی جاتی ہے۔ زلزلے کے

حوالے سے اس ایوان کی discussion ابھی ابتداء ہی میں ہے اور وہ "افسوس" کے لفظ سے ہمیشہ شروع کرتے ہیں اور اس میں سے نقائص نکال کر اس کو مسترد کر دیتے ہیں پھر آخر میں فرماتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا، نقصان ہو گیا۔

اب LOC کے حوالے سے انہوں نے بات کی، transparency کے حوالے سے بات کی، آفیسرز کا ان گیلریوں میں ہونا متعلقہ وزارتوں کی بات کی ہے تو اس حوالے سے میں یہ بات itemwise بیان کروں گا کہ فنڈز کے طریقہ کار کا transparent ہونا جو ملکی سطح سے یا بین الاقوامی سطح سے اس ہولناک زلزلے کی تباہ کاری کے حوالے سے آرہا ہے تو اس میں انہوں نے transparency کی بات کی ہے۔ متعلقہ تمام ادارے جو اس کو deal کر رہے ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کی دسترس میں ہیں اور اس کے زیر ہیں۔ اس طریقہ کار سے اگر وہ فنڈ استعمال ہو رہا ہے۔ حقیقت میں صدر صاحب نے کئی دفعہ یہ قوم سے خطاب میں بھی کہا، ہر روز کہا اور وزیر اعظم صاحب بھی ہر روز یہ کہتے ہیں کہ جو فنڈ بین الاقوامی ممالک سے آرہا ہے یا ملک کے اندر سے اکٹھا ہو رہا ہے یقیناً اس کی جانچ پڑتال ہو گی، ہر حوالے سے ہو گی۔ ہر چیز کا ایک طریقہ کار ہے۔ جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے اس کے ادارے موجود ہیں اور اس لیے ان کی موجودگی میں President's Relief Fund میں جو پیسہ آ رہا ہے تو وہ Government of Pakistan کے پاس آ رہا ہے اور وہ فنڈز known ہیں ۔ اگر ان کو خرچ کیا جائے گا تو اس کا آڈٹ بھی ہو گا، اس کی جانچ پڑتال بھی ہو گی کہ کہاں ہو رہا ہے، کہاں نہیں ہو رہا۔

جو دوسرا اہم point انہوں نے اٹھایا ہے کہ LOC پر پوسٹیں کھولی جا رہی ہیں اور ایک سفیر نے یہ بیان دیا ہے کہ وہاں پر اس ہولناک زلزلے سے قبل یہ صورتحال in making تھی کہ یہ کھولی جائیں گی تاکہ کشمیریوں کے درمیان باہمی طور پر ایک دوسرے کے رشتہ دار ہونے کے حوالے سے، ایک ہی قوم برادری ہونے کے حوالے سے وہ اپنے دکھ سکھ میں شامل ہوں یا ان کو میل ملاپ میں آگے بڑھایا جائے اور پھر زلزلے کے حوالے سے یہ نہیں کھولی گئیں، اس حوالے سے سفیر صاحب نے یہ فرمایا تو میں سمجھتا ہوں کہ قبل ازیں کہ ایک چیز کو وضاحت سے ہم بیان کریں ان کا یہ حق ہے کہ یہ اعتراضات ضرور کریں لیکن اس میں بھی ایک طریقہ کار ہے، یہ انتظار تو کریں کہ جب اس کی rebuttal آئے گی، ان کے اعتراضات کا ہم جواب دیں گے تو at

the closure of the debate پر ہوتا ہے - یہ میں نے کہیں نہیں دیکھا کہ درمیان میں سے ہر آدمی اٹھ کھڑا ہو، ہر وزیر اٹھ کھڑا ہو، اس کو بلا لائیں اور interruption ہو جائے، this has never been traditional in any part of the world in Parliament proceedings. یہ known parliamentarian تو ہیں، well versed ہیں اور اس وقت تیسرا یا چوتھا point جو انہوں نے اٹھایا ہے کہ .anybody from any Ministry are relieved جو میں کہتا ہوں کہ Additional Secretary صاحب آئے ہیں، ایک بات اور بھی ہے، میں اس سے آگے جانا چاہتا ہوں۔ میں ہر روز سنتا رہتا ہوں، تاکہ یہ bone of contention---- دیکھیں جی آپ بیٹھیں، آپ تشریف رکھیں - آپ تو سمجھدار ہیں، you know the rules. Interruption ان کا کام نہیں ہے چونکہ یہ well versed ہیں in the rules and everything اور پھر Leader of Opposition ہیں۔ ہم ان کی بات سنتے ہیں بڑے دھیان سے تو کچھ یہ بھی خیال رکھیں - اب بات یہ ہے کہ یہ چار وزیر ہیں، میں ہوں Cabinet کا اور Finance Secretariat کا، ہر روز میں پہلے آتا ہوں، آخر میں جاتا ہوں اور ہر چیز record میں آ رہی ہے۔ آج کے حوالے سے میں آپ کو بتا دوں، I met the Prime Minister, we discussed this issue, تقریباً پون گھنٹہ لگا اور پھر اس حوالے سے بھی بات ہوئی ہے کہ پارلیمانی لیڈران پر مشتمل ایک خاص کمیٹی بنادی جائے تاکہ وہ supervise کرے اس چیز کو۔ اب بات یہ ہے کہ it will take years for reconstruction and rehabilitation. اب اپنے لیڈران کو اگر یہ نہیں مانتے، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کا سربراہ مخدوم امین فہیم ہے اور پارلیمانی لیڈر بھی وہی ہے۔ اگر وہ اس کمیٹی میں شامل ہوتے ہیں، supervisory role ہوگا جس کا، checking role ہوگا، اگر اس کو نہیں مانتے تو پھر تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہاؤس کی representation وہاں نہیں ہوگی یا اب ایم ایم اے کے یہاں معزز اراکین ہیں، ایک خاص جماعت کے ہیں، ان کے لیڈران قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن، دو لوگ ہیں۔ ایم ایم اے کے فی الحال سربراہ قاضی حسین احمد ہیں۔ اگر ان کو اس کمیٹی کا رکن بنا دیا جاتا ہے تو اس حوالے سے کیسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایم ایم اے کی representation نہیں ہے اور یہاں جو معزز اراکین اس حوالے سے ہیں اور ان کو exclude کردیا گیا ہے، Upper House سے ان کی representation نہیں ہوئی لہذا وہ کمیٹی صرفہ

نیشنل اسمبلی کی ہے۔ اگر یہ بات ہے یا interpretation یہ ہے' اب چوہدری شجاعت حسین صاحب ہیں پاکستان مسلم لیگ (ق) کے اگر وہ اس کمیٹی کے رکن ہیں اور اسی طریقہ کار سے پاکستان پیپلز پارٹی کے شیرپاؤ صاحب ہوجاتے ہیں یا راؤ صاحب ہو جاتے ہیں تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ this House is being excluded from the representation of that Committee, that is going to happen, اور پھر وزیر اعظم کئی دنوں سے لگے ہوئے ہیں ان کے ساتھ' ان کے لیڈران کے ساتھ صلاح مشورہ کرتے رہے ہیں کہ اس قسم کی کمیٹی بنانے کے لیے ہم تیار ہیں۔ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ ہم نہیں بنا رہے اور وہ کوشش میں ہیں کہ کسی طریقے سے یہ کمیٹی بن جائے اور یہ ذمہ داریاں سنبھال لے تاکہ transparency پر کسی کو شک نہ ہو۔ زلزلے کی جو ہولناک تباہ کاری ہے' زلزلے کے جو اثرات ہیں ان کو mitigate کرنے کے لیے' ان کو combat کرنے کے لیے اور لوگوں کی تکالیف redress کرنے کے لیے' جو متاثرین ہیں اس میں کماحقہ طور پر پوری طرح سے جدوجہد اور ایک طریقہ کار سے اس کو deal with کیا جائے' redressal کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز Leader of Opposition is in hurry. وہ وقت سے پہلے ہر چیز کو پکڑنے کی کوشش میں ہیں تاکہ جتنا زیادہ سے زیادہ اس میں filth ہو سکے' ہر چیز متنازعہ بن سکے' اس کو لایا جائے۔ اس طریقے سے یہ جو چار points انہوں نے اٹھائے ہیں' یہ قبل از وقت اپنا فیصلہ سنا چکے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، نہیں جناب! سنیں۔ When he has said it out right now, this is a very serious matter کہ اس میں کون سی hurry آپ کو بھی ہے جناب! اور جب باتیں کرتے ہیں بڑی طویل اور اس طریقہ کار سے دوسروں کو یہ منفی کرنے کی کوشش میں ہیں تو ان کو بھی سننا چاہیے کہ our Leader of Opposition on the floor of the Senate is in hurry or before time. The thing has not come to its end and he has started. تو میں عرض کروں گا کہ کم از کم یہ حوصلہ رکھیں جب یہ debate wind up ہوگی اس میں تمام جو concerned ministers ہیں وہ اپنی طرف

سے اس کو پوری طرح جواب دیں گے اور جو یہاں پر اگر کوئی lapses ہمیں نظر آئیں تو آج بھی وزیر اعظم صاحب اس پر پوری طرح مطمئن تھے کہ ان کو آگاہی دی جا رہی ہے جو معزز رکن یہاں تقریر کرتا ہے، اچھی تجویز دیتا ہے، ہم لے رہے ہیں اور ان کو feed back جا رہا ہے اور ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس طریقہ کار سے میں اس معزز ایوان کو یہ گزارش کروں گا کہ ابھی حوصلے میں رہیں، مہربانی کریں، جلدبازی کی کوئی ضرورت نہیں، کچھ دنوں تک یہ debate end کو پہنچے گی، اس کو reply back کریں گے اور جو آپ کے خدشات ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ اس حوالے سے آپ کے سامنے وہ حقیقت پیش کریں تاکہ وہ خدشات جو اس معزز ایوان کے ممبر صاحبان کے ہیں ان کو دور کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Rabbani sahib can I just speak. Now, what you said is totally you remained to the Motion moved by the Leader of the House. Thus all your objections now raised, we will put it to, next speaker is Mr. Mushahid Hussain, he will settle to all what you have said and you will certainly have the right

of rebuttal, دیکھیں اگر ایسی cross talk چلتی رہی------

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! cross talk کی بات نہیں ہے،

the honourable Minister for Parliamentary Affairs has named me and therefore, it is myright to have a right of reply and Mr. Mushahid can make his observations when he is called upon by.........

Mr. Presiding Officer: I think he is the right person to make his observation.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I would be very brief, I will not carry on a harangue like the honourable Minister for Parliamentary Affairs.

First of all let me set the record straight that today he wants us to be grateful that there is a Joint Secretary or an Additional Secretary of a Bureau which is headed by an Army Officer because the civilians are considered incompentent, he has graced this House after four days of continuous debate. I am sorry, I cannot on behalf of the Opposition show my gratitude to him that today a Joint Secretary has graced this House after a four day debate.

He also tried to show that there is a dissent amongst the political parties, that is totally out of context. I think the Prime Minister if he is going on the advice of the Minister for Parliamentary Affairs, no wonder, he is making these mistakes and he is falling into pitfalls. Yes, Makhdoom Amin Faheem is the President of the Parliamentarians. Yes, Qazi Hussain Ahmed is the Ameer of the Jamaat-e-Islami then let that be known as a committee of political parties but don't misguide the world and we know why are you misguiding the world. This news item is present today where all the donors - the World Bank, the Asian Development Bank and the donor countries have said that there is to be Parliamentary supervision and that is something which is lacking. I did not want to go into detail. They have gone to the extent of saying that the functioning of the Public Accounts Committee is lacked by time and therefore, that has to be improved. So, you are talking about a Parliamentary Committee to satisfy the international donors. So, don't try and mislead the people, don't try and mislead the foreign donors. We know that very well. Makhdoom Amin Faheem is our representative and I am sure the Jamat-e-Islami owns

Qazi Hussain Ahmed but then call it as a Committee of all political parties in Pakistan. Don't say it is a Parliamentary Committee in order to satisfy the donors who are coming here. So, therefore, let us keep the record straight and I think that I would conclude on this note.

Mr. Presiding Officer: So, we are on item No.4 and before Mr. Mushahid Hussain.........

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: I wish you could allow me to complete my sentence. I was saying and I am saying it again that before I call Mr. Mushahid Hussain, Mr. Ahmed Ali would make a brief comment.

Senator Dr. Abdullah Riar: Mr. Chairman, on a point of order, sir. I have been requesting, Mr. Presiding Officer to allow me on a point of order for the last so many minutes. I need it, sir, just briefly.

Mr. Presiding Officer: Please, please.

Senator Dr. Abdullah Riar: As I have indicated three days ago,.....

Mr. Presiding Officer: After raising point of order you don't take the floor yourself. I have heard what you said.

سینیٹر ڈاکٹر عبداللہ ریاڑ، جناب! آپ مجھے بولنے ہی نہیں دیتے اس لیے مجھے اونچا بولنا پڑتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، نہیں نہیں نہ اونچا بولیں ۔ I will give you a chance اس کے بعد آپ بول لیں۔

سینیٹر احمد علی ، جناب چیئرمین! دو دن پہلے ہمارے معزز سینیٹر نے ایک ٹینٹ

کے بارے بات کی تھی۔ میں as a textile man اس چیز کو جاننا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی اس ٹینٹ کو sub grade, sub standard کرکے لیا گیا ہے۔ یا واقعی اگر انہوں نے لیا ہے تو کیا اس کی قیمت بھی انہوں نے کم کی ہے یا اسی قیمت پر sub standard چیز لی جا رہی ہے۔ وزیر صاحب تو آئے نہیں ہیں: میں نے کل بھی کہا تھا کہ وزیر صاحب نہیں آتے، اس کا جواب نہیں آ رہا۔ برائے مہربانی کسی سے کہیں کہ اس کا جواب دیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے۔

Mr. Presiding Officer : Mr. Abdullah Riar, and you will stick to your promise of day before.

سینیٹر ڈاکٹر عبداللہ ریاڑ ۔ بالکل مختصر میں بڑے تحمل اور بڑے ادب سے گزارش کر رہا ہوں کہ تین دن پہلے -----

Mr. Presiding Officer : And low tone also.

RE: SPECIFICATIONS OF THE CLOTH FOR WATER PROOF TENTS

سینیٹر ڈاکٹر عبداللہ ریاڑ ۔ جناب میں اور دھیما ہو جاتا ہوں۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے جو International established standard of a water proof tent ہوتا ہے اس میں کینوس کا کپڑا ہوتا ہے جس میں ایک specific space face ہوتی ہے اور اس میں ایک specific thickness of liquid paraffin apply threading کیا جاتا ہے۔ اس ٹینٹ کے ساتھ 180 to 200 gram کی thickness ground sheet ہوتی ہے۔ جناب یہ international standard ہے۔ پاکستان میں اس کی manufacturing ہوتی ہے۔ UNDP نے یہ tender 20 اکتوبر کو float کیا تھا ان relief camps کے لئے مگر ہماری حکومت کے پاس اتنا پیسہ تھا کہ انہوں نے یہ اعلان کروا دیا کہ کسی انٹرنیشنل donor کو بھی یہ ٹینٹ نہ دیئے جائیں جب تک ہم اپنے ٹینٹ procure نہیں کر لیتے۔

جناب چیئرمین! وزیراعظم سیکرٹریٹ نے جو تبدیلیاں کیں ہیں specification میں and I say it with the degree of authenticity on the behest of Minister of

textile to satisfy the filled goodowns of *(Zeen Kapra)* in the Faisalabad factories وہ ٹیکسٹائل کی leverage پر انہوں نے کینوس کو زین کے کپڑے کی specification میں تبدیل کروایا ہے۔ liquid paraffin کی جو thickness ہونی چاہیئے for water proofing of the tent اس کے criteria کو change کیا گیا ہے۔ ground sheet جی کی thickness 180 grams ہوتی ہے to protect from the rest of the pressure of the weather اس کو 180 سے 60 گرام کیا گیا ہے۔ میں نے اس دن تفصیلات اس لئے نہیں دی تھیں کہ کوئی معزز وزیر نہیں تھا اور اگر کل نہیں ہوگا تو اس کی further تفصیلات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی کہ کس کو کتنا benefit ملا ہے۔ اگر وزیر صاحب آکر جواب proper طریقے سے نہیں دیتے تو ہمیں زیادہ تفصیل دینی پڑے گی۔ جس کو آپ معزز لوگ کہیں گے کہ گند اچھالا جا رہا ہے۔

Mr. Presiding Officer : For the time being Niazi sahib.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب چیئرمین! اس طریقہ کار سے جو انہوں نے بات کی ہے کہ سب سٹینڈرڈ ٹینٹ کا کپڑا ہے تو

after two or three days I will get all the information and to the concerned Minister I will request him to come.

Mr. Presiding Officer : Now I will request Mr. Mushahid sahib. Let us carry on with the debate.

سینیٹر پروفیسر ساجد میر : جناب چیئرمین! اگر مجھے کامل علی آغا کی نظر سے دیکھا جائے تو میں بالکل خوبصورت نہیں ہوں۔ میری ایک چھوٹی سی بات ہے۔ ہمارے ایک وزیر صاحب نے بڑا قصیدہ پڑھا ہے۔ MRP کی شان میں۔ میں اپنا personal experience بتانا چاہتا ہوں کہ دو دفعہ میں باہر سے آیا مشینوں نے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ کو پڑھنے سے انکار کر دیا۔ عملہ پریشان تھا میں نے کہا بھئی میرے ساتھ ہی ہوا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں ایسے ہوتا ہی رہتا ہے تو look at this matter

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جناب مشاہد صاحب ۔

FURTHER DISCUSSION ON THE MOTION RE: SITUATION ARISING OUT OF THE EARTHQUAKE OF 8TH OCTOBER.

Senator Mushahid Hussain Sayed : Thank you for giving this opportunity. I think we have heard so far very constructive and very positive debate on an issue which is of paramount importance because this is the biggest national calamity in Pakistan's history and one thing which has emerged is that people of Pakistan

پاکستان کے عوام، پاکستان کے نوجوان ہیں، پاکستان کی این جی اوز، پاکستان کی حکومت، پاکستان کی سیاسی جماعتیں، پاکستان کی مسلح افواج، پاکستان کی خواتین، پاکستان کے ڈاکٹرز سب نے they arose to the occasion اور اس سلسلے میں، کریڈٹ جاتا ہے ہمارے عوام کو اور ہمارے لوگوں کو کیونکہ ایک تاثر پایا جا رہا تھا، اخبارات میں بھی آتا تھا کہ اس قوم کے دانے مک چکے ہیں۔ لوگوں میں جان نہیں ہے اور issues پر کوئی stand نہیں لیتے۔ They are not moved for anything. I think this crisis, this calamity, this catastrophe which came all of a sudden. اس میں سب نے show کیا ہے۔ کل میں دیکھ رہا تھا بڑی اچھی تقریر تھی اسفندیار ولی صاحب کی بھی۔ میں خود بھی تقریباً ہر جگہ گیا ہوں۔ سب نے اپنا role play کیا ہے۔ سیاسی جماعتوں کا آپ دیکھ لیں۔ جنہیں ہم جہادی کہتے ہیں they led from the front جنہیں ہم کہتے ہیں کافر انہوں نے بھی مظلوم مسلمانوں کی help کی۔ سب آئے۔ جناب چیئرمین! جو متاثرین زلزلہ ہیں ان کے لئے relevant نہیں ہے کہ امداد دینے والا وردی میں ہے یا civil کپڑوں میں ہے۔ ڈاڑھی والا ہے یا clean shave ہے۔ کافر ہے یا مسلمان ہے۔ کالا ہے یا گورا ہے۔ They want relief and whoever provides relief. انسانیت کے نام پر they should be welcomed. اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ کراچی سے لوگ آئے۔ ہم نے خدمت خلق فاؤنڈیشن کو دیکھا۔ ہم نے جماعت اسلامی کے الخدمت والے دیکھے۔ ,ANP

PML(N) and PPP والے ہم نے دیکھے۔ عید کے دن ہم باغ گئے۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب نے پہلے فیصلہ کیا تھا کہ عید ہم باغ میں گزاریں گے۔ نماز پڑھی تو لیاقت بلوچ صاحب ایک طرف تھے۔ PPP کے سردار سوار خان دوسری طرف تھے۔ سب اکٹھے مل کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اس وقت اس issue پر میرا خیال ہے کہ non-issues کی debate نہیں ہونی چاہیے کہ civilian یا ملٹری۔ اپوزیشن کے کچھ دوستوں نے کہا کہ elected representatives ہونے چاہئیں۔ ان کو role کیوں نہیں دیا گیا؛ کل اسفندیار ولی صاحب نے کہا کہ صرف elected representatives کو نہیں ہونا چاہیے ان کے جو دوسرے لوگ ہیں ان کو بھی شامل کریں۔ تو میرے خیال میں the provision of relief should be the no.1 priority. And at the outset I want to agree with my brother, my friend Raza Rabbani جنہوں نے کہا ہے۔ کل Prime Minister صاحب پاکستان مسلم لیگ ہاؤس میں آئے تھے۔ ان سے یہ بات ہوئی کہ there should be a Parliamentary Committee, and a Parliamentary Committee means leaders of parties from both the Houses of Parliament. انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے donors conference کے لئے جتنے بھی قائدین ہیں پارلیمنٹ کے دونوں Houses میں۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان سنائی دی)

Mr. Presiding Officer: I think, let's adjourn the House for 20 minutes. So, we will reassemble at 5.35 p.m. Thank you.

[The House was then adjourned for 20 minutes for Maghrib prayers]

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب پریذائیڈنگ آفیسر شروع ہوئی۔)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب مشاہد صاحب۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: جناب چیئرمین صاحب شکریہ۔ تو میں جیسے ذکر کر رہا تھا نماز

کے وقفے سے پہلے کہ اس سانحے کے بعد ساری قوم نے لبیک کہا people led in the front
اور میرے خیال میں سب کو credit جاتا ہے ۔اس میں سیاسی جماعتوں کا ذکر کیا ہے NGOs کا
ذکر کیا خواتین کا ذکر کیا ' ڈاکٹر نگہت آغا بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان کے بیٹے میجر علی نے بڑا کام کیا
وہ مجھے ملا اور کہا میری والدہ (ڈاکٹر نگہت آغا) کو سلام کہہ دیں ۔ میں سمجھا کہ آپ کا چھوٹا بھائی
ہے لیکن پتا چلا کہ وہ آپ کا بیٹا ہے' ادھر کافی لوگوں کے ساتھ ملاقات ہوئی اور میں سمجھتا ہوں
کہ اپوزیشن کی طرف سے کچھ suggestions آئیں they are very valid, they are
substantive اور اسفند یار ولی صاحب نے کچھ ذکر کیا تھا ' رضا ربانی صاحب سے ابھی میری بات
ہو رہی تھی ایڈیشنل سیکرٹری آف پرائم منسٹر سیکرٹیریٹ تنویر جعفری صاحب ' رضا ربانی صاحب
سے بھی ان کی ملاقات کروائی ہے اور ان کو کہا ہے کہ جو minutes ہوں گے' جو details
ہوں گے لیڈر آف دی اپوزیشن کی speech ' خورشید صاحب اور باقی دوسرے لوگوں کی تقاریر
کی detail آپ لے لیں اور پھر اس کو اپنے ریکارڈ میں incorporate کریں اور کل سے یہ
ensure کریں گے کہ جو relief commissioner ہیں اور اس کے Earthquake
Reconstruction Authority کے جو چیئرمین ہیں ان کی representation بھی پوری
ہونی چاہیے so that they should be fully on board میں تھوڑا سا ذکر کرنا چاہوں گا جو
international response ہوا ہے ۔ میرے خیال میں بین الاقوامی برادری نے بھی بہت
مثبت اور بڑا swift اوربڑا speedy response دیاہے۔ Specially میں ذکر کروں گا مسلم امہ
کا' مسلم دنیا کا ' پاکستان کی جو ایک شناخت ہے۔ as Islamic Republic پاکستان کا ایک role
ہے as part of the Muslim Ummah ۔ اس کو ایک recognition اور تقویت پہنچی ہے کہ
سب سے پہلے سب سے زیادہ important role انہوں نے play کیا ہے ۔آپ دیکھیں کہ اسلامک
ڈویلپمنٹ بنک کا صدر ڈاکٹر احمد محمد علی آیا۔ OIC کے سیکرٹری جنرل آئے انہوں نے اڑھائی سو
million دیا۔ دوسو ملین ڈالر ایران نے دیا ' ڈیڑھ سو ملین ڈالر ترکی نے دیا ۔ 1/33 ملین سعودی
عرب نے دیا ۔100 ملین ڈالر کویت نے اور ۱۰۰ ملین ڈالر UAE نے each دیا۔ اس کے علاوہ
سعودیہ TV پر ٹیلی تھون ہوا ' ٹیلی تھون اردن میں بھی ہوا ' ٹیلی تھون العربیہ پر ہوا پھر Head
of the States بھی آئے ۔ کنگ حسین ' کنگ آف اردن' کنگ عبداللہ ' کوئین رانیا تشریف

لائیں اور پرائم منسٹر آف ترکی آئے وائس پریذیڈنٹ آف ایران آئے ، قذاقی صاحب کے بیٹے آئے، اتنے قائدین مسلم دنیا کے آئے اور اس سے مسلم دنیا کے ساتھ ہماری یکجہتی اور solidarity کا اظہار ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مغرب نے بھی بڑا positive role ادا کیا۔ صدر بش نے خود briefing مانگی اوول آفس میں ، پاکستان کے سفیر کو بلایا گیا انہوں نے بش صاحب کو نقشے پر بتایا کیا یہاں نقصان ہوا ، یہ نقصان ہوا ، کس قسم کی امداد چاہیے پھر بش خود پاکستانی ایمبسی میں تشریف لائے آج کل وہ ویسے ہی وائٹ ہاؤس سے باہر کسی سفارت خانے میں نہیں آتے ہیں تو یہ بڑا rare تھا انہوں نے خود آ کر سپورٹ کیا ان کی سیکرٹری آف سٹیٹ کونڈ لیزا رائس بھی آئیں اور NATO relief contingent میں نے سنا ہے کہ صرف ۹۰ دن کا ہے۔ وہ لوگ آئے جن کا relief سے تعلق ہے انجینئرز بھی آئے۔ تو ان لوگوں نے بڑی سپورٹ کی۔ مسلم امہ نے بھی ، مغرب نے بھی اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ پاکستان کا ایک عالمی وقار اب بھی ہے لیکن ماضی میں ہم نے بھی ان کی سپورٹ کی تھی۔ جناب چیئرمین! میں ایک ملک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں ۔ ان کے ساتھ ہمارے کوئی زیادہ سیاسی تعلقات نہیں ہیں۔یا دوسرا، جو ہم سے خاصا دور ہے، جغرافیہ کے لحاظ سے اس نے جو امداد کی ہے، وہ کمال کی ہے وہ چھوٹا سا ملک کیوبا ہے ۔ فیڈل کاسترو کا کیوبا ، وہ اتنا دور ہے ۔ رضا صاحب بڑے خوش ہیں پرانے leftist ہیں۔ کاسترو کا میں بھی بڑا admirer ہوں۔ وہ بڑا اچھا آدمی ہے۔ تو وہ کاسترو کا کیوبا---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : اب یہ leftist نہیں ہے ۔

سینیٹر مشاہد حسین سید : جناب چیئرمین ! وہ کاسترو کا کیوبا ہے ۔ ۸۰ ڈاکٹرز انہوں نے پہلی کھیپ میں rush کیے and they did outstanding کیوبا ایک غریب ملک ہے ۔ کیوبا کے خلاف sanctions ہیں کیوبا سے ہمارے تعلقات بھی نہیں ہیں۔انہوں نے rush کیا ۔ پھر صدر کاسترو اور صدر مشرف کے ساتھ آدھا گھنٹہ تک ٹیلی فون پر بات ہوئی اور پھر انہوں نے دو سو ڈاکٹر ، رضا صاحب دو سو ڈاکٹر Mr. Chairman! through you I am talking to him اور بھیجے۔ انہوں نے جس طرح عوام کے ساتھ رابطہ کر کے درویشوں کی طرح، انقلابیوں کی طرح

کام کیا یہ show کرتا ہے کہ اس سانحے میں from all over the world international support and sympathy آئی ہے۔ ہندوستان ہمارا neighbour ہے۔ یٰسین ملک صاحب جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے بڑے اچھے لیڈر ہیں وہ آئے تھے، ہماری ان سے ملاقات بھی ہوئی، بڑی اچھی باتیں کیں، انہوں نے اچھی بات کی کہ ہندوستان کے ہیلی کاپٹر اُڑی تو نہیں پہنچے لیکن وہ پاکستان کو آفر کر رہے ہیں۔ میں ہندوستان کی حکومت کو اپیل کرونگا کہ دو کام ضرور کریں، ایک APHC کے جتنے بھی leaders ہیں جس میں سید علی گیلانی بھی شامل ہیں وہ بھی demand کر رہے ہیں کہ ہم ٹرک پر امداد کا سامان لے کر آنا چاہتے ہیں، ان کو بھی اجازت دی جانی چاہیئے۔ اس میں کوئی تفرقہ، تقسیم نہیں ہونی چاہیئے کہ فلاں acceptable ہے فلاں نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری کشمیر کمیٹی جس کے کئی ممبران، سینیٹر مہیم خان بلوچ صاحب بڑے دبنگ و دلیر ممبر ہیں، سینیٹر سعید صدیقی صاحب، پرویز اشرف صاحب، شیریں رحمٰن صاحبہ، ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ صاحبہ، لیاقت بلوچ صاحب اس میں ہیں۔ ہم نے کہا ہے کہ ایک delegation جس میں، میں بھی شامل ہونگا، میں کشمیر کمیٹی کا ممبر ہوں، ہم Line of Control کے پار ہمارے جو کشمیری بھائی ہیں ان کے لیے relief goods لے جانا چاہتے ہیں اور یہ انسانیت کی بنیاد پر، all parties delegation ہو گا۔ ساری parties اس حوالے سے متفق ہیں اور پہلے کشمیر کمیٹی کا delegation حامد ناصر چٹھہ صاحب، کمیٹی کے چیئرمین کی قیادت میں گڑھی دوپٹہ اور مظفرآباد جا چکا ہے۔ ابھی تک ہندوستان نے اس کا مثبت جواب نہیں دیا۔ پھر ہم نے President of Pakistan سے بات کی اور ہم نے کہا کہ اگر پاکستان کے وفد کے آنے پر ہندوستان کو کوئی problem ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان کا Parliamentary وفد بھی goods لے کر آ جائے، ابھی تک انہوں نے جواب نہیں دیا۔ میں ہندوستان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس میں مین میخ نہ نکالیں، بڑے دل کا مظاہرہ کریں۔ ویسے تو ہم accept کر رہے تھے کہ اس مصیبت کی گھڑی میں شاید سونیا گاندھی صاحبہ، منموہن سنگھ صاحب یا ابوالکلام صاحب relief goods لے کر آتے تو بڑا اچھا اور positive gesture ہوتا، لوگ receive کرتے، چلیں وہ نہیں آسکے تو یہ gesture ضروری ہے اور اس سے بات اور آگے بڑھے گی۔

ایک اور بات میں، ہمارے political role کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کیونکہ اس

وقت چوہدری شجاعت صاحب آئے انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارا سیاست کے حوالے سے' سیاسی جماعت کے حوالے سے کوئی role نہیں ہے۔ زلزلہ آٹھ کو آیا within 24 hours فیصلہ ہوا' سینیٹر نثار میمن صاحب تشریف رکھتے ہیں' he is a very outstanding Member of Parliament بڑے محنتی ہیں hard working, dynamic ہیں' ان کو مسلم لیگ کی طرف سے National Relief Coordinator appoint کر دیا گیا۔ انہوں نے فوراً فیصلے کیے ہم نے before the Government of Pakistan, before anybody else اپنا toll free number Muslim League House میں establish کیا 0800-12221 اس کو 24 hours volunteers کے ذریعے سے man کرنا' شام کو افطاری کے بعد میں خود فون سنتا تھا' پھر شجاعت صاحب آئے' انہوں نے خود سات بجے سے نو بجے تک فون سنے۔ فون کا record پورا tape ہوتا تھا اور وہ ریکارڈ ہم نے Relief Commissioner, General Farooq کو دے دیئے کہ یہ لوگوں کی demand ہے' یہ سارے issues ہیں اور ان basis پر ہم نے فیصلہ کیا کہ کئی جگہ پر لوگ جا رہے ہیں۔ ہماری ساری پارٹی نے mobilize ہو کر کام کیا۔ Of course ہر ایک کا ذکر تو نہیں ہو سکتا' نثار میمن صاحب خود تقریباً 80 ٹرک لے کر گئے' میرا بیٹا مصطفیٰ ان کے ساتھ as a special assistant اس convoy میں گیا اور اقبال ڈار صاحب۔ ادھر کامل علی آغا صاحب بیٹھے ہیں' ان کا ذکر اس لئے نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے کوئی فوٹو نہیں کھنچوائی لیکن لاہور کے ہسپتالوں میں سب سے زیادہ کام سینیٹر کامل علی آغا نے کیا۔ خود لوگوں کو جا کر عیدیاں دیں' خود لوگوں کو جا کر سہارا دیا لیکن چونکہ ان کا فوٹو نہیں آیا' میرا خیال ہے یہ ان کا deliberate فیصلہ تھا۔ ڈاکٹر نگہت آغا نے بہت کام کیا اور خواتین میں سے سینیٹر تنویر خالد صاحبہ کراچی سے' سینیٹر کلثوم صاحبہ ہیں' فوزیہ فخر الزمان صاحبہ تو خود مظلوموں میں شامل ہیں۔ اوگی میں ان کے ساتھ بڑا سانحہ ہوا' ان کے بیٹے وجیہہ الزمان کو ہم ساتھ لے کر گئے۔ ہم نے کہا کہ 2007 تک کوئی سیاست نہیں ہوگی' انسانیت کی humanity کی بات کریں۔ ہمیں عبدالمالک صاحب MMA کے MNA ہیں ان کا فون آیا کہ ہمیں ٹینٹ کی ضرورت ہے' فوراً ہم نے فیصلہ کیا۔ پھر کل پرسوں ہمیں لیاقت بلوچ صاحب' قاضی حسین احمد صاحب نے کہا کہ ہمارے بھی گھر ہیں' آپ لوگ آ کر دیکھیں۔ کل ہم لوگ' نثار میمن صاحب' شجاعت صاحب اس میں تھے ہم

لوگ گئے، کہ جا کر دیکھیں اور لوگوں سے بات کریں۔

الائی تحصیل بٹگرام کی ہے اور یہ ایسا علاقہ ہے جو physically cut off تھا - وہاں کوئی اور VIP movement نہیں تھی ، بنیادی طور پر صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی کوئی حرکت نہیں تھی - پھر ہم نے فیصلہ کیا کہ وہاں جایا جائے جو سب سے زیادہ متاثر اور مظلوم علاقہ ہے اسے ادھر جاکر دیکھیں - ادھر جاکر دیکھا تو بہت برا حال تھا۔ Tents , thousands of blankets مہیا کئے اور جو last visit ہم نے کیا کرنل ظفیرعباسی جو کمانڈنگ افسر تھے انہوں نے کہا کہ آپ کی timely assistance کی وجہ سے at least چار پانچ ہزار لوگوں کی جانیں بچ گئیں ورنہ سردی سے بہت برا حال ہونا تھا - اس قسم کی contribution سب پارٹیز نے کیں۔ اسفند یار ولی صاحب نے دس دن ادھرگزارے ، پیپلز پارٹی کی ساری قیادت ادھر ہمیں ملی، وہ بھی جاتی رہی ہے۔ جماعت اسلامی کا میں نے بتایا ہے کہ ہم نے اکٹھے باغ میں نماز ادا کی تو اس حوالے سے JUI والوں نے بھی ، جمعیت العلمائے اسلام والوں نے، سب پارٹیز نے تو یہ ایک National movement تھی - ایم کیو ایم والوں نے تو بہت کام کیا - ٹی وی میں روز خبروں میں آ رہا تھا بڑی contribution ہے ان کی ، ویسے بھی مظفرآباد میں ، میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا کیمپ خدمت خلق فاؤنڈیشن کا لگا ہوا تھا - everybody made their contribution and I think یہ it is a national effort. ایک national spirit کا مظاہرہ ہوا ہے اور اس میں سارا credit پاکستان کے عوام کو جاتا ہے - they have lead from the front in the situation. ایک اور aspect میں سمجھتا ہوں جو اس ساری situation میں آ رہا ہے کہ role of the Army اسفند یار ولی صاحب نے بھی کہا کہ آرمی کا role اس میں نہیں ہونا چاہیے۔ ایک view یہ ہے - دوسرا view یہ ہے اور انہوں نے خود پھر کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے لئے ایم این ایز ، ایم پی ایز ان کو نہ لائیں انہوں نے مولوی صاحب کے فتوے کا بھی ذکر کیا۔ آرمی کی اپنی بڑی casualties ہوئیں۔ they suffered a lot, specially in Azad Kashmir. جو پہلے ہوا اب اس میں کتنی tales ہیں ، وہ بریگیڈیر who pulled his son from the rubble بیٹے کی لاش نکالی next day he was on duty. ، وہ میجر جس کی بیوی اور تین بچیاں ان کی death ہوئی next day he was on duty اور اِدھر ایک پنڈی میں، صوابی کی رہتی ہیں ان کی بیوہ کیپٹن رحیم

شہید، جو ہیلی کاپٹر پائلٹ تھےجن کا ہیلی کاپٹر crash ہوا ۔ میں ، شجاعت صاحب، گوہر ایوب صاحب ہم سب افسوس کے لئے گئے ۔ ابھی ان کی میت نہیں پہنچی تھی تو کیپٹن رحیم شہید کی بیوہ سے ملاقات ہوئی ۔ we were so impressed اُن کی آنکھ میں ایک آنسو نہیں تھا اور انہوں نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میرا میاں پاکستانی عوام کی خدمت کرتے ہوئے on duty شہید ہوا۔

Mr. Chairman, we were in tears but she was such a strong and sturdy lady. اس قسم کی spirit ہے۔

باغ میں ہم گئے وہاں کموڈور شگری تھا، وہ ائرفورس سے ریٹائر ہوا ہے، وہ اکیلا لوگوں کی مدد اور خدمت کررہا ہے۔ NGOs مجھے ملے۔ خواتین کراچی سے باہر نہیں نکلیں وہ الائی پہنچی ہوئی تھیں۔ وہ دن رات میڈیکل کے کپڑے پہن کر لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں۔ گڑھی دوپٹہ گئے مہیم خان بلوچ صاحب ہمراہ تھے، انہوں نے خود دیکھا۔ ڈاکٹرز یہ کہاں سے آئے ہیں ؟ یہ حیدرآباد سندھ سے آئے ہیں۔ کراچی سے آئے ہیں، رضاکار، top Doctors from Agha Khan Hospital ۔ دو تین بندے الائی میں ہمیں ملے، انہوں نے بتایا کہ ہم تبلیغی جماعت میں تھے تو جب زلزلہ آیا تو ہم وہ کام چھوڑ کر کہ یہ بھی عبادت ہے ادھر آگئے۔ وہ ڈاکٹرز تھے، انہوں نے medical camps کھول دیے۔ اتنا بڑا سانحہ ہوا کہ دو تین دن تو وہاں انتظامیہ ہی نہیں تھی ۔ لوکل ڈاکٹرز نے انتظامیہ سنبھال لی تھی ۔ Mr. Chairman there are lot of tales of heroism اور اس میں ساری قوم نے حصہ لیا ہے ۔ میرے خیال میں سول اور ملٹری کی تقسیم نہیں کرنی چاہیے ۔ ایک چیز relevant ہے کہ ہمیں سبق سیکھنے چاہئیں all process transparent ہونا چاہیے۔ اب کیا سبق سیکھنے چاہئیں، میرا خیال ہے دو تین سبق بڑے اہم ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہمارے ملک میں کوئی disaster relief organization یا disaster relief mechanism or authority نہیں ہے جس کا exclusive, special کام صرف یہ ہو کہ خدانخواستہ کوئی natural disaster ہو تو اس کو meet کرنے کے لئے کیا measures ہوں ۔ غالباً کیبنٹ ڈویژن میں Disaster Relief Camp بنا ہوا تھا، ایک ریٹائرڈ بریگیڈیر اور اس کا پی اے اور ایک کوئی حوالدار ہے۔ اس میں جان نہیں ہے۔ یہ کام بڑا serious ہے۔ Russia میں ایک emergency preparedness ، کینیڈا اور روس میں ہے ، بنگلہ دیش

میں flood control ministry, we should learn from that اس کا فوری انتظام ہونا چاہیے کہ ہمارے ہاں disaster relief and management کا ایک ایسا mechanism ہونا چاہیے۔ جیسے اب مارگلہ ٹاورز collapse ہوا۔ اس کے اندر جانے کے لئے rescue کے لئے ہمارے پاس equipment نہیں تھا' وہ great Britain نے provide کئے - پھر ایک اور equipment آیا جس کو probe کہتے ہیں' جو sensors ہوتے ہیں جو دیکھتے ہیں کہ living being ہے' وہ سانس سے دیکھتے ہیں کہ بندہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

دوسرا Spanish team آئی جو Video Camera سے دیکھ لیتی ہے کہ ملبے کے اندر بندہ زندہ ہے کہ death ہوگئی ہے۔ اس قسم کے equipments تو میرے خیال میں یہ حکومت پاکستان کی اولین ترجیح ہونی چاہیے that on the top of it Disaster Relief Authority اور میکانیزم وہ ہمارے لیے بہت ضروری ہے اس کی تیاری ابھی سے شروع ہونی چاہیے۔ ایک اور aspect ہمیں we should alleviate that corruption حکومت کی buildings جہاں سرکاری عمارات تھیں وہ ایسے collapse ہوئی ہیں کہ پتا ہی نہیں چلا۔ اس کا مطلب ہے کہ construction کے اندر' contract کے اندر خاصی کرپشن تھی - اس میں کسی پر الزام کی بات نہیں ہے۔ یہ مسئلہ ایک حکومت کا نہیں ہے یہ institutional مسئلہ ہے۔ یہ کینسر ہماری سوسائٹی میں گھسا ہوا ہے اس پر بھی میرے خیال میں I propose, ایک strict legislation کرنی پڑے گی کہ legislation جس میں contracts of construction کے حوالے سے ہمیں transparent ایک سسٹم قائم کرنا ہوگا اور جو اس میں گڑبڑ کرے اس ٹھیکیدار کو یا جو بھی architect ہو یا جو بھی لوگ ملوث ہوں' اس کی سخت سزا بھی ہو۔ and I propose کہ this legislation should be there we should have it کہ آئندہ کے لئے یہ نہ ہو۔

تیسری بات یہ ہے کہ یہ ایک موقع آیا ہے - اس میں پوری قوم یک جان ہوئی ہے - یہ کام اتنا gigantic کام ہے کہ اس کو ایک شخص' ایک ادارہ ' ایک حکومت ' ایک پارٹی یا ایک تنظیم نہیں کرسکتی ۔اس میں پورے معاشرے کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ اسی طرح ریلیف کا کام بھی ہوا ہے جس میں ساری قوم mobilize تھی چاہے حکومت ہو ' فوج ہو ' حزب اختلاف ہو

NGOs ہوں ، خواتین ہوں ، نوجوان ہوں ، ڈاکٹرز ہوں سوسائٹی کے سارے factors ہوں اسی طرح reconstruction and rehabilitation جو ایک long term کام ہے ، اس کے لئے بھی سب کا تعاون لینا پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں خاص طور پر حزب اختلاف کا جو role ہے بڑا کلیدی role ہے because they have played a very impossible یہاں سے بڑی اچھی major speeches آئی ہیں ، انہوں نے suggestions بھی دی ہیں ، وہ suggestions will be taken seriously اور وزیراعظم مسلم لیگ ہاؤس آئے میری ان سے بھی بات ہوئی انہوں نے کہا کہ Parliamentary Committee of all Leaders of both the House of Parliament بنائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ انشااللہ جلد قائم ہو جائے گی اور ڈونرز کانفرنس میں انہوں نے کہا they will call all the main leaders from both the House of Parliament whether in the Government or in the Opposition سب کو دعوت نامے بھی جائیں جو مجھے امید ہے جائیں گے ۔

جہاں تک سیاسی وابستگی کا تعلق ہے میں یہ بھی briefly mention کردوں کہ زلزلے کے تین چار دن کے بعد ہی جب چوہدری شجاعت حسین صاحب واپس آئے تو انہوں نے خود سب کو ٹیلیفون کئے ۔ مخدوم امین فہیم صاحب کو ، مولانا فضل الرحمان صاحب کو ، لیاقت بلوچ صاحب کو ، عمران خان کو میں نے فون کیا ، راجہ ظفر الحق صاحب کو کہ آپ آئیں ہم اکٹھے چلتے ہیں مل کے چلتے ہیں ۔ let us go jointly ایک یکجہتی کا اظہار کریں متاثرین زلزلہ کے ساتھ ۔ عمران خان نے کہا میں ضرور چلوں گا لیکن اس week میں busy ہوں ، کچھ نے کہا کہ ہم چلیں گے لیکن ہم مشورہ کرلیں تو میرے خیال میں call آئی قاضی حسین احمد صاحب کی کہ All Parties Conference بلائی جائے APC ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم نے President سے خود بات کی ۔ چوہدری شجاعت صاحب اور میں خود جا کر ملے ۔صدر صاحب نے کہا یہ ہونا چاہیے ۔ میں ٹی وی پروگرام میں تھا تو فرحت اللہ بابر صاحب نے کہا کہ چوہدری شجاعت صاحب نے کہا تو چوہدری صاحب کی کیا بات ہے ۔ ان کو چھوڑیں ۔ We want the real man to come up وہ President ہیں میں نے کہا شکر ہے اس بہانے آپ نے تسلیم کرلیا کہ وہ President ہیں تو میں نے کہا ٹھیک ہے بسم اللہ and we went to the President and وہ اس طرح سے ہوا۔

اب پھر invitation briefing کے لیے بھی دیا Parliamentary Leaders کو، غالباً وہ اسمبلی کے لیڈر تھے صرف سینیٹ کے نہیں تھے وزیراعظم کی طرف سے اس میں شاید لوگ نہیں آئے تو anyway یہ ذمہ داری ہم پر ہے حکومت پر ہے کہ وہ initiative لے وہ reach out کرے اور اس میں سب کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ ابھی تک لوگوں نے کہا ہے کہ فیصلے ہوئے ہیں لیکن کوئی بڑے فیصلے نہیں ہوئے، ابھی تو شروعات ہیں اور اس میں بڑی transparency رکھنی پڑے گی جو Parliamentary Committee ہے اس کو oversee کرنا پڑے گا سارے process کو۔ اس میں یہ بھی ہے کہ audit بھی ہونا چاہیے - یہ بات valid ہے رضا ربانی صاحب کی میں سمجھتا ہوں یہ National Treasury کا پیسہ ہے۔ لوگوں نے contribution دی ہے اور لوگ حق بجانب ہوں گے کہ پوچھیں کہ یہ پیسہ کس طرح اور کہاں اور کتنا خرچ ہوا ہے'

and ideally the transparency should be overseen by a Parliamentary Committee اس میں سارے لوگ شامل ہوں کیونکہ ابھی تک لوگ بات کرتے ہیں آج سے تیس سال پہلے پٹن میں زلزلہ آیا تھا اس میں اتنا پیسہ تھا وہ ادھر چلا گیا' ادھر چلا گیا۔ ویسے بھی as a muslim country we should be careful now کیونکہ ہمارے خلاف ویسے بھی لوگ شک کرتے ہیں باہر کے لوگ کہ یہ نیوکلیئر یا میزائل بنا رہے ہیں تو یہ جو پیسہ ہے it should be very transparent when we spend اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ Government کی بھی یہی نیت ہے' ان کی بھی یہی کوشش ہے کہ سب کو ساتھ لے کے چلیں اور اس process کو سب oversee اور implement کریں۔ یہ وقت point scoring کا نہیں ہے۔ اس میں کسی نے credit نہیں لینا کہ میں نے زیادہ کیا یا کسی نے کم کیا۔ جتنا بھی کوئی کرے وہ کم ہے۔ آغا صاحب سے بات ہو رہی تھی میں نے کہا کہ چیلنج یہ ہے کہ ہم کتنا کر سکتے ہیں اور جتنا بھی کریں اور جو جو لوگ مظلوم ہیں ان کے لیے وہ کم ہے۔ لوگوں میں بڑی ہمت اور جان ہے۔ جو متاثرین زلزلہ ہیں۔

جناب چیئرمین! میں باغ میں ایک گاؤں. چھتر نمبر ایک میں گیا۔ وہاں کا cook ہمارے ساتھ کام کرتا ہے حاجی اکرم ۔ اس نے اپنے خاندان کے 37 جنازے خود اٹھائے ہیں and he still has a smile on his face. جب چیھی وغیرہ ڈالی عید والے دن اتنی spirit

ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ جی میں نے اپنے گھر کی construction خود شروع کردی ہے۔ ایک چھت تھی ٹین کی کچھ تھوڑی بہت ہم نے help بھی کی۔ لوگ اس طرح self-starter ہیں، اس جذبے کے ساتھ لوگ کام آئے۔ پاکستانی قوم میں ایک خاص zeal and spirit ہے Mr. Chairman وہ ہے ability to bounce back مشکلات بھی آتی ہیں، challenges بھی face کرتے ہیں، پھر وہ re-act کرتے ہیں۔ 71ء کے بعد بھی ہماری قوم نے rise کیا اور ایک نئی direction لی۔ اس وقت بھی میں دیکھتا ہوں کہ جو زلزلے کے متاثرین ہیں ان میں بھی یہ spirit ہے اور آزاد کشمیر میں ہے، Frontier میں ہم نے دیکھی ہے اور ماشاء اللہ Frontier کی حکومت چل رہی ہے صوبائی حکومت، اس کے ساتھ ہم پورا تعاون کر رہے ہیں کیونکہ اس میں کوئی سیاست کا، سیاسی جماعت کا کچھ نہیں اور سب party politics سے بالا تر ہو کے کام کر رہے ہیں۔یہ انسانیت کی بات ہے۔ چوہدری شجاعت صاحب نے کہا کہ ہماری پارٹی پاکستان انسانیت پارٹی ہے۔ spirit سے کام کریں اور سب کو reach out کریں، جتنی بھی forces ہیں تو اس spirit سے ہم چلتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اپوزیشن بھی پورا تعاون کرے گی اور باقی جو issues لاتے ہیں وہ کئی valid ہیں۔ کوئی چیز perfect نہیں ہے۔ کئی جگہ کوتاہیاں بھی ہوں گی لیکن میرے خیال میں performance ٹھیک ٹھاک رہی ہے، مشکل حالات تھے بڑے۔ At least Pakistan Army کی performance American Army سے بہتر رہی ہے جو "کترینا" میں ان کی تھی حالانکہ وہ ایک صوبے کے شہر میں آیا تھا اور صرف flood تھا لیکن یہ تو momentous اور quick آیا، اتنا difficult terrain دنیا نے نہیں دیکھا۔جہاں ہم گئے اوگی، کوائی، الائی، باغ، بالا کوٹ، مانسہرہ، مظفر آباد، گڑھی دوپٹہ یہ سب inaccessible ہیں۔ Valleys بالکل بند ہیں، ان میں دو گھر ادھر ہیں، تین گھر ادھر ہیں اور لوگوں میں پھر بھی spirit ہے تو یہ ایک بڑا herculean task ہے بڑی مشکل سے سب perform کر رہے ہیں and I think quite admirably اور محنت کے ساتھ اور وہاں تو صرف armed forces والے ہی پہنچ سکتے تھے جو ان کا task بھی ہے relief provide کرنا، reconstruction کے لیے کام کرنا اور باقی حکومت کا بھی ساتھ ہے اور I am glad ہم نے ابھی بات کی ہے اور کل چوہدری صاحب ensure کردیں re-construction والے لوگ آجائیں and I am very grateful again

to the opposition پروفیسر صاحب بیٹھے ہیں، رضا ربانی صاحب اور اسفند یار ولی صاحب اور دوست بھی، ان سب نے بہت اچھا تعاون کیا، جمیعت علمائے اسلام والے دوست بھی بیٹھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں مل جل کے effort ہوگی اور سینیٹ کی بھی، ہمارے پارلیمنٹ کی بھی کمیٹی ہونی چاہیے کیونکہ لوگ ہم کو دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کے یہ elected نمائندے ہیں تو ان کا کیا کردار ہے؟ ان میں کتنی جان ہے، کتنی ان میں empathy ہے اور جو بعد کی بڑی important بات ہے کل اسفند یار نے بھی وہ بڑی important بات کی ہے کہ پیسہ تو لوگوں کو دینا ہے re-construction کے لیے what the need is TLC, Tender Loving Care کہ کسی کو ہمارا دکھ تو ہے۔ Somebody cares for us and that has been seen. اور اس پر میں سمجھتا ہوں اس process میں ہماری طرف سے پورا تعاون ہے، پوری cooperation ہے۔ ابھی میری چوہدری شجاعت صاحب سے بات ہو رہی تھی، ابھی ٹیلیفون آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جی میری طرف سے پوری طرح کہیں کہ ہم حاضر ہیں جو کوئی کام ہو۔ یہ کام اکٹھے مل جل کے کرنے کا ہے۔ یہ ایک قومی سانحہ ہے اور ہم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے؛ سب نے ملک کر کرنا ہے اور سب کو ساتھ لے کے چلنا ہے۔ Thank you very much, Mr. Chairman. آپ نے بڑا اچھا موقع دیا اور میرے خیال میں debate کا level وہی رہا ہے کہ It is above partisan.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مشاہد صاحب! من موہن سنگھ صاحب تو نہیں آئے لیکن ہمارے پاس سردار گنگا سنگھ ڈھلوں آئے ہوئے ہیں۔ یہ امریکہ سے بہت سارا سامان ساتھ لے کر آئے ہیں۔ پاکستان میں جو گردوارا پربندھک کمیٹی ہے یہ اس کے سربراہ ہیں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید۔ بڑا اچھا کیا آپ نے mention کر دیا کیونکہ overseas community, overseas Pakistanis, overseas human beings, overseas citizens کی بڑی contribution ہے۔ Overseas پاکستانیوں نے بڑا کام کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں سمجھتا ہوں کہ سردار گنڈا سنگھ ڈھلوں پاکستان کے دوست ہیں، ان کو پچھلے تیس سال سے میں جانتا ہوں، اعجاز الحق صاحب ان کو چچا کہتے ہیں،

چوہدری شجاعت صاحب ان کو چچا کہتے ہیں۔ He is a friend of Pakistan. ایس ایم ظفر صاحب ان کے بہت ہی قریبی دوست ہیں اور I think, we welcome him into the Senate.

سینیٹر مشاہد حسین سید۔ Overseas Pakistanis نے بڑا کام کیا ہے۔ They have risen to the occasion. اتنی telephone calls کی ہیں۔ Ganda Singh Sahib, is both Pakistani and overseas Pakistani تو بڑا contribution ہے اور یہ جو Senate Relief Cell تھا، کل میری بات چیئرمین سینیٹ کے nephew سعد ملک سے ہوئی، وہ کہہ رہے تھے کہ ان کے دوستوں نے overseas سے تین سو ٹرکس manage کیے اور جو بڑا روسی جہاز ہے انہوں نے دوبئی سے وہ چارٹر کیا، Overseas کی ساری contribution تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جب earth protectors کا ذکر آیا، جس انداز سے سواتی صاحب جذباتی ہو گئے تھے اسی انداز سے گنڈا سنگھ ڈھلوں صاحب بھی رو رہے تھے۔ we are grateful to his contribution and we thank him very much. Now, the next speaker would be Dr. Muhammad Said.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! وقت مختصر ہے اور میں بغیر کسی تمہید کے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! زلزلے کے چند روز بعد مجھے کوائی گاؤں جانے کا اتفاق ہوا۔ کوائی بالا کوٹ سے کوئی 15 میل شمال کی طرف وادی کاغان میں واقع ہے۔ یہ خوبصورت گاؤں مکمل تباہی و بربادی کا منظر پیش کر رہا تھا یہ وہاں ایک سکول کے ٹیچر سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے اپنے سکول کے حالات بتائے۔ وہ بتا رہے تھے کہ اسمبلی ختم ہو چکی تھی اور سکول میں پہلی کلاس ہو رہی تھی۔ میں سکول کے برآمدے میں کھڑا تھا کہ چند سیکنڈ میں سکول کی پوری عمارت زمین بوس ہوگئی اور تقریباً 40 طالب علموں ملبے کے نیچے دب گئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ یہ بالکل قیامت کا منظر تھا اور ملبے کے نیچے سے بچوں کی چیخ و پکار آ رہی تھی اور کہہ رہے تھے" کہ خدا کے لیے ہمیں بچاؤ"،" خدا کے لیے ہمیں یہاں سے نکالو"۔ وہ کہہ رہے تھے کہ یہ آوازیں تقریباً ہم مسلسل دو دن سنتے رہے۔ دو دن کے بعد ملبے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ جناب والا! اگر ان لوگوں کو بروقت امداد ملتی تو مجھے یقین ہے کہ ان میں سے

کئی ایک کی جان ہم بچا سکتے تھے ۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ حکومت کا response زلزلے کی حد تک it has clumsy and criminally slow. جناب والا! آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آٹھ اکتوبر کو زلزلہ آیا اور 9 اکتوبر کی صبح کو England سے British Relief Force consisting of 40 members equiped with latest technology and sniff dogs, were at the Margallah Tower. They were there after a few hours and they were able to extract 16 people out of the debris اور جناب والا ! یہ بھی record پر ہے کہ پرویز مشرف نے 12 اکتوبر کو قوم سے جو خطاب کیا ہے، اس میں انہوں نے خود accept کیا ہے کہ ہماری فوج 72 گھنٹوں کے بعد بالاکوٹ پہنچی ہے۔ 72 گھنٹے means 3 days اور وہ خود فرما رہے ہیں بڑے فخر سے کہ it is a matter of great performance. میں سمجھتا ہوں جناب والا ! this is not a matter of performance, this is a matter of a great shame. تین دن کے بعد آپ کی forces بالاکوٹ اور آزاد کشمیر پہنچتی ہیں اور یہ peace کے دوران ہے اور صدر خود کہہ رہے ہیں کہ we are conducting these operations on the time basis. اگر جنگ کی صورت حال ہو، آزاد کشمیر پر دشمن کا حملہ ہویا شمالی ہزارہ کے علاقے پر دشمن کا حملہ ہو اور آپ کی فوج تین دن کے بعد پہنچتی ہے، you can imagine the consequences.

Sir, this is a big big question mark and this should be an eye opener and there should be some soul searching in the top hierarchy of the Army.

دوسری بات جناب والا! جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ rescue operation کی جو صورتحال ہے، پورا بالا کوٹ جناب! تباہ و برباد ہے۔ بالاکوٹ سٹی which was a city of 40000 people, is a heap of debris and rubbles. اور جناب والا ! میں نے ان لوگوں سے پوچھا بلکہ میں چشم دید گواہ ہوں کہ اس 40000 آبادی کے rubble کے لیے there was only one single bulldozer clearing the roads. مہیم خان صاحب نے کل یہاں پر بتایا تھا کہ مظفرآباد میں، there were two bulldozers, Muzaffarabad was

میں lucky because Balakot had only one bulldozer clearing the roads. نے

مقامی لوگوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ جو ملبہ ہے یہ قصداً نہیں ہٹایا جا رہا

According to a deliberate plan the heaps and debris are not being ہے۔

cleared. میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگے کہ یہ پالیسی ہے حکومت کی۔ کہ وہاں سے جو donors

آتے ہیں انہیں حکومت کی بات پر یقین نہیں ہے and hence this debris has to lie

here تا کہ donors یہاں پر آئیں اور یہاں پر ملبے کو دیکھ کر donation دیں۔

Sir, this is making money at our misery. This is really something extremely calous.

جناب والا! مجھے چند سرکاری خیمہ بستیوں کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا۔ وہاں ہر جگہ کیچڑ تھا، پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں تھا، پینے کے لیے پانی نہیں تھا۔ جناب والا! ہر جگہ گندگی اور بدبو تھی۔ میں نے خیمہ بستی کے انچارج سے پوچھا کہ یہ لوگ اس بستی میں رہتے ہوئے خوش ہیں یا نہیں، انہوں نے کہا کہ بالکل ناراض ہیں۔ میں نے کہا کہ کیوں ناراض ہیں تو کہنے لگا کہ ہم نے ان سے کہا ہے کہ ہم آپ کو راشن اس وقت دیں گے جب آپ خیمے میں ہمارے ساتھ رہیں گے۔ میں نے کہا یہ خیمے میں رہنے کی پابندی کیوں ہے؟ اس نے کہا کہ خیمہ بستی نہیں ہو گی تو donor help بھی نہیں کریں گے۔

جناب والا! پیر کے روز اس ایوان کے ایک معزز رکن جا رہے تھے کہ حکومت جو خدمت کر رہی ہے، اس کا اندازہ آپ پی ٹی وی کے پروگراموں سے لگا سکتے ہیں اگر آپ یہ بات بالاکوٹ کے کسی شہری سے کہیں تو وہ ایک تھپڑ رسید کریں گے اور کہیں گے کہ ٹی وی سکرین کی طرف نہ دیکھیں، بالاکوٹ کے کھنڈرات کی طرف دیکھیں۔ میری گزارش ہے جناب!

don't displace the people from their own homes, they have the land there, they have the livestock there and this is their entire world. There is a lot of wood for construction, there is a lot of material for construction. Help them with the manual labour and I am sure that they will be too happy to stay in their own place.

خدا کے لیے دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینوں میں انہیں خیمہ بستیوں میں رہنے پر مجبور نہ کیجیے۔

Sir, I am sorry to say, there is absolutely no coordination between the Army, the AJK Government, Provincial Government NWFP and the civil society.

اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ملک کا وزیر اعظم دو ہفتے پہلے مانسہرہ گیا۔ وہاں کے دو معزز اراکین پارلیمنٹ نے ان سے ملاقات کی درخواست کی، مولانا عبدالمالک، جو کہ ایم این اے ہیں، اس علاقے کے رہنے والے ہیں اور سید ہدایت شاہ جو اس ایوان کے معزز رکن ہیں،

and you will be surprised to know that the Army did not allow these elected representatives to meet the Prime Minister and give him a personal briefing.

یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ یہ ہے coordination کی صورتحال۔ مہیم خان صاحب نے کل یہاں پر ایوان کو بتایا تھا کہ ان کا وفد جب آزاد جموں وکشمیر گیا اور وہاں کے وزیر اعظم سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ یہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے میری اجازت کے بغیر ہو رہا ہے، میری knowledge میں نہیں ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں، all this is going on without my knowledge. یہ coordination کی صورتحال ہے جناب چیئرمین! اور میں یہ بھی بتا دوں کہ 18 اکتوبر کو مانسہرہ پولیس کے ڈی آئی جی صاحب، مانسہرہ کے بریگیڈیئر صاحب کے پاس گئے and you will be surprised to know کہ ان کی تلاشی لی گئی، تلاشی کے بعد ان کو اندر جانے کی اجازت ملی۔ فوج کو اپنی پولیس سے بھی خوف ہے۔ رابطہ عوام کی یہ صورت حال قابل تشویش ہے۔ جناب! میری درخواست ہے کہ یہ relief activities army کے بس کی بات نہیں ہے اور یہ ان کا قصور بھی نہیں ہے because army is not trained for relief work. Army is not trained for the distribution of the rescue material.

جناب! میری تجویز یہ ہے کہ ان کو relief goods کی distribution سے بالکل فارغ کیا جائے اور ہر ایک NGO کو ایک یونین کونسل یا دو یونین کونسل دی جائیں and they should be independently distributing the rescue material. ان میں نہ فوج کی

مداخلت ہو، نہ کسی اور NGOs کی۔ ان میں duplication of work بھی نہیں ہوگا۔ اس میں سلطان کا ضیاع بھی نہیں ہوگا and there will be a spirit of competition.

جناب! اس موقع پر میں چند باتوں کا ذکر کروں گا، مشاہد صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے، میں تھوڑا سا اس کا اعادہ کروں گا۔ وادی کاغان کے ساتھ 8000 feet کی بلندی پر میں گیا اور میں نے ان NGOs کو خود دیکھا جن کا حوالہ مشاہد صاحب نے دیا ہے۔ They were working 24 hours without any salary, without any honorarium, پہاڑوں کے دامن میں where the blocks were rolling down from there. They were working like anything. اس میں نوجوان بھی تھے، اس میں بوڑھے بھی تھے، وہ خیمے بھی تقسیم کر رہے تھے اور رضائیاں بھی تقسیم کر رہے تھے، medicines بھی تقسیم کر رہے تھے۔ جناب والا! سوئی دھاگہ بھی تقسیم کر رہے تھے، ٹارچ اور بیٹری بھی تقسیم کر رہے تھے اور یہ سب کچھ وہ مقامی لوگوں کو مفت دے رہے تھے۔ جناب والا! آپ کو حیرت ہوگی کہ some of the NGOs have been black listed. They have been under constant watch. Their banners have been pulled down, اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ their leaders, during the earthquake have been been put behind the bars اور انہوں نے کئی مرتبہ درخواست کی ہے کہ ہم اپنے خرچ سے helicopters hire کرنا چاہتے ہیں۔ Give us permission but the request had been refused. Sir, this is absolutely unwarranted and we must give a stop to this. جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ مشاہد صاحب نے جو تجویز دی ہے crises center کی، this is the need of the day, we must go ahead with it but it should have trained personnel, it should have the latest technology and there should have been an early warning system and more over sir, there should be complete independence in their actions and I will go just one step forward and will suggest that we should have research center for the study of natural hazards in each and every university. This is the field which has

been completely neglected. We should have a study center for the study of the earthquakes, the river floods and the droughts and also for the land slide and the snow avalanches. Sir, natural hazards study should be an integral part of the curriculum of the school and colleges.

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب والا! میں بس ختم کرنے والا ہوں آپ کی ہدایت کے مطابق۔ I just want to submit one last submission. Sir, on the 22nd of October, we were absolutely surprised to know that one thousand strong NATO Response Force has landed in our country. حالانکہ دو دن پہلے شوکت سلطان صاحب نے deny کیا تھا کہ we have not requested and we don't want any force from the NATO despite this, this NATO force landed in our country. ہمیں یہ بتایا گیا کہ this is meant for the rescue operations and you will be surprised to know, Mr. Chairman, that this is being headed and being commanded by a Vice Admiral of the United States Navy. We would like to know, sir, یہ بھی کہا گیا جناب! کہ they have a legal status to stay in Pakistan. What is this legal status? Who has accorded this legal status to stay in our country. We would also like to know as to who has invited them? What sort of operation they are going to conduct? And how long they are going to stay in this country? جناب! میں آپ کے notice میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ there is a very serious apprehension that this force is on a very very sensitive issue and I would like to bring this to your kind notice and to

the notice of this august House. What is the serious mission? Sir, it is being said and I would like you sir, to note it down that in case there is unrest, in case there is frustration in the country over of the rescue operations and the distribution of rescue material and this results in the over throw of Parvaiz Musharraf Government, then the nuclear war weapons should not go into the undesirable hands. This NATO force is suppose to carry out pre-emptive strike and strictly control the possession of our nuclear weapons.

Let us hope, Mr. Chairman, that this assumption is not correct. Let us be optimistic that this assumption is not correct. But if this is correct, then the NATO force is a real threat and a real challenge to the security and to sovereignty of our country. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Now, I will request Mr. S.M. Zafar.

جناب محمد اعجاز الحق (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور)، جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت دیں تو تھوڑا سا عرض کر دوں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جی' ایک منٹ دے دیتا ہوں۔ Please فرمائیے۔

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: The lot of comments are coming on this NATO Force.

Actually میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ یہ NATO کا relief contingent ہے جس میں paramedics ہیں اور ڈاکٹرز ہیں۔ ان میں engineers بھی ہیں۔ ہماری وہ relief goods جو جگہ جگہ پڑی ہیں اور ہم اسے جہاز یا ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے لا نہیں سکتے۔ یہ NATO کی Forces ہیں جو یہاں لے کر آ رہی ہیں۔ یہ assume کرنا کہ وہ یہاں آ کر relief میں کام کر

رہے ہیں اور NATO کی Forces ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک responsible Forces ہیں۔ یہ کہنا کہ یہاں پر آ گئے ہیں اور ہمارے Nuclear Programme تک pre-emptive strike کرنا چاہیں گے تو کیا انہیں relief کے لئے آنے کی ضرورت ہوگی اگر کسی نے pre-emptive strike کرنا ہے یا ویسے strike کرے گا جس نے وہاں پر strike کرنی ہے؟ اس وقت 62 countries پاکستان کے اندر کام کر رہے ہیں، جنہوں نے مدد کی ہے اور جنہوں نے ہسپتال بنائے ہیں۔ جن کے لوگ یہاں پر کام کر رہے ہیں۔ جو ہماری ماؤں، بہنوں اور بچوں کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا رہے ہیں اور ان کو دفنا رہے ہیں۔ تو کسی کے بارے میں ایسے الزامات لگانا صحیح بات نہیں ہے۔ اگر کسی کو معلوم نہیں ہے تو لازمی بات ہے کہ کوئی بریفنگ وغیرہ میں شرکت کرکے معلوم کریں۔ بریفنگ میں اپوزیشن کو بھی ایک دو مرتبہ invite کیا گیا تھا مگر یہ لوگ نہیں آئے۔ یہ چاہیں تو ان کو بریفنگ دے کر یہ بتایا جا سکتا ہے کہ کون کیا کام کر رہا ہے وہاں پر؟

Senator Dr. Muhammad Said: 1000 is the total strength of the Force. 100 are Engineers and Doctors the rest is fighting force. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Now, I will request Mr. S.M. Zafar to kindly take the floor.

نہیں کاکڑ صاحب! بعد میں کر لیں۔ خواتین نے شادی پر جانا ہے۔ وہ لڑ رہی ہیں۔ جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے بھائی اعجاز الحق صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کے ایسے کوئی ارادے نہیں ہیں۔ خود کل پریس کی headline ہے کہ ہم رہیں گے جب تک ہماری یہ rescue operation complete نہیں ہوتا اور rehabilitation works complete نہیں ہوتے۔ ۱۹۹۱ء میں جب Gulf War شروع ہوئی تھی تو ہم نے بھی اپنے contingent بھیجے تھے اور امریکن troops بھی وہاں تھے۔ خود ہمارے فوجیوں نے ہم سے کہا کہ جب سعودیوں نے ان کو کہا کہ آپ اپنے AWACS کو اپنے ساتھ

لے کر واپس چلے جائیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی مرضی سے آئے ہیں اور اپنی مرضی سے جائیں گے۔ اس کو ذرا دیکھا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now, S.M. Zafar sahib.

سینیٹر ایس ایم ظفر: جناب چیئرمین! ۸ اکتوبر کے زلزلے کے بعد کا پاکستان اور ۸ اکتوبر سے پہلے کے پاکستان میں کتنا فرق ہے اور دونوں کتنے مختلف ہیں؟ زلزلہ کے متاثرین کے لئے تو ۸ اکتوبر کی صبح کو ان کی دنیا بدل گئی۔ ان کی زمین بدل گئی اور ان کے آسمان بدل گئے۔ And the question is what difference does and has it made to Pakistan? پاکستان میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟ کیا ہم ان تبدیلیوں کی روشنی میں ایک نیا پاکستان بنانے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں؟ آج میری گزارشات کا محور یہی موضوع ہو گا۔

جناب چیئرمین! سائنس بتاتی ہے کہ زمین کے نیچے جو تبدیلیاں آتی ہیں اور زمین میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ان کی وجہ سے زلزلے آتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں جو زمین کے نیچے ہوتی ہیں یہ کرہ ارض کی باقی دیگر تبدیلیوں کے ساتھ بلکہ کائنات کی تمام تبدیلیوں کے ساتھ منسلک ہیں اور جڑی ہوئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں یہ بہت کچھ اکھاڑ پچھاڑ اور ارتقائی عمل کا سلسلہ پوری کائنات میں جاری رہتا ہے۔ یہ تغیر اور ارتعاش اس کائنات کی فطرت ہے۔ جیسے کسی نے کہا اور درست کہا کہ "ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں" یہ تبدیلیاں ہی تبدیلیاں ہیں جو کائنات میں ہوتی رہتی ہیں اور ہم انہیں دیکھتے رہے ہیں۔ ہم میں سے جن اشخاص نے علامہ اقبال کے وہ lectures تفصیل سے پڑھے ہیں جو انہوں نے مدراس میں دیے، وہ یہ جانتے ہیں کہ ان کے اجتہاد کے فلسفے کا مرکز بھی یہی تبدیلیاں اور تغیرات تھے جس سے کوئی مفر نہیں ہے، جس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

جناب چیئرمین! قرآن حکیم انسانی تاریخ کو ایک بڑے منفرد انداز سے بیان کرتا ہے۔ اس کے مطابق پوری کائنات قدرت کے احکامات کی فرمانبردار ہوتی ہے سوائے انسان کے۔ ایک دانشور نے بڑی خوبصورتی سے اسے یوں بیان کیا ہے کہ

"Divine regards the whole nature as muslim as everything there

except men who may or may not become muslims has surrendered itself

to God ". اس لئے یہ زلزلے کائنات کو پہلے سے ودیعت کئے ہوئے engrain instructions, اور قانون کی وجہ سے جس کی تابعداری اس کائنات کا ہر ذرہ کرتا ہے اور اس وجہ سے یہ زلزلے ممکن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو جزا و سزا یا عذاب اور ثواب کے عنوان میں تقسیم کرنا بالکل غلط ہے اور درست نہ ہوگا۔ آپ کو یاد ہوگا اور آپ کو تاریخ معلوم ہے کہ حضرتعمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ، دور خلافت میں ایک ایسی خشک سالی آئی تھی کہ ان دنوں کو سرخ آندھیوں کا سال کہا جاتا تھا۔ اس بے حد قحط سالی میں نامعلوم کتنی جانیں بھی ضائع ہوئی تھیں لیکن انہوں نے کیا کیا؛ انہوں نے اس کا نتیجہ نکالا اور ایک بہت بڑا فیصلہ کیا ، اس فیصلے پر ہمیں سب کو غور کرنا چاہیئے اور انہوں نے اس دور میں یہ فیصلہ کیا کہ چوری کی سزا جو کہ ہاتھ کاٹنے کی ہے، وہ بھی معطل کر دی یعنی فیصلے کئے جاتے ہیں، بات عذاب اور سزا سے آگے جاتی ہے۔

جناب والا! 8 ا کتوبر کو آٹھ بج کر اکاون منٹ پر زلزلہ آیا اور جس کا دورانیہ کئی منٹ کا بتایا جاتا ہے۔ اسے بیرونی ملک کے اخبار The Guardian نے مختصراً اور بڑے precise انداز میں یوں بیان کیا ہے کہ

> "The South Asian earthquake is the latest in this year some of the worst disaster ever"

اس سال کے مہلک ترین حادثات میں Tsunami کانام لیا جاتا ہے، قطرینہ کا نام لیا جاتا ہے، ریٹا کا نام لیا جاتاہے، ایران میں زلزلہ آیا تھا، جاپان میں بھی زلزلہ آیا تھا لیکن پاکستان کا زلزلہ ہلاکت کے لحاظ سے ان سب سے بڑا زلزلہ گنا جاتا ہے۔ اتنے بڑے حادثے اور عظیم سانحہ سے نپٹنے کے لئے ہم تیار نہیں تھے اور نہ کوئی ملک تیار رہ سکتا ہے اور نہ کوئی ملک تیار تھا۔ اس بڑے حادثے کے ساتھ ساتھ اس وقت دوہزار سے زیادہ بڑے اور چھوٹے جھٹکے آ چکے ہیں، ان میں سے چند ایک Richter scale 6 تک بھی پہنچے ہیں۔ ان سے جانی نقصانات تو شاید کم ہوئے لیکن land slide کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور لوگوں کے اعصاب بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اب موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے۔ جیسے کہا جاتاہے کہ "Troubles do not come singly, they

come in a swarm" کوئی بھی اکیلی حکومت ان تمام مشکلات پر اکیلے قابو نہیں پا سکتی، اس کا مقابلہ ساری قوم کو کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین! اقوام متحدہ اور بیرونی ممالک نے یقیناً مثبت ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگرچہ یہ ردعمل مثالی نہیں ہے اور کئی لحاظ سے ناکافی بھی ہے۔ اس پر میں تھوڑی دیر میں عرض کروں گا لیکن پاکستان کے عوام نے ہر لحاظ سے قیادت مہیا کر دی ہے۔

Let me state that this time, it is the people of Pakistan who have given the lead to us. They have led the Government. People of Pakistan have led the Government. They have led the political parties, and given lead to the political leaders. Let us therefore admit this fact and whole heartedly salute the people of Pakistan for the lead they have provided to all of us. They have provided us a lead in generosity, in dedication, in volunteerism, they have showed us the way to face challenges in the worst situation.

جناب والا! زلزلہ کے بعد کچھ باتیں عیاں ہو گئی ہیں، ایک بات تو یہ عیاں ہوئی کہ ہم حادثوں سے نمٹنے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں تھے، ہمارے ہاں سرے سے کوئی ادارہ ہی موجود نہیں ہے۔ Disaster management کے لئے کوئی محکمہ نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب اسلام آباد کی ایک بلڈنگ کا ملبہ گرا تو ہم اس کو اٹھانے کے قابل بھی نہیں تھے اور بیرونی امداد کے آنے تک وہ ملبہ نہ اٹھایا جاسکا۔ برطانوی ریسکیو ٹیم اگر بروقت نا آتی تو شاید جو لوگ زندہ بچائے گئے وہ بھی نا بچائے جا سکتے، ہم یقیناً ان کے مشکور ہیں۔ زلزلہ کے بعد ہی ہمیں پتا چلا کہ ہم نے اپنا geological survey بھی مکمل نہیں کروایا۔ ہم نے ابھی تک یہ پتا نہیں لگایا کہ ہماری زمین کے نیچے کون سے پلیٹیں ہیں اور ان titonic plates کا آپس میں کیا رشتہ، کیا تصادم اور کیا جھکاؤ ہے۔ یہ بات تو اب عام کی جا رہی ہے جس سے لوگوں کو اب پتا چل رہا ہے کہ ہماری صورتحال کیا ہے۔ لیکن اس لاعلمی کی وجہ سے کیا ہوا؟ ہماری عمارتوں کی تعمیر کے لئے جو ضروری، قوانین اور قواعد تھے وہ درست نہ بن سکے۔ جناب چیئرمین! اب ہمارے ہمسایہ دوست

چین نے اس معاملے میں پیش رفت کی ہے، وہ سروے کر رہے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ اب زیر زمین حالات کا ایک قابل اعتماد اور مکمل نقشہ ہمارے سامنے آ جائے گا۔ ہم حکومت چین کے مشکور ہیں۔

زلزلے کے بعد یقینی طور پر ایک بات جس کا انکشاف تو پہلے ہی تھا لیکن اب ایک نئے انداز سے احساس ہوا کہ ملک میں کرپشن بہت دور تک جا چکی ہے جس کی وجہ سے ہلاکتوں میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ مارگلہ ٹاور جو ایک خوبصورت رہائش گاہ تھی وہ قبرستان بن گئی۔ سرکاری عمارتیں، جیسا کہ ابھی ذکر ہوا زمین بوس ہوگئیں، اسکولوں کے بچے، ظالم ٹھیکیداروں اور سرکاری ملازمین کی بے ایمانی اور کرپشن کی بھینٹ چڑھ گئے۔ گورنر سرحد، جناب کمانڈر خلیل الرحمٰن صاحب کا بیان میں دیکھ رہا تھا، انہوں نے کہا کہ ان کے صوبے میں اسکولوں کی وہ عمارات جو نئی بنی تھیں وہ پرانی عمارات کے مقابلے میں زیادہ نقصان میں رہی ہیں۔ یہ چیز اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بتدریج ہمارے درمیان کرپشن بڑھتی گئی ہے، یہ بات عیاں ہوئی۔ 8 اکتوبر سے پہلے کے پاکستان کا ایک نقشہ یہ سامنے آیا البتہ اسی سلسلہ میں یہ بھی ذکر کر دوں کہ اس اندھیرے میں روشنی ضرور دکھائی دی جب بالا کوٹ کا پرل اسکول میں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ وہ تمام تر تباہی کے درمیان بچا رہا کیونکہ اس کی management نے بتایا کہ انہوں نے اس building کی تعمیر ایمانداری سے کی تھی۔

جناب! زلزلے نے ثابت کیا مملکت جوکہ ذمہ دار ہوتی ہے اور مملکت سے میری مراد حکومت نہیں ہے، ہم سب، پوری مملکت، جو ذمہ دار ہے۔ یعنی State of Pakistan نے دیہی علاقوں کو بالکل نظرانداز کر رکھا ہے۔ ہمارے شہر تو بڑھے، ایک شہر سے دوسرا بڑا شہر بنا، ہم نے اسلام آباد آباد کیا، لاہور میں ترقی ہوئی، کراچی بھی بہت پھیلا لیکن ہم نے اپنے دیہات کو بالکل نظرانداز کیا۔ ہم نے جو بھی ترقی کی اپنے شہروں تک کی۔ اس میں دیہی علاقوں کو شامل نہ کرنے کی کوتاہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے وہ دیہاتی اور غریب لوگ جو دراصل ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، ان کے لئے ہم مواصلاتی انتظام بھی نہیں کر سکے اور وقت ضرورت ہم ان تک پہنچ بھی نہیں سکے۔ جناب چیئرمین! زلزلے نے یہ contrast بھی واضح کردیا کہ اگر چہ ہم نیوکلیئر طاقت تو ضرور ہیں۔ یہ نیوکلیئر طاقت اتنے ہیلی کاپٹر بھی نہیں رکھتی اور دنیا کی دوسری طاقتوں

سے ہیلی کاپٹر منگواتی۔ یہ contrast ۸ ا کتوبر سے پہلے ہمارے ذہنوں میں نہ آسکتا تھا۔ زلزلے نے واضح کیا کہ ملک میں قیادت کے درمیان اشتراک نہیں ہے۔ احتجاج کے لئے ہاتھ میں ہاتھ لئے ہم اکثر کھڑے ہوئے ہیں لیکن ایک ایسے بحران کے لئے جس میں کتنی ہی جانیں چلی گئیں ، کتنے گھر ہی تباہ ہوگئے ، کتنی ہی خواتین بیوہ ہوگئیں ، کتنے ہی بچے یتیم ہو گئے ، کتنے زکوٰۃ دینے والے سڑکوں پر آگئے اور امداد کا انتظار کر رہے ہیں ، اس بحران کے لئے میں نے سیاسی قائدین کو ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر اکٹھے چلتے نہیں دیکھا۔ یہ ۸ سے پہلے کا پاکستان، ۸ ا کتوبر سے پہلے پاکستان کا اجمالی نقشہ ہے ۔ بہت سی اور تفصیل ہوسکتی ہے ۔ لیکن وقت تھوڑا ہے ۔ لیکن ۸ ا کتوبر کے بعد قوم جاگ اٹھی ، یوں جاگی کہ اس نے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ مارگلہ ٹاورز پر عام لوگوں کو میں نے دیکھا اور آپ نے بھی دیکھا جو اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر ملبہ لے جا رہے ہیں، وہ جانتے تھے کہ ایک ایک اینٹ اٹھا کر لے جانے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا لیکن اپنی کوششیں انہوں نے جاری رکھیں ۔ایک تختہ کوئی اٹھائے جارہا ہے تو ایک بچہ اینٹ اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ لوگ ، اس طرح کے لوگ جنھوں نے انتظار نہیں کیا کہ کوئی آکر ان کو کیا سمجھاتا ہے اور جس کو جیسے موقع ملا آگے بڑھ کر کام کرتا گیا ، کوشش کرتا رہا تاکہ کسی کی جان بچاسکوں تو یہ ہیں اصل پاکستان کے وارث ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ پاکستان کو بنائیں گے ۔

جناب! ہمارے میڈیا کے کیمرے اور رپورٹرز ابابیلوں کی طرح پہنچے، وہاں پہنچے ، جہاں پہنچنا بڑا مشکل تھا ، اطلاعات مہیا کیں ۔ میں ان کی رپورٹ دیکھتا رہا جناب چیئرمین ! میں آپ کو اپنے تاثرات پیش کرنا اور اس میں شریک کرنا چاہوں گا ۔ میرے نزدیک جس خوبصورتی سے، جس انداز سے اور پورے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے میڈیا نے ، الیکٹرانک میڈیا نے اور ٹیلیوژن نے اطلاعات پہنچائی ہیں ، میرے خیال کے مطابق انہوں نے اتنا عمدہ کام کیا ہے کہ سی این این اور بی بی سی انکے سامنے طفل مکتب نظر آئے، وہ ان سے آگے نکل گئے ، اچھا کام کرکے دکھایا۔ ہم سب ان کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔

میں ایک اور واقعے کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا ۔بہت ساری یہاں تفاصیل دی گئی ہیں لیکن ہر شخص اپنے اپنے انداز سے سنتا اور بیان کرتا ہے ۔ میں نے ایک اخبار میں ایک تصویر

دیکھی ۔ ایک بازیگر اپنے عجیب و غریب حلیئے میں مظفرآباد میں یا بالاکوٹ میں بہت سارے بچوں کو سامنے بٹھا کر مختلف حرکتوں سے ان کو خوش کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور کچھ بچوں کے چہرے پر مسکراہٹیں بھی آئی تھیں۔ جب میں نے یہ تصویر دیکھی اور بازیگر کو دیکھا ، جس کو لوگ magician کہتے ہیں تو میرے دل سے یہ آواز اٹھی کہ جس نے ان بچوں کے چہرے پر مسکراہٹیں لا دی ہیں، وہ جنت کا مستحق ہو گا ۔ یقینی طور پر یہ اس بازیگر کا کام تھا کہ اس نے خوشیاں بانٹیں جس کو شاید لوگ مذاق سے دیکھتے ہوں گے۔

ہم میں ہر ایک نے اس لائن مین کی داستان بھی پڑھی ہے جس کا خاندان تباہ و برباد ہو گیا تھا اور انہوں نے اپنے خاندان کے لوگوں کو دفنانے کے بعد صبح شام جاکر اپنا کام شروع کر دیا۔ ٹیلیفون کا محکمہ بہت بدنام محکمہ ہے لیکن یہ لائن مین وہ تھے جنہوں نے ہر قصبے کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کے لئے دن رات کام کیا اور یہ سلسلہ جاری ہے ۔

بریگیڈیر صاحب کا ذکر ہوا جنہوں نے اپنے بچوں کو دفنایا لیکن فوراً ہسپتال میں کام شروع کردیا ۔ ان کا یہ فقرہ مجھے یاد آتا ہے ۔ ذکر ان کا آتا ہے لیکن بعض فقرے ایسے ہوتے ہیں جو بڑے پر اثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا I have started working so that others may live. جناب چیئرمین ! یہ جذبہ کہ others may live یہ بہت ہی خوبصورت جذبہ ہے ۔ میں خود چیئرمین سینیٹ کے ساتھ مظفر آباد گیا ہوں ۔ آپ میرے ساتھ نہیں جاسکے ہمارے کچھ اور ساتھی بھی گئے تھے ۔ وہاں ہم نے بے شمار NGOs کو کام کرتے دیکھا ۔ ان کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ ہر ایک کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے سب نے بہت عمدہ کام کیا ہے ۔ میں نے وہاں لاتعداد نوجوانوں کو دیکھا ہے نہ معلوم کہاں کہاں سے آئے ہوئے تھے ۔ Jeans میں بھی تھے ، شلوار کرتے میں بھی تھے caps بھی پہنے ہوئے تھے اور ہرے رنگ کے رومال بھی لپیٹے ہوئے تھے ہر قسم کے نوجوان تھے جو میں نے وہاں دیکھے اور میں ان کے چہروں کو دیکھتا تھا ، ان کی کوششوں کو دیکھتا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ میں نے جو پاکستان کی نوجوان نسل وہاں دیکھی ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایسی نسل ہے جو پاکستان کی آئندہ قیادت سنبھالنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔

میرے ملک کے فنکاروں اور فنکاراؤں نے جو کام کیا ہے وہ ان کے فن کو جلا بخشے گا۔

آٹھ اکتوبر کے بعد کا شکار حساس' گداز دل اور حب الوطن بن چکا ہے ۔ جناب والا! ایک اور خوبصورت بات ہوئی ہے اتنا طوفان آیا ہے ' اتنی تباہی ہوئی ہے لیکن یہ جذبہ ہے کہ تعلیم ضرور دی جائے اور یہ جذبہ ہے کہ ہم نے تعلیم ضرور حاصل کرنی ہے اگر اس قوم کو مواقع دیئے جائیں گے تو نہ معلوم ہم کہاں سے کہاں چلے جائیں گے ۔" ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی والی" بات ہے۔

بالاکوٹ میں ٹینٹ کے نیچے سکول کھلا اور تمام بچے بیٹھے پڑھ رہے ہیں ۔ کیسے ان کا ذہن تعلیم کی طرف جاسکتا ہے کیا اچھا منظر تھا ان تمام تباہیوں کے باوجود میرے لئے یہ یقینی طور پر ایک بہت ہی مسرت کی بات ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وقت کا بھی خیال رکھیئے ۔

سینیٹر ایس ایم ظفر، تھوڑی سی بات کی اور اجازت دیجئیے ۔ایک عجیب و غریب معاملہ ہے جس کو یہاں بیان کرنا شاید ضروری ہو' ہر ایک نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن سب نے پڑھا بھی ہے یہ عجیب معاملہ یوں ہے کہ اس میں پاکستانی صلاحیت کا ذکر واضح ہوتا ہے جو شاید کسی اور قوم میں نظر نہ آئے ۔ پاکستان میں ملبے سے نکلنے والوں کی داستان بھی عجیب ہے ۔ آٹھ تاریخ کو واقعہ ہوتا ہے دس کو مارگلہ کے ملبے سے ایک عراقی ماں اور اس کا بیٹا زندہ برآمد ہوتے ہیں ۔ گیارہ کو مارگلہ ہی سے ایک مردہ ماں نے اپنی بچی کو سنبھالا ہوا تھا اور ڈیڑھ سال کی بچی زندہ سلامت نکل آتی ہے۔ یعنی پانچ دن کے بعد' پھر اس کے بعد گیارہ سال کا لڑکا جب ملبے سے نکلتا ہے تو نکلتے ہی اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا ہے ۔ مظفر آباد میں ڈیڑھ سال کی بچی چودہ تاریخ کو چھ دن کے بعد زندہ نکلتی ہے ۔ ایک اور پچھتر سال کی بوڑھی خاتون بارہ تاریخ کو یعنی سات آٹھ دن کے بعد زندہ نکلتی ہے۔ تاج النساء ایک اور بچی گیارہ دن کے بعد زندہ نکلتی ہے اور یوں بڑھتے بڑھتے اکیسویں دن کے بعد بھی لوگ زندہ سلامت نکلے اور پھر بتایا جاتا ہے کہ وہ نفسیاتی طور پر اور اعصابی طور پر درست تھے۔ مجھے کئی سفارتخانوں کے سفیروں اور لوگوں سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا ہے' وہ کہتے ہیں اور میں ان کو quote کرتا ہوں ۔ یہ ہم سب کا حق ہے کہ ہم معلوم کریں کہ ہمارے اندر کیا صلاحیتیں موجود ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی قوم میں جو قوت

مدافعت ہے وہ غیرمعمولی اور ماورائی ہے۔ ان کے الفاظ ہیں It is extra ordinary and awe inspiring.

ہماری قوم جو آٹھ اکتوبر کے بعد واضح ہوئی ہے اس کی روشن مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے نئے پاکستان کی بنیاد کس طرح رکھنی ہے میں اپنے موضوع کے آخری حصے پر آتا ہوں۔

مہاتما بدھ جو enlightenment کے Prophet تھے انہوں نے کہا ہے اور بڑی اچھی بات کہی ہے ہم سب کو یاد رکھ لینی چاہیے ہر قوم کو ریکارڈ رکھنی چاہیے ۔ if you want to know your past یعنی اگر آپ نے اپنے ماضی کا پتا کرنا ہو تو examine your present position اپنے آج کے حالات دیکھوتمہیں اپنے ماضی کا عکس نظر آجائے گا۔ آج کی گرتی ہوئی buildings دیکھو تو پتہ چل جائے گا کہ ماضی میں آپ نے کیا کیا تھا۔ اگر تمہارے پاس سامان نہیں ہے تو ماضی کا پتا لگ جائے گا کہ تم نے ہیلی کاپٹر کا انتظام نہیں کیا۔ If you want to know the past, examine your present condition and if you want to know future examine your present action. کہ آپ کیا کر رہے ہیں، اس سے آپ کو آپ کے مستقبل کاپتا لگ جائے گا۔ آئیں! ہم دیکھیں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

الحمدللہ ہمارے پاس موجودہ حالات میں بہت ساری چیزیں موجود ہیں۔حکومت سمیت تمام NGOs کے افراد نے اور اپنے ہر فرد نے اپنے ہموطنوں کے دکھ بٹانے میں بڑھ چڑھ کرحصہ لیا ہے۔ ہمارے media نے قابل قدر کام کیا ہے۔ NGOs کا ذکر کرتے ہوئے میں کسی ایک شخص کا ذکر نہیں کرنا چاہتا لیکن جناب چیئرمین! مجھے اجازت دیں کہ میں عبدالستار ایدھی کا ذکر ضرورکروں گا۔ ان کی گزشتہ خدمات اور اس بحران میں جس انداز میں وہ کام کر رہے ہیں اس کی بنا پر میں اس ایوان کی وساطت سے اور آپ کے ذریعے سے حکومت تک سفارش پہنچانا چاہوں گا کہ حکومت پاکستان ان کو Nobel prize کے لیے sponsor کرے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب والا! افواج پاکستان نے اس سارے بحران میں اپنے ادارے کا وقار بلند کیا ہے اور میں چاہوں گا کہ ان کے لیے عوام کے دل میں جو اچھے جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ ہم مل کر اس

میں اضافے کی کوشش کریں۔ حکومت نے یہ صحیح منصوبہ بندی کی ہے کہ اس نے دو ادارے قائم کیے ہیں ۔ relief and rehabilitation کے لیکن ابھی بہت سارے کام ہونے والے باقی والے باقی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ سیاسی جماعتوں اور حکومت کے درمیان ابھی تک اشتراک باہمی نہیں بڑھا جو وقت کی ضرورت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ چند سیاسی جماعتیں اپنے قائدین کو ملک واپس لانے کے لیے مطالبہ کرتی ہیں' ان کی خواہش ہے۔ ان کی یہ ضرورت یا ان کی خواہش اپنی جگہ قابل غور ہے' جائز بھی ہوسکتی ہے لیکن جب تک ایسا ممکن نہیں ہے کسی وجہ سے بھی تو کیا میں اس ایوان کے ذریعے ایک مختصر سی رائے دے سکتاہوں جس سے کچھ فرق پڑ سکے۔ ہمارے یہ تمام سیاستدان اہم سیاستدان ہیں' ان کی بڑی اہمیت ہے۔ انہوں نے اپنی اپنی جگہ کام کیا ہے۔ ان کے بہت سارے ماننے والے موجود ہیں لیکن وہ ملک سے باہر ہیں کیا وہ کلنٹن بش compact کے مطابق کوئی کارروائی نہیں کر سکتے ہیں؟ کیا وہ ملک سے باہر تینوں کے تینوں بیرون ملک اکٹھے ہوکر پاکستان کے لیے وہی کام نہیں کر سکتے ہیں جو کلنٹن اور بش جو دو مختلف پارٹی کے اور اختلاف رکھنے والے تھے' جو اس سے پہلے ایک دوسرے سے نہیں ملے تھے اور انہوں نے مل کے سونامی کے متاثرین کے لیے امداد جمع کی تھی۔ کیا یہ تینوں مل کر ایسا نہیں کر سکتے؟ اگر وہ ایسا کریں تو پھر ان کو ملک میں آنے سے کون روکے گا۔ ان کو لوگ خوش آمدید کہیں گے۔ کیوں نہیں ایسا کیا جا سکتا۔ چنانچہ آپ کی وساطت سے میں امید کرتا ہوں کہ یہ آواز ان تک پہنچے گی۔ کلنٹن Bush spirit کا مظاہرہ آج بڑا ضروری ہوگیا ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude

Senator S.M.Zafar: I shall try sir. Sir

حکومت نے درست کیا ہے کہ Donors Conference بلائی ہے۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ donors نے اب تک جو امداد دی ہے وہ ناکافی ہے' مثالی نہیں ہے۔ ہم سب مشکور ہیں ان کے۔ مشکور تو ہمیں ہونا چاہیے' احسان مند میں نہیں ہوں۔ میں واضح کردوں کہ آج کی دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں' جو Global world ہے' ایک دوسرے کی مدد کرنا اب کوئی مہربانی نہیں ہے' ذمہ داری ہے' انسانیت کی ذمہ داری ہے۔ ان donors کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہماری مدد کریں اور جب

وقت آئے تو ہم ان کی مدد کریں۔ان کی ذمہ داری کا احساس ان تک پہنچانے کے لیے Donors Conference جو رکھی گئی ہے میں امید کرتا ہوں کہ Donors Conference میں حکومت کی جانب سے جو سب سے اہم چیز پیش کی جائے گی اور ضرور پیش کی جانی چاہیے وہ transparency کا وہ طریقہ کار ہے donors کے سامنے پیش کریں کہ جو امداد آئے گی کس طریقے سے اس میں transparency اور شفاف پن قائم رکھا جاسکے گا۔ Donors کی اس کانفرنس کے بعد میری خواہش ہوگی جناب چیئرمین! اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے یہ بات پہنچاؤں کہ صدر مملکت مشترکہ پارلیمنٹ سے one point agenda پر یعنی اس بحران سے نپٹنے کے لیے اس پوری کی پوری پارلیمنٹ سے خطاب فرمائیں۔ یہ ان کا فرض بنتا ہے اور ہم سب کو چاہیے کہ ہم ان کو پوری طرح سے سنیں۔

Sir, I am on the last leg. ہمیں موقع ملا ہے کہ ہم زلزلے سے بہت سارے بحران کو مواقعوں میں تبدیل کر لیں ۔ We have now an opportunity to rebuild the area hit by the earth- quake and make it a show case for its future development.

جہاں تک وہ پہلے تھے اس سے آگے لے جانے کا ہمیں موقع ملا ہے۔ اگر زلزلہ نہ آتا تو وہ وہیں کے وہیں رہتے، ان کی ویسی ہی بری حالت رہتی۔ آج ہمیں موقع ملا ہے کہ ہم ان کو بہتر بنا ڈالیں۔ اگر ان کے سکول خراب تھے تو آج ہم اب ان کے سکول excellentبنا سکتے ہیں۔ یہ ہمیں موقع ملا ہے we should not lose this opportunity. We have an opportunity sir, to bring about a durable peace between the two neighbours India and Pakistan. تین راستے کھلے ہیں ، مزید باتیں کی جا سکتی ہیں Let us take this opportunity and see that we can make the peace process irreversible.

ایک اور موقع ملا ہے اور یہ وہ موقع ہے جس پر ہم نے اب تک عمل نہیں کیا۔ یہ ایک موقع جس پر آج ہم عمل کر سکتے ہیں اور اس کے لیے کوئی دقت نہیں ہوگی کہ ہم ایک دوسرے کی تعریف کرنا بھی سیکھیں۔ ایک دوسرے پر تنقید کرنا ہمیں بہت اچھی طرح آتا ہے ، بڑے اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں، تنقید ہونی چاہیے، تنقید کرنے سے بہتری ہوتی ہے لیکن کبھی کبھار ایک دوسرے کی تعریف کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ میں چاہتا تھا کہ اس محفل میں

اور قومی اسمبلی میں جہاں سب نے بہت اچھا کام کیا ہے، جس کی جتنی بساط تھی بہت عمدہ کام کیا ہے لیکن کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے ایم کیو ایم والے ساتھی جنہوں نے بہت اچھے کام کیے ہیں، بڑے وقت پر پہنچے ہیں، وہ اپنی تمام چیزیں بتانے کی بجائے یہ بتاتے کہ ایم ایم اے والوں نے کتنا اچھا کام کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ ایم ایم اے والے اپنے واقعات اور "الخدمت" کی کارروائی بتانے کی بجائے یہ بتا رہے ہوتے کہ پاکستان مسلم لیگ اور ایم کیو ایم نے کتنا اچھا کام کیا ہے اور یوں ایک دوسرے کی تعریف کرنے کا اور اس کو سیکھنے کا ایک سلیقہ، ایک opportunity ہمیں اس بحران نے دی ہے۔ آئیے! یہ سبق سیکھیں اور ہم آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

جناب والا! کچھ عرصے سے ملک میں نفرت کی فضا بہت بڑھ رہی ہے۔ میں ان بیرونی ممالک کے ساتھیوں کی بات دہرانا چاہتا ہوں جنہوں نے مظفر آباد میں ایک بچی جس کا نام وہ نہیں جانتے تھے، اسے "ایما" کہا تھا لیکن جب اس کو وہ نکال رہے تھے تو اچانک پھر زلزلہ آ گیا، وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے اور پھر جب واپس نکالنے آئے تو وہ بچی مر گئی اور تمام کے تمام بیرون ملک والے لوگ اس "ایما" کو جس کا نام وہ نہیں جانتے تھے، انہوں نے اس کو اپنا نام " ایما" دیا تھا، اس کی اس موت پر اور اپنے چھوڑ جانے پر اتنے پریشان تھے کہ وہ سب وہاں بیٹھے زار و قطار رو رہے تھے۔ اس نے ثابت کیا اور ہمیں یہ احساس دلا دیا کہ ہماری humanity ایک ہے، انسانیت ایک ہے، سب انسان ایک دوسرے سے مل کر اور محبت کرکے رہ سکتے ہیں۔ We have an opportunity to co-relate ourselves with the rest of humanity.

جناب والا! یہاں پر NATO کا بہت ذکر ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ساتھی سینیٹر اس پر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔ اس جانب سے ان کے یہاں موجود ہونے پر جائز یا ناجائز قسم کے اعتراض بھی ہوئے ہیں۔ اس اعتراض کی موجودگی میں، میں اپنی رائے صرف اتنی دوں گا کہ یہ ایک حساس معاملہ ہے، اس لیے حکومت کو چاہیے کہ جلد سے جلد اب جبکہ ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہو چکے ہیں، جب ہماری فوج اب اس پوزیشن میں ہے کہ وہ حالات کو سنبھال سکے جو کہ پہلے بہت بحرانی تھے، ان سے ہم نکل چکے ہیں تو وہ NATO کے واپس جانے کی تاریخ جلد سے جلد مقرر کر دے۔

ان الفاظ کے ساتھ آخر میں دو باتیں اور کہوں گا

let us try to hold a simple truth in our mind that yesterday is gone. No matter what has happened in the past , it is over, it cannot be undone. Present is the moment, let us strive and make the best and the most positive use of every moment making it each a special day let us and our future generation say that this was the finest moment of this nation. Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، شکریہ۔ آج کا موضوع ذکر بہت اہم ہے دل تو چاہتا ہے کہ مقررین حضرات جتنا چاہیں بولیں، خیال رکھیے گا کہ جتنا زیادہ وقت ایک مقرر لیتا ہے اگلے کی باری نہیں آئے گی۔ میں گزارش کروں گا سید مراد علی شاہ صاحب سے کہ اپنے خیالات کا اظہار اختصار کے ساتھ کریں۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ ، شکریہ جناب! اس موضوع کے اوپر کافی بولا جا چکا ہے اور میں کوشش کروں گا کہ میں repetition نہ کروں۔ اس موضوع کے اوپر جناب رضا ربانی صاحب، پروفیسر خورشید صاحب، ابراہیم صاحب اور دیگر ارکان نے جو کچھ کہا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور ہماری بھی وہی رائے ہے۔ جناب والا! سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی ہے کہ جس وقت یہ earthquake آیا تھا، یہ تاثر دیا جا رہا تھا کہ یہ معمولی واقعہ ہے۔ ہمارے شیخ رشید صاحب نے کہا کہ اتنی زیادہ اموات نہیں ہوئیں۔ ان اموات کا اسی وقت پتا چل گیا تھا جب ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس علاقے کا سروے کیا گیا۔ تمام علاقہ ختم ہو چکا تھا۔ اسی وجہ سے وہ اطلاع باہر کے ممالک میں بھی نہیں گئی۔ ہم آہستہ آہستہ اموات کی تعداد کو بڑھاتے رہے۔ اس وقت بھی casualties کی جو تعداد بتائی جا رہی ہے وہ بہت کم ہے۔ تمام ملک ختم ہو چکا ہے اور اس میں ہم نہیں سمجھ سکے کہ کیا حکمت تھی کہ اموات کو کم بتایا جائے۔ اس کو حقیقتاً اگر اس وقت بیان کیا جاتا تو بہت زیادہ امداد کی امید کی جا سکتی تھی۔ چونکہ آہستہ آہستہ بڑھاتے گئے اس لئے ہمیں وہ نتائج نہیں مل سکے۔

یہ بہت بڑا المیہ تھا پندرہ ہزار سکول دونوں جگہوں پر ختم ہوئے ۔ بچے ، بوڑھے اور عورتیں شہید ہوئیں۔ ابھی جو شیر افگن خان نیازی نے کہا کہ چودہ سو افسر اس میں مارے گئے۔ یہ بہت بڑا المیہ اس قوم کے اوپر آیا تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس کو قومی انداز میں ڈیل کیا جاتا لیکن ایسا نہ کیا گیا۔ سب سے زیادہ تو اموات ہماری فوج کی ہوئی ہیں۔ فوج کے بہت سارے جوان، اگر میں یہ کہوں کہ دونوں جنگوں میں اتنی casualties نہیں ہوئیں جو اس وقت لائن آف کنٹرول پر ہوئی ہیں۔ فوج اس وقت state of shock میں تھی اور اسے 72 گھنٹے وہاں پر پہنچنے میں لگے۔ اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ اگر فوج صحیح وقت پر آجاتی تو ممکن ہے کہ لوگ بچ جاتے ۔

ان لوگوں کا خیال ہے کہ جیسے افغان مہاجرین کے لئے خیمہ بستیاں بنائی گئی تھیں اس طرح اس کو بھی deal کیا جائے۔ افغان مہاجرین کا معاملہ اور تھا، انہوں نے واپس جانا تھا اور یہاں پر ان کا stay permanent نہیں تھا۔ یہاں پر جو علاقہ ہے اس میں ہر انسان کے چند ایکڑ، چند کنال زمین ہوتی ہے اور اس کے اوپر اپنے مویشیوں سمیت اس پر رہتا ہے۔ وہیں سے وہ کھانا کھاتا ہے، وہیں سے اس کو روزی ملتی ہے۔ اب اس کو وہاں سے dislodge کر کے اٹھا کر شہر میں urbanisation کریں تو وہ مسلسل آپ کے اوپر ایک liability ہو گی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس کی جو جگہ ہے اسی جگہ اس کو امداد دی جاتی، اس کو گھر بنانے کے لئے کچھ دیا جائے اور اس کو وہیں پر رکھا جائے بہ نسبت اس کے کہ اس کو ایک بڑی خیمہ بستی میں لا کر kill کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کو نظر انداز کیا گیا۔ ابھی تک ہمیں بہت ساری چیزوں کا پتا نہیں ہے، کیا ہو رہا ہے، کیا ہو چکا ہے، کیا ہونے والا ہے ہمیں اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے اور civilian supremacy کو نگاہ میں نہیں رکھا گیا۔ ان کا یہ خیال ہے کہ جیسے فوج میں اور بھی لوگ ہوتے ہیں، نائی ہوتے ہیں، باورچی ہوتے ہیں، اس طرح ایک پارلیمنٹ کی فوج بھی بنائی ہوئی ہے جو ہماری بڑی ہتک ہے۔ ایسی پارلیمنٹ کو جس کو پوچھا بھی نہیں جاتا اس کی supremacy ختم ہو چکی ہے۔ یہ پارلیمنٹ اس لئے ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے آئینی تبدیلیاں آتی ہیں۔ اگر اس کو روکا جائے تو پھر سڑکوں کے اوپر فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اب لوگ مایوس ہو چکے ہیں۔ ultimately کسی ایک پوائنٹ پر اتفاق کر کے، ایک عمومی جدوجہد کرنی ہوگی۔ یہاں پر جمہوریت کو establish کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ یہاں پر ہم

مایوس ہو چکے ہیں کہ اس طریقے سے حکومتیں نہیں آسکتیں۔

مسلم امہ کی طرف سے، مسلمانوں کی طرف سے، حکومتوں کی طرف سے ہمیں بہت زیادہ امداد ملی ہے۔ باقی لوگوں نے بھی امداد دی ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ہمارا تعلق ان کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر تھا لیکن اس بنیاد کو ختم کرنے کے لئے یہاں پر secularisation کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہاں enlightened moderation کے نام سے ابھی میرے سوال کے جواب میں وزیر صاحب نے بتایا کہ ہم نے صرف خطیب نکالے ہیں۔ اب وہی خطیب ہوتے ہیں جو فوجیوں کا moral بلند کرتے ہیں، جو انہیں غازی بناتے ہیں، جو انہیں جہاد کے لئے تیار کرتے ہیں۔ یہ روح محمد ان کے جسم سے نکالنے کے لئے صرف خطیب نکالے ہیں باقی فوج میں کوئی کمی نہیں کی گئی ہے۔

اسی طرح ابھی انہوں نے فرمایا کہ بہت دنوں بعد بھی جو لوگ نکلے انہوں نے نعرہ تکبیر کہا، یہ اسلام ان کے جسم میں تھا جس کی وجہ سے انہوں نے یہ سختی برداشت کی اور وہ discourage نہیں ہوئے یا moral ان کا نہیں گرا۔ اب یہی چیز ہمارے دشمن کی نظر میں سب سے خطرناک ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے ہماری ایجوکیشن پالیسی میں اور ہماری آرمی میں secularisation جو ہماری قرارداد مقاصد کے منافی ہے، جس کے لئے ہم نے سو دو سو سال انگریزوں کے خلاف جدوجہد کی ہے اور جس کے نتیجے میں یہ آزاد ملک بنا ہے۔ جس کی بنیاد قرارداد مقاصد ہے اس ملک کو secularise کرنے کے لئے مختلف نعرے، enlightened moderation کیا کیا بنایا جاتا ہے اور اس طرح وہ روح محمد جو لوگ دس گیارہ دن تک ملبے میں دبے ہوئے تھے جب وہ نکلے تو ان کے اندر موجود تھی۔ یہ نیٹو کی جو فوج آئی ہے اس کے لئے یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس کو نکالنے کے لئے ہماری حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ ایجوکیشن کو secularise کیا جائے۔ یہ ہماری قوت ہے اس کو ختم نہ کیا جائے اور جو ہماری قوم کا مزاج ہے اس کو promote کیا جائے بہ نسبت اس کے کہ اس کو ختم کیا جائے۔ کشمیر کے مختلف پوائنٹس جو کھوئے گئے ہیں ان کا فیصلہ پہلے ہو چکا تھا۔ یہ زلزلے کی وجہ سے نہیں ہے۔ یو این او نے یہ بیان پہلے بھی دیا ہے کہ یہ پہلے فیصلہ ہو چکا تھا۔ ہندوستان کے ساتھ سرحد کے فیصلے بغیر پارلیمنٹ میں لائے، بغیر کابینہ میں discuss کئے پہلے ہی ہو چکے تھے۔ ان فیصلوں کے

باوجود، " کوچہ رقیب میں، میں سر کے بل گیا"

لیکن وہاں من موہن سنگھ نے ابھی سارک کانفرنس میں بتایا کہ یہ failed state ہے اور یہ ہمارے گرنے اور اتنا نیچے جانے کا نتیجہ تھا۔ اس طرح اس قوم کے اندر جو روح محمد ہے، جو قوت ہے، اس کو promote کرنے کی بجائے اس کو خراب کیا جا رہا ہے۔ اس طرح سب سے زیادہ اعتراض ہمیں NATO forces پر ہے۔ آج "نیوز" میں بیان آیا ہے کہ یہ یہاں پر رہیں گی جب تک ہم چاہیں گے۔ پہلے تو یہ تھا کہ 90 دن کے اندر یہ چلی جائیں گی لیکن اب انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے آئے ہیں اور اپنی مرضی سے جائیں گے۔ ایک ہزار فوج کو یہاں پر رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری کیوبا نے امداد کی ہے، باقی ملکوں نے بھی کی ہے، ڈاکٹر بھیجے ہیں، نرسیں بھیجی ہیں، فوجیوں کی کیا ضرورت تھی؛ ماسوائے اس کے کہ پرویز مشرف صاحب کی popularity اس وقت عوام میں کم ہو رہی ہے۔ اگر general appraising تو ان کو بچانے کے لئے اس بہانے کہ ہم نے nuclear weapon کو بچانا ہے تو وہ interference کریں تو اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو اپنی قوم کے اوپر اعتماد نہیں کرتا، جو باہر دیکھتا ہے، باہر کی support پر اس کی تمام جدوجہد ہے، اس کی تمام stability اسی پر مرکوز ہے۔ اس کی بجائے وہ قوم کے ساتھ اپنے آپ کو شریک کرتا اور پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیتا تو اس کی قوت بڑھتی، باہر کے لوگ کب تک اسے بچائیں گے۔ کب تک اس کی امداد کریں گے۔ یہ چند معروضات تھیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اب میں درخواست کروں گا محترمہ کلثوم پروین صاحبہ سے کہ انہوں نے شادی پر جانا ہے، ذرا تھوڑا بولیے گا ورنہ شادی رہ جائے گی۔

سینیٹر کلثوم پروین : ہمیں محترمہ نیلوفر صاحبہ نے بلایا ہے کوئی چار بچے اور چار بچیاں لاوارث ہیں ان کی شادی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ایک کار خیر ہے لیکن میں ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ دونوں side کے ممبران اپنی اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو جا رہے ہیں۔ کون سا ایسا ضروری کام ہے جو اس وقت زیادہ ضروری ہے۔ جناب چیئرمین! میرا تو خیال یہ تھا کہ یہ ہاؤس آخری وقت تک بھرا رہے گا۔ لوگ درد ناک کہانیاں،

اس کے پیچھے چھپی ہوئی حقیقتیں جانیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ممبر اتنے زیادہ مصروف ہیں کہ وہ یہاں پر صرف بولنے کے انتظار میں ہیں۔ آپ کو بھی ایک سزا دی ہوئی ہے کہ آپ بھی بیٹھیں اور ہماری باتیں سنیں۔ میں نے اگر آپ کو ہی سنانی ہیں تو کلیٹ میں آجائیں، میں اور آپ بات کرلیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Anyway thank you for the offer.

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین۔ چیئرمین صاحب میرا علم تو نہایت ہی محدود ہے اور میں اپنے علم کو نہایت ناقص بھی کہوں گی کیونکہ کم از کم میں یہ دعویٰ کرنے کی حقدار نہیں ہوں اور نہ میں اس پوزیشن میں ہوں کہ آٹھ اکتوبر جو کہ ہمارا مقدر بن گیا ہے، اس قیامت صغریٰ کو جس نے ہمارے جسم کا ایک پورا حصہ ناکارہ کر دیا ہے، اسے صرف اور صرف ارضیاتی تبدیلیوں، پلیٹوں کی حرکت یا ایسی سائنسی ٹیکنالوجی کا نام دوں۔ جناب چیئرمین! میرا ایمان ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ ہمارے دلوں کے حال کو بہتر جانتا ہے۔ جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں کہ قوموں کے اعمال، ان کی غلط روش عذاب الہیٰ کا سبب بنتے ہیں۔

آجاؤ گے اک روز جو حالات کی زد پر
ہو جائے گا معلوم خدا ہے کہ نہیں ہے

جناب چیئرمین! پانچ منٹ میں احساس ہو گیا کہ انسان کتنا کمزور ہے۔ انسان کتنا بے بس ہے۔ وہ انسان جو بڑے بڑے دعوے کرتا ہے، وہ انسان جو چاند پر پہنچنے کی بات کرتا ہے، وہ انسان جو چاند پر رہنے کی بات کرتا ہے، اس انسان کو پتا بھی نہ چلا ایک سیکنڈ کے اندر زمین بوس ہوگیا، صرف چند لوگوں کی آوازیں آتی رہیں اور وہ آوازیں بھی آتے آتے دب گئیں۔

جناب چیئرمین! میرے تمام بھائیوں نے اس سائیڈ سے بھی اور اس سائیڈ سے بھی اتنی اچھی باتیں کہی ہیں، اتنا اچھا کہہ دیا ہے کہ 65 کے بعد احساس ہو رہا ہے کہ میری قوم کتنی یکجا ہے۔ ہمیں واقعی ایک دوسرے سے محبت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہم اپنے اپنے مفادات کے لئے اپنی اپنی سیاست کے لئے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں ورنہ دلی طور پر، قلبی طور پر ہم سب ایک ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے ملک میں آٹھ اکتوبر کو جو قیامت صغریٰ برپا ہوئی اور جس قدر تباہی آئی اور جو حالات وہاں پر ہیں اس حقیقت کو الفاظ کا روپ دینا شاید میرے بس کی بات نہیں ہے۔ جناب سواتی صاحب کے بڑے خوبصورت الفاظ جوکہ ان کے جذبات کا بھی ساتھ دے رہے تھے کیونکہ یہ وہیں کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے تمام حالات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو لاشیں نکالتے ہوئے دیکھا۔ مگر یہ زندہ قوموں کی نشانی ہے۔ بلوچستان سے لے کر خیبر تک عوام نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں، بہنوں، بچوں، بچیوں اور میرے بزرگوں کی مدد کی اور اپنے زندہ قوم ہونے کا ثبوت دیا۔ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک پاکستانیوں نے بھی اس درد کو اتنا ہی محسوس کیا اور دل کھول کر امداد دی۔

جناب چیئرمین! اگرچہ بین الاقوامی برادری نے بھی دل کھول کر عطیات دیے۔ خاص طور پر اسلامی ممالک قابل ذکر ہیں۔ مگر یہ امداد اس وقت کی ضرورت سے بہت کم ہے۔ ہم سونامی کی بات کرتے ہیں جوکہ ترقیافتہ ممالک میں آیا۔ ہمارے ملک میں جو ۸ اکتوبر کو تباہی آئی ہے اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ شاید اس کمی کا سبب بھی ہماری کوتاہی ہے کہ ہم بین الاقوامی برادری کو بروقت بتانے میں ناکام رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں آنے والی تباہی اور بربادی کا دائرہ کار بہت وسیع تھا۔ اس کا دائرہ کار اتنا بڑا تھا کہ شاید دنیا کے ترقیافتہ ممالک بھی اس قسم کی تباہی سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیار نہ ہوں۔ فوری طور پر تباہ حال لوگوں، زخمیوں اور مرنے والوں کی میتوں کو نکال کر جو کچھ کیا گیا وہ ان کے وسائل کی کمی کی وجہ سے بہت بہتر کیا گیا۔ جناب چیئرمین! ہر ادارے میں کام کرنے کی اور اسے بہتر بنانے کی گنجائش ہوتی ہے لیکن یہ کہنا کہ سب کچھ غلط اور خراب ہے، میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی جو لوگ ننگے پاؤں اور ننگے سر ان لوگوں کی مدد کے لئے دوڑے۔ جنہوں نے یہ بھی پرواہ نہ کی کہ اس علاقے میں ابھی تک زلزلے آرہے ہیں بلکہ کئی لوگ دوران امداد شہید ہو گئے۔ کافی آنے والی امداد دریائے کنہار اور دریائے نیلم کی نذر ہوگئی مگر لوگوں نے پھر بھی اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی اور وہاں تک پہنچنے میں جس قدر جلد ممکن ہو سکا لوگ وہاں پہنچے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کڑے وقت میں بجائے اس کے کہ ہم تیرا اور میرا کریں، بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ آپ نے یہ کیا یا میں نے یہ کیوں کیا؟ میں

سمجھتی ہوں کہ اس وقت نہ تو اپوزیشن اور نہ کوئی Government کا ہے۔ ہم سب ایک ہیں۔ جس طریقے سے ہرشخص نے درد محسوس کیا اورمحسوس کر رہا ہے اورکرنا چاہ رہا ہے اور اس سے آگے بھی کام کرنے کے لئے تیار ہے' میرا خیال ہے کہ کوئی فرق نہیں رہے گا۔ جناب چیئرمین! جن لوگوں پر یہ آفت اورمصیبت ٹوٹی ہے' وہ کوئی بھیک مانگنے والے' خیراتی یا سڑک پر بیٹھنے والے لوگ نہیں تھے۔ وہ بھی ہماری طرح کے لوگ تھے۔ ہماری طرح گھروں میں رہتے تھے۔ ہماری طرح عزت دار لوگ تھے اور ہماری طرح ان کے گھر بار اور بچے تھے۔

جناب چیئرمین! یہاں میں صرف چند تجاویز دوں گی۔ آج ہی گاؤں سے کوئی ۹ بندے آئے ہیں۔ میں نے سیکرٹری سینیٹ سے بھی بات کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے گھر بالاکوٹ میں تباہ ہو گئے ہیں۔ ان کی عزت نفس انہیں یہ نہیں کہنے دیتی کہ وہ ۲۰ یا ۲۵ ہزار کے لئے ہاتھ پھیلائیں یا وہ لائنوں میں کھڑے ہو جائیں۔ جناب! یہ لوگ چاہ رہے ہیں کہ ان کی اس تباہی میں کچھ دروازے' کھڑکیاں اور روشدان بچ گئے ہیں۔ ہمیں تھوڑی سی مدد اور دی جائے تاکہ ہم ان گرے ہوئے گھروں کو دوبارہ بنا سکیں۔ آخر اتنی سردی میں یہ لوگ کب تک خیموں میں رہیں گے یا ہم کب تک ان کو خیمہ بستیوں میں رکھیں گے؟ ان کے لیے اس شدید سردی میں خیمے provide کرنا' وہاں ان کو رکھنا' وہاں ان کو میڈیکل treatment دینا میرا خیال ہے ناممکن ہے۔ اگر ان لوگوں کو سہارا دے کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر خود کام کرنے دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ وہ اپنا غم بھی بھول جائیں گے جو ان کے بچوں کا ہے' جو ان کے گھروں کا ہے' جو ان کے ماں باپ کا ہے' جو ان کے خاندان کے ختم ہونے کا ہے۔ ایک تو وہ اپنے کام سے مصروف ہو جائیں گے۔جناب چیئرمین! اس تباہ کاری کے زلزلے میں بچوں کی بہت بڑی تعداد ' یعنی آنے والی ایک نئی generation تقریباً ختم ہو گئی ہے ۔ کچھ بچے جو بچ گئے ہیں وہ معذور ہیں اور زیر علاج ہیں ۔ بدقسمتی سے کچھ بچے علاج کے لیے پنڈی ' اسلام آباد ' لاہور یامختلف شہروں میں shift کیے گئے ہیں۔ اب حال یہ ہے کہ ایک coordination نہیں ہے' لوگوں سے رابطہ نہیں ہے' کہ لوگ پتہ کریں کہ میرا بچہ ' میری ماں کس ہسپتال میں ہے ' مجھے کہاں جانا چاہیے ہم کہتے ہیں کہ آپ TV دیکھیں' آپ ریڈیو سنیں' جناب چیئرمین !جن بیچارے لوگوں کاسب کچھ لٹ گیا ہے کیا ان کے پاس time ہے کہ ریڈیو' ٹی وی' یا اخبار جیسی خبریں پڑھیں۔

لوگوں کے درمیان ایک رابطہ انتہائی ضروری ہے تاکہ بچھڑے ہوئے لوگ خاص طور پر وہ معصوم بچے جن کو اپنے نام بھی پورے طریقے سے یاد نہیں ہیں۔ اب یہ معلوم نہیں ہے کہ کچھ بچے بالاکوٹ، کچھ گڑھی دوپٹہ سے چلے گئے کچھ علاج کے لیے پنڈی میں ہیں' ان لوگوں کا ایک دوسرے رابطہ بے انتہا ضروری ہے۔ یہ گورنمنٹ کے اولین فرض میں ہے کہ وہ ایسے سنٹر انہی علاقوں میں قائم کریں اور ان بچوں کے نام باقاعدہ اعلان کیے جائیں جو کہ مختلف ہسپتال میں مختلف اداروں میں مختلف NGOs کے پاس ہیں تاکہ ان ماں باپ کو یا ان ماؤں کو جو آج بھی اجڑے مکانوں کو کھود کھود کر اپنے بچوں کو تلاش کررہے ہیں۔شاید کسی ایک ماں کا گوشہ دل کچھ نہ کچھ مطمئن ہو سکے۔

جناب چیئرمین! کل ایک donor کانفرنس ہو رہی ہے یہ ایک بہت ہی اہم کانفرنس ہے۔ اس میں ساری دنیا کے ممالک کے جو donors ہیں وہ آئیں گے اور آ کر حالات کا جائزہ لیں گے کہ پاکستان کوکس قدر امداد کی ضرورت ہے۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ انہیں صدر مملکت جناب پرویز مشرف ، پرائم منسٹر اور آپ خود ان علاقوں کا visit کرائیں ، انہیں دورہ کروائیں کہ کتنی وسیع پیمانے پر تباہی پھیلی ہے۔ سکول ، گھر ، مدرسے ، ہسپتال دفتر جنگلات چرند پرند کچھ بھی تو نہیں بچا ۔اس کو بنانے میں میرا خیال ہے دس سال کا عرصہ درکار ہے اور دس سال تک شاید ہمیں کوئی relief تو نہ دیں تو کسی نہ کسی حوالے سے کوئی اگر عمارات بنانے کے لیے کہہ رہا ہے تو ان کو گھر بنانے دیا جائے۔ کوئی اگر جانوروں کے تحفظ کا کہہ رہا ہے تو وہ ان کو department دیا جائے۔ کوئی اگر بچے اور بچیوں کے سکول کا کہہ رہا ہے ۔ضروری نہیں ہے کہ ہمیں cash کی صورت میں سب کچھ ملے کچھ بھی وہ کر رہے ہیں۔ جناب میں کہہ رہی ہوں کہ یہ بلا تخصیص کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیے ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وقت کا خیال رکھیئے ۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب میں وقت کا خیال رکھوں گی ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیےمیرا خیال ہے کہ اس وقت لوگوں کو یہ پتہ نہیں ہے کہ میری کون مدد کر رہا ہے ۔ کیا یہ کوئی گھر ہے۔ گورا ہے ' یا سفید ہے ' کوئی فارنر ہے 'یا کستانی مسلمان ہے' ہندو ہے' کافر ہے' ان کا تو

ایک ہی لفظ ہے کہ بچاؤ ' بچانے کے لیے کوئی شخص بھی جائے تو میرا خیال ہے کہ ان کے لیے اس سے بڑی کوئی مدد بھی نہ ہوگی۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ رضا ربانی صاحب کو تو بہت بڑی عنایت کرتے ہیں' ان کو پورا پورا گھنٹہ دیتے ہیں اور ہم بیچارے کبھی کھڑے ہوتے ہیں تو آپ ہمیں دس منٹ کے بعد کہتے ہیں---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ نے شادی پر جانا ہے۔ میں آپ کو یاد دلا رہا ہوں۔

سینیٹر کلثوم پروین: میں نے شادی پر جانا ہے۔ آپ کیوں پریشان ہیں --

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ نے چٹ بھیجی ہے کہ میں نے شادی پر فوراً جانا ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین صاحب! اس میں جناب صدر مملکت' پرائم منسٹر اور خود چوہدری شجاعت صاحب شرکت کریں اور ان کو brief کریں کہ ہمارے ہاں کس قدر تباہی ہوئی ہے' وہ ان اندازوں سے جو آپ باہر بیٹھ کر لگا رہے ہیں' بہت زیادہ ہے۔ آپ لوگوں نے انڈیا کو صرف ایڈز کی مد میں بلین اور ٹرلین روپے دے دیئے ہیں جبکہ ہمارے ہاں صورتحال یہ ہے کہ ملک کا ایک پورا حصہ affectee ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے کہنے کے مطابق' آخر میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ میں اپنی قوم' پورے پاکستان کے لوگوں کو جنہوں نے اس میں کام کیا ' تمام Parties, NGOs, Members of Senate, National Assembly, Provincial Assemblies کو' اپنی پارٹی کے چوہدری شجاعت صاحب اور خاص طور پر اپنی پاک فوج کے جوانوں کو خراج تحسین اور سلام پیش کرتی ہوں۔ لوگوں کی طرف سے ایکاعتراض یہ بھی آیا کہ پاک فوج نے بڑی دیر سے کارروائی کی' شاید سب کے علم میں ہے کہ بہت زیادہ بنکر دب گئے تھے جس میں ہمارے بہت سے فوجی جوان شہید ہوگئے۔ جناب چیئرمین! وہ بھی کسی گھر کا چراغ تھے' وہ بھی کسی کا باپ' بھائی' بیٹا تھے۔ یہاں کہتے ہیں کہ فوج ساتھ ساتھ ہو' فوج لوگوں کو نکالے مگر پیسے ہاتھ میں نہ لے۔ جناب! میں یہ کہتی ہوں کہ یہ کام جس علاقے میں ہو' بڑے شفاف طریقے سے ہو۔ وہاں کا elected member MNA, MPA ہو' علاقے کا ناظم' استاد' کوئی بڑا رہنما' کوئی بزرگ ضرور ساتھ ہو' تا کہ پتا چلے یہ اسی علاقے کے لوگ ہیں کہیں باہر

سے نہیں آئے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک بات ضرور کہوں گی کہ لوگوں کو جو 25 ہزار یا ایک لاکھ دیں گے اس میں یہ شرط رکھی ہے کہ شناختی کارڈ، سرٹیفکیٹ یا کوئی document ہو، جناب چیئرمین صاحب! یہ تو ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ اس زلزلے میں لوگوں کا کچھ بھی نہیں بچا۔ لوگ تو ننگے سر اور ننگے پاؤں بھاگے ہیں تو وہ کہاں سے اپنے documentary proof دیں گے۔ وہاں کا کوئی بزرگ، بڑا جو بچ گیا ہو یا کوئی MNA, MPA اس علاقے کے ناظم سے شناخت کروا لیں کہ یہ اس علاقے کا بچہ، بچی، خاتون، عورت ہے۔ جناب چیئرمین! کل کے اخبار میں تھا کہ چار بچیوں کو relief دینے کے بہانے کچھ نوجوان لے گئے اور ان بچیوں نے بڑی مشکل سے اپنی عزت بچائی اور اپنے گھر تک واپس پہنچیں۔ اس قیامت میں بھی لوگوں کو ایسی بات سوجھتی ہے، میں تو ان کو مسلمان نہیں کہوں گی بلکہ کسی اور چیز کا نام دوں گی۔ جناب چیئرمین صاحب! ان چیزوں پر بھی check رکھنا چاہیئے کہ اوباش لوگ اس علاقے میں اس قسم کی حرکتیں نہ کریں، وہ بچیاں ہماری عزت ہیں۔ بچے تو بھلے آپ کسی بھی ادارے میں رکھیں مگر جو بچیاں لاوارث اور یتیم رہ گئی ہیں وہ گورنمنٹ کی سرپرستی میں ہونی چاہیئں، ان کے لیے کوئی ایسا ادارہ، مدرسہ، اسکول یا کالج ہونا چاہیئے جس کی سربراہ کوئی خاتون، علاقے کا بزرگ کوئی علاقے کا جاننے والا، ان کا اپنا بندہ ہو تاکہ وہ بچیاں مدد یا relief کے لیے کسی ایسے اوباش کے چکر میں نہ آ جائیں کہ ان کو اپنی عزت کے لالے پڑ جائیں۔ وہ بچیاں، وہ بہنیں ہماری بھی عزت ہیں۔

جناب چیئرمین! آخر میں، میں صدر پاکستان، جنرل پرویز مشرف صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ 9/11 کے بعد اب جس طرح وہ پریشانی کے عالم میں بار بار بیرونی دنیا سے اپنے ملک کی مدد کے لیے رابطے کر رہے تھے، یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ساتھ ہی پرائم منسٹر صاحب اور چوہدری شجاعت صاحب نے اپنے آفس کے اندر ایک سیل قائم کیا اور باری باری ہم سے رابطہ کیا کہ آپ اپنے اپنے علاقوں میں جائیں اور لوگوں کی مدد کریں۔ جناب چیئرمین! میں دونوں طرف کے لوگوں کو یہی کہوں گی کہ یہ وقت محبتیں اور دکھ، درد بانٹنے کا ہے، ہمیں آپس میں party level پر کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ صرف پاکستانی، انسانیت اور مسلمان ہونے کی بات

کرنی چاہیئے۔ Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much

مولانا راحت صاحب فرماتے ہیں کہ میں صرف پانچ منٹ لوں گا۔ میں ان کی بات پر یقین کر لیتا ہوں۔

سینیٹر مولانا راحت حسین ، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (تلاوت)

شکریہ۔ جناب چیئرمین! تقریریں کرنا اور تکرار کرنا مقاصد نہیں ۔ اصل مقصد اس معاملے کا حل تلاش کرنا ہے اور ایسی تجاویز دینی ہیں جس سے متاثرہ خاندانوں کو ریلیف مل جائے۔ اللہ رب العالمین کی آفات کو کوئی بھی انسان یا کوئی بھی قوت نہیں روک سکتی ۔ اور خود اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے ۔ (تلاوت) اللہ رب العالمین اگر کسی کو مصیبت پہنچانا چاہے تو اس مصیبت کو دور کرنا اور ختم کرنا یہ بس اللہ رب العالمین کی شان قدرت ہے' اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مصیبتیں اور مصائب انسان کو آزار کرنے کے لئے نہیں بیدار کرنے کے لئے ہیں اور خود اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ جو کچھ مصیبتیں آتی ہیں یہ یقینی بات ہے کہ خالق شر اور خیر کا اللہ رب العالمین ہے۔ لیکن اللہ فرماتا ہے

(تلاوت)

آپ کے ہاتھوں کا اور کسب کے متعلق ہے ۔ اللہ فرماتا ہے

(تلاوت)

اور جس ظلم خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو' کسی بھی صورت میں ہو' بڑھ جاتا ہے حد سے تو اللہ رب العالمین تنبیہ دیتے ہیں۔ اور اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے ۔

(تلاوت)

اللہ رب العالمین اس قسم کے امتحانات لے آتے ہیں تاکہ صابر اور ثابت قدم لوگوں کا امتیاز ہو جائے۔ اس کو ممتاز کردے اسی وقت مسلمان کی شان یہ ہے کہ مصیبت کی گھڑی میں اللہ رب العالمین کی طرف رجوع فرمائے اور صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑے ۔ لقمان حکیم علیہ السلام نے

اپنے بیٹے کو وصیت کی اور قرآن کریم نے نقل فرمایا۔ اللہ رب العالمین نے اس کی وصیت کو قرآن کا حصہ بنایا۔ (تلاوت)

آپ پر جب مصیبت آ جائے تو مصیبت کی گھڑی میں آپ صبر و استقامت سے اس کو برداشت کریں۔ (تلاوت)

یہ پرعزم لوگوں کا شیوہ ہے۔

جناب چیئرمین! جو حالات ہمارے پانچ اضلاع میں آئے اور میں خود ان اضلاع میں سے ایک پسماندہ ضلع شانگلہ کا رہنے والا ہوں۔ میں نے وہاں پر بہت سارے علاقے خود دیکھے۔ وہاں ایک علاقہ پیرسر ہے جو سات ہزار پانچ سو فٹ بلندی پر واقع ہے۔ میں پانچ گھنٹے پیدل سفر کرکے وہاں پہنچا۔ میرا اپنا آبائی گاؤں شاہ پور جس کا نام ہے۔ اسفند یار ولی صاحب وہاں تشریف لے گئے۔ ہمارے بہت سارے ایوان کے اراکین وہاں گئے تھے۔ مشاہد حسین صاحب وہاں کا فضائی دورہ کر چکے ہیں تو ہمارے اپنے آبائی گاؤں اور اسکےساتھ ہی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس میں بتیس اموات ہوئیں اور ایک سو اسی بندے مرے۔ یقین جانیں جناب چیئرمین! کہ میرے اپنے خاندان کے لوگ آج بھی خیموں کے اندر ہیں اور ایک دریا کے کنارے وہ بس رہے ہیں۔ دو اڑھائی ہزار آبادی ایک ہی گاؤں میں گر چکی ہے۔ہمارے ضلع شانگلہ میں ۲۲ سو افراد شدید زخمی ہیں اور چھ سو بتیس افراد کی اموات ہوئیں۔ ۲۷ ہزار مکانات ناقابل رہائش ہیں۔ ۲۱ ہزار مکانات مکمل طور پر تباہ ہیں۔ اسی طرح کوہستان کا، مانسہرہ کا حال ہے۔ مانسہرہ میں تو ڈیڑھ لاکھ آبادی متاثر ہوئی۔ اسی طرح الائی کو دیکھیں۔ ایبٹ آباد کی بعض یونین کونسل، بنگرام، لیکن آفات سماوی کا مقابلہ کوئی انسان نہیں کرسکتا لیکن ہر ایک پارٹی نے یا جن پارٹیوں نے خواہ ایم کیو ایم ہو، الخدمت ہو، الرشید ہو، الخیر ہو، مسلم لیگ ہو، سارے پاکستانی اور جس نے بھی وہاں محنت کی اور جن پارٹیوں نے بھی کی، پاکستان کی جتنی بھی اقوام من حیث القوم وہاں پہنچی ہیں اور میں خود وہاں موجود تھا، پشتونخواہ والے آئے، اسفندیار ولی صاحب آئے، مسلم لیگ والے آئے، پیپلز پارٹی والے آئے، ایم کیو ایم والے آئے، دوسری NGOs آئیں، باہر کے ملکوں کے لوگ آئے ہیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ان کو اتنا خیر پہنچائے جتنا کہ اللہ کے علم و قدرت میں ہے۔ یقیناً باوقار قوم کی یہی شان ہوتی ہے۔ہمارے اندر اگر یکجہتی نہ ہو اور اس قسم

کے حالات میں ہم یکجا نہ ہوں تو پھر ہم کیا کرسکیں گے ۔ ہم قوموں کو کس طرح منہ دکھائیں گے۔

جناب چیئرمین! وہاں NCHD والوں نے بھی کافی کام کیا ہے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ میری چند تجاویز ہیں اور آپ کے کہنے پر میں نے عمل کیا ہے ۔ چونکہ آپ نے مجھے کہا تو میں نے آپ کو لکھ کر دی ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرے خیال میں پانچ منٹ ہو گئے ہیں ۔

سینیٹر مولانا راحت حسین، نمبر ایک تجویز یہ ہے کہ سینیٹ اور قومی اسمبلی کی مشترکہ کمیٹی بنائی جائے ۔اس میں متاثرہ علاقوں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے تاکہ ساری دنیا کو ہماری یکجہتی کا احساس ہو ۔نمبر ۲۔ متاثرہ اضلاع میں بنکوں کے مقروض افراد کے قرضے معاف کیے جائیں جن کی تعداد دو فیصد سے بھی کم ہے اور ان کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے امداد کی شرح فی گھر پچیس ہزار سے بڑھا کر دو لاکھ کی جائے اور ان کو بغیر سود کے قرضے دیے جائیں۔ اگر بشیر کاٹن اور وغیرہ وغیرہ کے کروڑوں روپے معاف کیے جاسکتے ہیں تو ان پسماندہ اضلاع کے ان افراد کے قرضے، جو دو فیصد سے بھی کم ہیں کس طرح معاف نہیں کیے جاسکتے۔ نمبر ۳۔ NGOs کو اپنے امدادی کاموں تک محدود رکھا جائے اور سمجھنے والے سمجھتے ہیں ۔ نمبر ۴۔ متاثرہ علاقوں کے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں ۔ ان کو باہر کے ممالک میں بھی روزگار فراہم کرنے کے لئے ویزے دیے جائیں ۔ جناب چیئرمین! ان الفاظ کے ساتھ ہی میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں اور پارلیمنٹ کے جتنے بھی ممبران نے اپنی تقاریر میں تجاویز دی ہیں، میں ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا دیتا ہوں کہ اللہ رب العالمین اس ملک کا حامی و ناصر ہو اور اس ملک کو آنے والی آفات سے بچائے خواہ روحانی آفات ہوں یا جسمانی آفات ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بہت مہربانی ۔ آج کی فہرست میں تین مقررین باقی رہ گئے ہیں ۔ میری گزارش ہے کہ کوشش کیجئے گا کہ باقی وقت میں یہ ختم ہو جائے ۔ میں جناب عباس کمیلی صاحب سے درخواست کروں گا کہ اظہار خیال کریں ۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، میں کل تقریر کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، انصاری صاحب ! آپ بولنا چاہیں گے ۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری: جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا ۔ اگر کمیلی صاحب بولتے تو میری باری شاید نہ آتی ۔میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ یہ ایک ناگہانی آفت جو ہمارے ملک اور علاقے کے اوپر نازل ہوئی اس پر قوم نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کیا ' اس کے لئے کام کیا اور سب لوگوں نے اس بات کی تعریف بھی کی لیکن ایک بات جو ہماری طرف سے بیان کی جاتی تھی اس کو حزب اقتدار نے گول مول الفاظ میں ضرور بیان کیا لیکن کھل کر بیان نہیں کیا ۔ ہم یہی کہتے تھے کہ پارلیمنٹ کی بالادستی کو تسلیم کیا جائے ' جو کمیٹی بنائی جائے وہ پارلیمنٹ کی ہو اور پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہو لیکن یہاں پر جو reconstruction کی کمیٹی بنائی گئی یا جو فرد مقرر کیا گیا وہ فرد واحد نے مقرر کیا اس میں پارلیمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ جو re-habilitation کے لیے مقرر کیے گئے وہ بھی فرد واحد کی طرف سے مقرر ہوئے لیکن جو عوامی نمائندے ہیں' جو elect ہوکر آتے ہیں ان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ یہ بات حزب اقتدار کی طرف سے اور حزب اختلاف کی طرف سے ہو رہی ہے لیکن ہمارے دوست جو حزب اقتدار کے ہیں وہ گول مول الفاظ میں کہتے ہیں' جناب بلوچ صاحب نے تو کھل کر ایک بات کہی' جس کی مشاہدحسین صاحب نے بھی گواہی دی۔ آپ نے جوباتیں کیں وہ بھی لوگوں نے یہاں بیان کیں لیکن یہ بات کہ بھئی یہ جو پورے حالات ایسے ہوئے ان کا کون ذمہ دار ہے۔ جب اس نے کہا کہ Establishment کی طرف سے briefing دی گئی جس میں یہ کہا گیا کہ حکومت کی مشینری فیل ہوئی۔ کچھ افراد دوڑ کے آئے اور کہا کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ حکومت کی مشینری فیل نہیں ہوئی بلکہ ہمارے پاس مشینری نہیں تھی۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ مشینری نہیں تھی تو اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ کیوں یہ مشینری نہیں آ سکی یہاں پر تو آپ بلٹ پروف مرسیڈیز خریدتے ہیں' بلٹ پروف مکانات تعمیر کراتے ہیں۔ بے جا اخراجات ہوتے رہتے ہیں لیکن اگر ایسے disasters کے حالات میں ہمارے پاس مشینری نہیں تھی تو اس کی ذمہ دار حکومت ہے۔

ہمارے بہت ہی معزز رکن ایس ایم ظفر صاحب نے کہا کہ حالات بتا رہے ہیں کہ رشوت

اتنی بڑھ گئی ہے' لفظ رشوت کا نہیں بولا لیکن کہا کہ transparency نہیں رہی جس کی وجہ سے اس کو کنٹرول کیا جائے اور اس کو کسی ایسے ادارے کے حوالے کیا جائے۔ رضا ربانی صاحب نے آج کے اخبار کا حوالہ دیا کہ دنیا کے donors نے کیا demand کی ہے کہ پارلیمنٹ کے ذریعے سے اس کو شفاف رکھا جائے اور اس کا audit کیا جائے لیکن ہمارے جنرل صاحب نے تو یہ بیان ضرور دیا تھا کہ پندرہ دن کے بعد اور تین مہینے کے بعد اس کا audit ہو لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ملک کے اندر ایسے کونسے ادارے ہیں' کیا کر رہے ہیں اور کیا بنے ہیں؟ اس ملک کے اندر لوگ بھول گئے ہیں کہ یہاں پر جو راولپنڈی میں اوجڑی کیمپ کا واقعہ ہوا اس پر کمیشن بٹھایا گیا لیکن اس کمیشن کی آج تک تو کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ کسی کو پتہ نہیں ہے کہ اس میں کہاں کہاں دولت ختم ہوئی' کس طریقے سے وہ ہتھیار کیا کئے گئے۔ کمیشن بنانے سے جب پانی سر سے نکل جائے تو اس کے بعد اس بات کو دہرایا جائے اس کا صحیح فائدہ نہیں ہوتا۔ صحیح فائدہ تب ہوتا ہے کہ ان حالات کو ' اس پانی کو بند کیا جائے تاکہ وہ رک سکے۔ آپ کی transparency کا اور اس کے international level پر جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں اس میں اکتوبر کی رپورٹ ہے کہ پاکستان کا نمبر 157 ملکوں میں سے 148 بنتا ہے یعنی کرپشن کے لحاظ سے صرف نو ملک ہم سے بڑھے ہوئے ہیں لیکن یہ حالات کب بنے؟ ان حالات کو کسی نے نہیں روکا' کیوں نہیں روکا گیا۔ یہ جب کہتے ہیں تو ہمارے سامنے باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔

اس ملک کے اندر ہمارے صدر صاحب نے پہلی تقریر میں جو سات وعدے کیے تھے وہ وعدے اس ہاؤس کے اندر جناب فرحت اللہ بابر صاحب نے ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ دہرائے ہیں کہ وہ وعدے وفا کیسے ہوئے ہیں۔ وہ وعدے جو کیے گئے تھے وہ وفا ہوئے بھی یا نہیں ہوئے لیکن اس بات کو کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ اس بات کو ملک کے سارے لوگ جانتے ہیں کہ آپ نے یہاں پر کسی چیز کو شفاف نہیں رکھا ہے۔ یہ چیز کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ یہ باتیں اخباروں میں' Media پر جب بحث ہوتی ہے تو سامنے آتی ہیں۔ ملک کے لوگ یہ باتیں بھولتے نہیں ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں اتنا عرض کروں گا کہ وہاں پر یہ جو چیز ہوئی ہے اس کو دیکھا جائے کہ یہ آفت کیوں آئی؟ اس آفت کو کس طریقے سے روکا جائے؟ اس کے لیے ہمیں ہدایت کی کتاب ملی ہے' ہدایت کے لیے ہمیں جو کچھ دیا گیا ہے ' ہم سب مسلمان ہیں'

ہمیں قرآن شریف سے رہنمائی لینی ہے۔ قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے نازل ہوا۔ اس مقدس کتاب کے اندر یہ بات آئی ہے کہ اگر آپ کے ملک میں رشوت ہوگی، انصاف نہیں ملے گا، غریبوں کے حق غصب کیے جائیں گے، یہ حالات پیدا ہوں گے تو قدرت اپنا کام دکھاتی ہے اور یہ چیزیں سورہ روم میں آیت 40 کے اندر بالکل کھلی کھلی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ ہمارے اپنے اعمال اور کرتوت ہیں۔ ان اعمال کی وجہ سے ہمیں یہ بات دیکھنی پڑی ہے ۔ ان چیزوں کو روکنے کے لیے ہمیں اس کتاب سے ہدایات ملی ہوئی ہیں کہ آپ ان چیزوں کو روکیں۔ ان کو روکنے کے لیے تو کچھ نہیں کرتے۔ ہم کہتے ہیں کہ واقعی اتنا بڑا سانحہ ہوا، پوری قوم متحد ہوگئی لیکن میں کہتا ہوں کہ جناب والا! اس ملک کے اندر جب یہ کہتے ہیں کہ اتنے لوگ شہید ہوئے، آپ کے اپنے ملک کی رپورٹیں کہتی ہیں یعنی حکومت کہتی ہے کہ below povertyline 33 % آبادی ہے، independent reports کہتی ہیں below poverty more than 50 % ہیں، وہ یہ نہیں بھولتے کہ اس ملک کی آبادی کے پانچ کروڑ لوگ زندہ لاش بنے ہوئے ہیں ۔ ان زندہ لاشوں کو یہ کہاں چھپائیں گے؟ بحیثیت مسلمان ہمیں منع کیا گیا ہے کہ خودکشی نہیں کرنی، خود کشی حرام ہے لیکن اس کے باوجود خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ اگر یہ اسلام میں حرام نہ ہوتی تو یہ پانچ کروڑ لوگ خودکشی کر جاتے لیکن ہمارے حکمرانوں کو یہ چیزیں نظر نہیں آرہیں کہ کیا ہو رہا ہے ۔ چھ نومبر کے اخبار میں وزیر آباد میں ایک شخص نے اپنے تین بچوں اور ایک بیوی کو زہر دے کر گلا گھونٹ کر ختم کیا اور خود پنکھے سے لٹک کر خود کشی کی۔ ان تین بچوں میں سے ایک بچہ صرف 23 دن کا تھا۔ 23 دن کے بچے کو اس نے غربت، بے روزگاری، بھوک اور پیاس کی وجہ سے ختم کیا ۔ جب تک لوگوں کو روزگار نہیں ملے گا، جب تک ان کے معاشی حالات بہتر نہیں ہوں گے تب تک حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔

یہاں پر کہا جاتا ہے کہ ہم نے قرضے اتارے ہیں، ہم جانتے ہیں، ان پڑھ نہیں ہیں، جب اڑتیس ارب ڈالر قرضے تھے تو ان میں چار ارب ڈالر آپ نے ادا کیے باقی چونتیس ارب ڈالر رہ گئے لیکن آج دو ارب ڈالر اور لیے ہیں ۔ آج ہماری قوم چھتیس ارب ڈالر کی مقروض ہے لیکن جب تک ان حالات کو درست نہیں کرتے تب تک تو یہ خود کشیاں نہیں رک سکتیں۔ جب ہم اپنے

محسنوں کو یہاں پر ختم کریں گے تو اس سے بھی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ہم خوش ہیں اور ہمیں اپنی فوج کی قدر بھی ہے' اس کے کارناموں کو صحیح بھی کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر conventional war ہوئی تو اس کے اندر پاکستان ہندوستان کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن یہ credit ذوالفقار علی بھٹو کو جاتا ہے جس نے nuclear technology اس ملک کو دی ۔ اس ملک کے لوگ اس کے گن گاتے ہیں' ان کے اس کارنامے کو یاد کرتے ہیں لیکن اس کا فائدہ ہمارے ملک کی فوج کو ملا ہے ۔ ہمارے بارڈر پر پانچ چھ مہینے بھارت کی فوج کھڑی رہی اگر انہوں نے حملہ نہیں کیا تو اس کی وجہ ہماری nuclear technology کی طاقت تھی۔ اس شخص کے ساتھ کیا ہوا۔ اس کے بعد سائنس دان کے ساتھ کیا ہوا اور اس nuclear technology کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے missile کی ضرورت ہوتی ہے' وہ missile بھی ہماری Peoples Party کی بینظیر صاحبہ لے آئیں جس کی وجہ سے ہم فوجی طور پر زیادہ طاقتور بن گئے لیکن ہمارے ملک کے لوگ احسان فراموش نہیں ہیں' یہ باتیں وہ نہیں بھولتے ہیں۔ میں اپنے لوگوں کے سامنے' اپنے بھائیوں کے سامنے یہ بات کرتا ہوں کہ اس مصیبت کی گھڑی میں ہم بالکل ساتھ ہیں' متحد ہیں۔ اس کو حل کرنے کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ دن رات محنت کر کے اپنے خون و پسینے سے اس مسئلے کو حل کریں۔ اس کو حل کرنے کے لیے آپ کو چاہیے کہ ہمیں اپنے ساتھ لیں۔ آپ کو چاہیے کہ جس بات کا ہمیں ڈر ہے' اس بات کو ختم کرنے کے لیے آپ آگے بڑھیں۔ یہ نہیں ہے کہ یہاں پر آپ گول مول بات کریں۔ سیاسی طور پر ایس ایم ظفر صاحب اور مشاہد صاحب جن کی میں بڑی عزت و قدر کرتا ہوں' وہ بڑی اچھی تقریر بھی کر گئے' یہ ساری باتیں جو میں کہہ رہا ہوں تقریباً وہ کہہ گئے ہیں لیکن جب تک وہ کھل کر اپنی leadership کے سامنے' اپنی پارٹی کے اندر یہ باتیں نہیں کہیں گے تب تک بات نہیں بنے گی۔ اس بات کے لیے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ coordination ضرور پیدا کریں اور پوری قوم کو ساتھ لے کر چلیں ورنہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

میں جناب! دو باتیں کہہ کر ختم کروں گا کہ جو حالات پیدا ہوئے' جو تکالیف ہوئیں جن کے متعلق دوستوں نے بیان کیا' اس سے ہمارا دل اور بھی دکھی ہوا کیونکہ وہ اس علاقے کے تھے اور انہوں نے وہ منظر دیکھے تھے اور ان کے سامنے یہ باتیں گزریں' اس لیے جو انہوں نے

باتیں کہی ہیں وہ حق بجانب ہیں۔ ہم ان سے بالکل اتفاق کرتے ہیں خاص طور پر جیسے ایس ایم ظفر صاحب نے کہا کہ اس issue کو اجاگر کرنے میں جو ٹی وی نے کام کیا، ہمارے media نے جو کام کیا وہ واقعی قابل داد ہے۔ ان کو ہم سلام کرتے ہیں کہ بھائی! واقعی انہوں نے ہمیں بیدار کرنے کے لئے بہت ساری باتیں بتائیں لیکن یہاں پر اور بھی بہت ساری باتیں ہوئیں کہ بھائی یہ ملبہ بھی نہ ہٹاؤ تاکہ donors آئیں اور ان کو دیکھیں۔ میں ان ہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: The last speaker of the day Dr. Muhammad Ali Brohi Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ جیسا کہ ہمارے تمام ممبران نے زلزلے کے حوالے سے یہاں پر گفتگو کی، جناب چیئرمین! یہ دل تو بہت دکھی ہے کیوں کہ زلزلہ اللہ کی طرف سے آیا اور تکلیفیں ہوئیں جس پر پورا ملک افسردہ ہے۔ پورا ملک اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ جناب چیئرمین! زلزلے کے حوالے سے جو ہمارے اوپر آفت آئی ہے یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور ہمارے ملک کے تمام افراد کو اس لحاظ سے سمجھنا چاہیے۔ جناب! جو تکلیفیں ہوئیں، جو بچے یتیم ہوئے، ہماری بہنیں بیوہ ہوئیں اور جو ہمارے بھائی بزرگ اس میں شہید ہوئے یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

جناب! 8 اکتوبر کو جس دن یہ زلزلہ آیا اس وقت میں اسلام آباد میں تھا۔ ایم کیو ایم کے کارکن کی حیثیت سے اور محترم قائد تحریک الطاف حسین بھائی نے جو خدمت کی اور پہلی فرصت میں وزیر اعظم کی خدمت میں relief fund کے لیے 50 لاکھ روپے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد تمام پاکستان میں اور آزاد کشمیر میں medical plus relief کے حوالے سے camps لگائے گئے۔

جناب چیئرمین! جب میں 9 تاریخ کو آزاد کشمیر مظفر آباد پہنچا تو جو صورتحال تھی، جو حالات تھے، جو دکھی انسان تھے، وہ بتا نہیں سکتا کہ بچے کیسے وہاں پر تڑپ رہے تھے، وہاں پر زخمی کس حالت میں تھے، کتنی لاشیں تھیں جو ملبے تلے دبی ہوئی تھیں۔ کتنے لوگ بے سہارا سڑکوں

پر بیٹھے ہوئے تھے، پہاڑیوں کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے جناب چیئرمین! میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں بتا سکوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر دے گا جو اتنا بڑا نقصان، اتنا بڑا سانحہ ہوا۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ خدمت خلق Foundation MQM کی طرف سے اور ہمارے اس ملک کی جتنی بھی parties اور جتنی بھی NGOs ہیں انہوں نے خدمت کی ہے اور ہم نے ہزاروں لوگوں کو خدمت کرتے دیکھا۔ میرے معزز ممبران نے بھی یہ عرض کیا کہ 1965 کے بعد پہلی دفعہ، اس وقت تو ہماری پیدائش نہیں ہوئی تھی، لوگوں کو یکجا ہوتے دیکھا۔ جناب والا! وہاں کے جو حالات تھے وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ جناب رضا ربانی صاحب، ایس ایم ظفر صاحب اور پروفیسر خورشید صاحب نے بھی اپنی speeches میں جو باتیں کی ہیں وہ positive ہیں۔

جناب والا! جو disaster ہوا اس وقت ہمارے لئے بہت بڑا امتحان ہے، اللہ تعالیٰ بہتری کرے گا، خدا کرے گورنمنٹ کی طرف سے، President صاحب کی طرف سے، Prime Minister صاحب کی کوششوں سے بلا شبہ Army نے بہت خدمت کی ہے۔ میں نے ہر جگہ اور ہر گاؤں میں دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے قائد تحریک الطاف حسین بھائی کی وجہ سے ہزاروں رضاکار سندھ سے، کراچی سے یہاں مختلف علاقوں میں خدمت کے لیے پہنچے اور ہمارے Medical and Relief Camps ہیں چاہے راولا کوٹ ہو، چاہے باغ ہو، چاہے مظفر آباد ہو، مانسہرہ ہو، بٹہ گرام ہو تو دن رات خدمت کے حوالے سے اور اس نیت سے کہ جتنی ہو سکے وہاں پر خدمت کی جا سکے۔ یہاں پر بھائیوں کو جو مصیبت ہے ان کی مدد کی جائے۔

جناب چیئرمین! میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ 9 تاریخ کو ایک ہماری بہن کے بچے کو نمونیا بخار ہو گیا تھا تو as a doctor میں بھی وہیں Medical Camp میں patients دیکھ رہا تھا۔ بچی بہت serious تھی اور اس کی عمر دس دن کی تھی، کوئی اس طرح کا system نہیں تھا کہ جس کے تحت بچے کو داخل کیا جائے یا اس کے لیے emergencyانتظام کیا جاتا۔ ہم نے کوشش کی کہ یہ بچی ہیلی کاپٹر سے پنڈی آ جائے تو شاید اس کو relief مل جائے گا۔ وہ دس دن کی baby تھی مگر اس کے دس منٹ بعد۔۔۔ وہ بچاری انتظار میں بیٹھی رہی کہ ہیلی کاپٹر اس

کو ملے اور وہ وہاں سے چلے، وہ بچی اس کی گود میں ہی فوت ہو گئی۔ ہزاروں لوگوں کو وہاں پر تڑپتے میں نے دیکھے۔ جو وہاں پر شہید ہو گئے، وہ بچے اپنے ماں باپ کے بغیر یتیم ہو گئے، وہ بہنیں جو بیوہ ہو گئیں، وہ جو بھائی تھے، جتنی بھی families تھیں جس میں کوئی family member بھی نہیں بچا۔ کہیں پر ایک بچا ہے۔ جناب چیئرمین! اتنے بڑے دکھ میں، تمام ملک، تمام پاکستان ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ بہت دکھی حالت ہے۔ وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہم بیان کر سکیں کیونکہ یہ دل بیان رنجیدہ ہے۔ اس ملک کا ہر باشندہ دکھی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا، کہ آگے کے لئے یہ کوشش کی جائے کہ جو بچے، جو بڑے، جو بہنیں جن کے ہاتھ کٹ گئے ہیں۔ gangrine کی وجہ سے amputation کی گئی ہے یا ان کے پاؤں کٹے ہیں، کوشش کی جائے کہ ان کو جسم کے اعضا ملیں ورنہ ہمارے ملک کے لئے سب سے بڑا مسئلہ آئے گا کہ ہزاروں لوگ بھکاریوں کی لائن میں آجائیں گے۔ ہمارے ہاں کوئی مستقبل کی پالیسی نہیں بنتی۔ آگے کا سوچا جائے، ان بچے اور بچیوں کے لئے سوچا جائے جو یتیم ہو گئے ہیں، ان بہنوں اور بھائیوں کے لئے سوچا جائے جن کا اللہ کے سوائے اور کوئی نہیں ہے۔ اس قوم کے بھائی، بزرگ اور ہم ہی ان کا سہارا ہیں۔ ان کے مستقبل کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جس سے ان کی مدد کی جائے۔ بے سہارا لوگ مجبور نہ ہو جائیں۔ ان کو یہ feeling نہ ہو کہ ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، یہ اتنا بڑا سانحہ ہو گیا ہے اور کل وہ بھٹک نہ جائیں۔

جناب چیئرمین! میں دوسری ایک گزارش کروں گا کہ اتنے بڑے سانحہ کے لئے ہم اتنے prepared ہی نہیں ہیں کہ آگے کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے، ایسا زلزلہ آجاتا ہے تو اس کو face کرنے کے لئے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آٹھ اکتوبر کو جب یہ سانحہ ہوا تو ہم پورے سسٹم کو، پورے میڈیا کو مارگلہ ٹاور پر لے گئے۔ جناب چیئرمین! کشمیر میں تو ہزاروں مارگلہ ٹاور تھے۔ جناب چیئرمین! میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ ہمارے میڈیا نے بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ ہر اس جگہ کی نشاندہی کی ہے جہاں جہاں پر ہمارے بھائی اس سردی میں، بغیر چھت کے، تڑپتے ہوئے بے سہارا پڑے ہیں۔ جناب چیئرمین! تمام پاکستانی عوام نے، میں محترم قائد تحریک الطاف حسین بھائی کا ذکر کرتا چلوں گا کہ ایک ارب پچاس کروڑ روپے مالیت کی جتنی

بھی چیزیں ہو سکی ہیں ریلیف کے حوالے سے انہوں نے کی ہیں۔ مختلف پارٹیاں وہاں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میری صرف گزارش ہے کہ مستقبل بنیادوں پر کام کیا جائے۔ اب جو ٹینٹ لگے ہیں ان میں لوگ سردی کو برداشت نہیں کرسکتے۔ میں نے وہ کیمپ بھی دیکھے جن میں دس دس family members ہیں اور بچوں کے اوپر ایک کمبل ہوگا یا دو کمبل تھے، یا کسی کے پاس خیمہ بھی نہیں تھا۔ میں نے الائی کی طرف، بالاکوٹ کی طرف، مظفر آباد اور نیلم ویلی کی طرف بہت سے علاقے دیکھے ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ ابھی سردیاں بڑھ رہی ہیں، برف باری بھی شروع ہونے والی ہے، اس کے لئے سوچا جائے۔ وہاں ہمارے بھائی اور بہنیں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارے ہاں لاشیں نہ لائیں جو کہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہونگی۔ یہ صرف سوچا جائے اس کے لئے کیا جائے یہ زلزلہ تو اللہ کی طرف سے ہوا۔ آپ تو آگے کی طرف دیکھیں، آگے کی طرف سوچیں، اس کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل ہو کیونکہ دن بہت کم ہیں۔ اگر ہم لوگ انہی پالیسیوں پر رہیں گے یا اسی سسٹم پر رہیں گے۔ اتنی زیادہ سردی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ نقصان ہونے والا ہے۔ بہت شکریہ۔ میں صرف آخر میں دو الفاظ عرض کروں گا کہ اس بڑے سانحہ میں پورا ملک شامل ہے اور یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ nation ایک ہے۔ ہمارے ملک کا مستقبل اور تمام سیاسی جماعتوں کا اتحاد ایک ہے۔ قوم کے اوپر جو سانحہ آیا آپ نے دیکھا کہ وہ کس نسل کا ہے، کس رنگ کا ہے، کون سی زبان بولنے والا ہے اس میں کوئی تفاوت نہیں دیکھی خدا کرے ہماری قوم ایک ہو۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. S.M. Zafar sahib.

سینیٹر ایس ایم ظفر، جناب! مجھے ایک تصحیح کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ انسان غلطیوں کا پتلا ہوتا ہے۔ جب میں نے ذکر کیا کہ ہمارے تین قائدین جو ملک سے باہر ہیں۔ وہ ملک کے لئے ایک مہم چلائیں تو میں نے ذکر کیا کہ وہ اس طرح مہم چلائیں جس طرح کلنٹن اور ریگن نے چلائی تھی۔ لفظ ریگن غلط تھا۔ میں کہنا چاہتا تھا اور درست بھی وہی ہے لفظ " کلنٹن اور بش " ہے۔ وہ ایک دوسرے کے rival تھے۔ انہوں نے مل کر جس طرح مہم چلائی۔ اس طرح چلائی جائے۔ لہذا اس لفظ کی تصحیح فرمادیں۔

Mr. Presiding Officer: But we understood you in that context.

یہ تقاریر ہم کل جاری رکھیں گے۔

The House is adjourned to resume again tomorrow at 3.00 p.m. Thank you very much. *Allah Hafiz.*

[The House was then adjourned to meet again at 3 O' clock in the evening on Thursday, 17th November, 2005]